[illegible]

[illegible]

# [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

# [illegible]

[illegible]

[illegible]

# تشریح سوالجات

ای-آر-ای = دی انسائیکلوپیڈیا اوف
ریلیجن اینڈ ایتھکس

پی-ایچ-بی = دی پرمننیٹ ہسٹری اوف بھارتھ ورشن
ایس-بی-ای = دی سیکریڈ بکس اوف دی ایسٹ-
ایس-بی-ایچ = دی سیکریڈ بکس اوف دی ہندوز-
ایس-بی-جے = دی سیکریڈ بکس اوف دی جینز-
ایس-ایس-پی = دی سکس سسٹمز اوف انڈین
فلوسوفی مصنفہ میکس مولر صاحب

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پکٹو کرت کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ وہ اعلےٰ ترین انسانی بچار کو
شاعرانہ بندش کے پیرایہ مین ظاہر کرتی ہے اور اُسکی خاص صفت
یہ ہے کہ اُس مین پورے درشنون (فلسفہ کے دفترون) کو ایک ہی تصویر
یا تصاویر کے چوکھٹے مین بھر دیا جا سکتا ہے - اس کتاب کا کچہ مضمون
میری سابق تصنیف دی کی اوف نولج مین دیا گیا تہا اور ایک
مختصر حصہ اس کا میرے پریکٹیکل پاتہ کے ضمیمہ مین دیا جا چکا ہے جو
سنہ ۱۹۱۷ء مین شایع ہوئی تہی - موجودہ تصنیف جو لیکچرون کی صورت
مین ہے اِس تمام تفتیش کے نتیجہ کو ایک مجموعی اختصار کے طور
پر دکہاتی ہے اور اس خیال سے شایع کی جاتی ہے کہ اس سے
کم از کم علمی تفتیش کو ترقی ہوگی - یہ بات میرے لئے کچہ معمولی تسکین
کا باعث نہین ہے کہ مین اس کو ایسی قیمت پر پیش کر سکتا ہون
جو ہر شخص کے امکان مین ہے - صرف اسقدر اور کہنا رہا ہے کہ
اس کتاب کے لکچر سب ایک دوسرے سے ایک خاص ترتیب
کے ساتہ متعلق ہین اور انکو اُس ہی سلسلے مین پڑہنا چاہیے جس
مین وہ دئے گئے ہین :—

چمپت رائے جین

ہردوئی
۱۳ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

# فہرست مضامین

یا فضل کہا جاتے ہے۔ نروان حقیقت و زندگی ہوں ۔
جینی مت کا رتن ترے مارگ ۔ متھرا ئی مت ۔ متھرا اور ردون
ہندو اور پارسی دیوتاؤن کی مطابقت ۔ پارسیون کی تعلیم دربارہ
ابتدائے آفرینش ۔ پارسیون کے دیوتاؤن کی ترتیب
اہورہ مزدہ و اہرمن لڑنے والون کا بھڑے رہنا ۔ پارسیون
کے فرشتہ ۔ اونکے شیاطین وخبیث ۔ زیند اوستا کی
پیدایش کے متعلق تعلیم کی تعبیر ۔ یم کا باڑہ ۔ دنیا کی نوترتیبی
لڑائی کا انجام ۔ اہرمن کی شکست وفراری ۔ زردشت
کے مذہب مین آواگون کا مسئلہ ۔ پارسی مذہب کی نسبت
خال کے پارسیون کی رائے ۔ اصلی اصول ........ ۲۳۷

## ساتوان لکچر

ساتوان لکچر ۔ خدا ۔ عوام کا خیال ۔ عوام کے عقیدہ کے ثبوت کی ماہیت
خدا اور افسانہ گری کے شاسترون کی تصنیف ۔ الہام کی اصلی
علامات ۔ منتظم و خالق خدا ۔ مفرد جوہرون کا دوام ۔ پولس
رسول کا امتیاز نور روح روح وجسم کے بارہ مین : اعمال
کی سزا و جزا کیسے ملتی ہے ۔ خدا ایک خالص نور روح ہے
پیدا کرنا نور روح کا کام نہین ہے ۔ مختلف خداپرستون کے
شاسترون کے الٰہی اوصاف ۔ پہلے دربارہ اوصاف
الٰہی ۔ روح کے باہر کوئی موکش دینے والا نہین ہے
فضل کے مسئلہ کی تعبیر ۔ دو قسم کی غیرکت ارواح ۔ بھویہ ۔
ابھویہ ۔ ابھویہ کو کیون موکش نہین ملسکتی ۔ پانچ لبدھیان
اپنا ۔ ایشور مین بے (جذب) ہوجانا ۔ ایشور کا نظارہ ۔

[illegible]

# مزید مضمون جو اتحاد المخالفین کے ۲۵۳ صفحہ کے اختتام پر درج ہوگا

اب مین کچھ خفیہ رموز کا بھید بتلاؤنگا جنھون نے معمارون کے فن کی اصطلاحات کا اپنے اصلی اصولون کے چھپانے کے لیے استعمال کیا۔ ڈایونسین معمارون (یونان کی ایک خفیہ سوسائٹی کا نام ہے) کی سوسائٹی بھی ایک ایسی ہی جماعت تھی جو قدیم زمانہ مین قایم تھی اور انکا اثر ڈروئیڈون (قدیم برطانیہ کے پجاریون کا نام ہے) وغیرہ کے ذریعہ سے ایک نہ ایک شکل مین ابتک چلا آیا ہے۔ تعمیر کرنیوالا معمولی راج مزدور نہ تھا بلکہ اپنی آتما کے مندر کا بنانیوالا تھا۔ وہ اینٹون یا پتھرون کے شوالے یا ٹھاکردوارے نہین بناتا تھا بلکہ اپنی روح کے ہمیشہ کے رہنے کے لیے پرماتما پن اور مکتی کے دیوالے (مندر) کو بنانے مین اپنے کو مصروف کرتا تھا۔ (ی۔ ویٹ صاحب لکھتے ہین
(The New Encyclo. of Free masonry جلد اول صفحہ ۹۵)

"فری میسنری مین داخل ہونے پر یا شامل ہونیوالا ابرار و علامتون اور تشبیہون کی دنیا مین داخل ہوتا ہے اور جو کچھ وہان پر وقوع مین آتا ہے اوسکا کچھ نہ کچھ راز ہوتا ہے جو ہمیشہ صاف نہین معلوم پڑتا ہے بعض مرتبہ کئی کئی مفہوم ہوتے ہین جو مختلف پہلوؤن کے لحاظ سے ہوتے ہین...... ایسا ہوتا ہے..... گویا پرویش کرائے جانے پر امیدوار نئے سرے سے دنیا مین دوبارہ پیدا ہوا ہو۔ یا یہ کہ ایک دروازہ

کھول دیا گیا ہو جسمین سے وہ ایک نئی تشبیہوں کی دنیا مین داخل ہوا ہو
فی الحقیقت اُس پُر معنی لمحہ پر جبکہ وہ روشنی کو پھر دیکھتا ہے
وہ اپنے تئین ایسی علامات سے گھرا ہوا پاتا ہی جو ایک
نئی دنیا کو تشبیہ کے پردہ مین چُھپائے ہوے ہین اور جب اُسکو
پیچھے سے یہ بتایا جاتا ہی کہ وہ ایک نئی بنیاد کا پتھر ہی جس پر سے
اُسنے اپنے تئین تعمیر کرنا ہے تو اوسکو سمجھ لینا چاہیئے
اگر اوسکے پاس سمجھ کا عطیہ ہی کہ اس بات کے لحاظ سے راست باز
کامل اور باقاعدہ لوج (لوج اُس عمارت کو کہتے ہین جہان فری مین
لوگ اپنے جلسے کرتے ہین) خود اوسکی ہی علامت ہی یعنی اُس حالت
کی علامت ہی جسکو اُسے حاصل کرنا ہی"

جیسا اور ستون کا قاعدہ تھا ویسے ہی یہان بھی داخل ہونیوالون پر برتون [illegible] کے
ذریعہ سے اسبات کی پابندی ہوتی تھی کہ وہ اپنی آیندہ ہستی کو نہایت پاکیزگی اور
نیکی کی زندگی بناوین جس مین اونکا ایسی سخت تپسّیا کے ترتیب وار سلسلہ کے
ذریعہ سے جو من کے ساتھ پیدایش سے لگی ہوئی ناپاکی کو دور کرنیکی قابلیت رکھتا تھا
پرورش کرایا جاتا تھا" (دیکھو جون فیلوز صاحب کی مسٹریز آف فری میسنری صفحہ ۱۰۷)
فیلوز صاحب بتاتے ہین کہ اسکا مطلب یہ تھا کہ "جس سے روح اپنی قدرتی پاکیزگی کو
حاصل کرلے۔ اُس حالت کو جو ناپاکی سے دور ہے یعنی ذاتی عروج یا کمال کو"
(حوالہ سابق صفحہ ۱۰۶) نیکی کی نصیحتون مین مان باپ کی عزت کرنا اونکا

پھلون سے پوجا کرنا اور جانورون کے ایذا پہونچانے سے باز رہنا ان قدیم رموز مین سکھایا جاتا تھا (حوالہ سابق صفحہ ۱۰۷)۔ فیثاغورث کے ماننے والے بھی گوشت نہین کھاتے تھے اور جانورون کی قربانی نہین کرتے تھے (حوالہ سابق صفحہ ۱۹۸) اور اونکے مصری پیشرو ان کو درختون کی چھال کے سواے اور کسی چیز کے بنے ہوے جوتون کا پہننا بھی منع تھا (حوالہ سابق صفحہ ۲۱۸) فیثاغورث کے مت کے لوگ لوبیا یا مٹر بھی نہین کھاتے تھے جسکے باعث یوروپ کے مصنف بہت چکر مین پڑے ہوے تھے۔ لیکن اصلیت یہ ہے کہ فیثاغورث کے مت والون نے اپنا علم مشرقی قومون سے جن مین جمبو سوفسٹ (جین لوگ بھی شامل تھے حاصل کیا تھا اور جین لوگ دودھا وردہی کے ساتھ لوبیے وٹر کو اسوجہ سے نہین کھاتے ہین کہ منہہ کے لعاب کے ساتھ ملکر اس قسم کے لوبیے (یہان لفظ لوبیے مین سب قسم کی دالین شامل ہین) والی اشیا بیشمار چھوٹے (خوردبین سے نظر آنیوالے) کیڑونکو پیدا کرتی ہین جنکا ہاضمہ کے دوران مین ناش ہوجاتا ہے۔ ان بیقصور

* ملاحظہ ہو۔

"لوبیے کے استعمال نہ کرنیکا اصول ایک ایسا امر ہے جسکا راز قدیم زمانہ کے فیثاغورث کے پیرون نے کبھی نہین ظاہر کیا اور جسکا بھید موجودہ زمانہ حال کے دانشمندون کو نہین ملا"۔ (دیکھو جون فیلوز صاحب کی مسٹریز اوف فری میسنری صفحہ ۱۹۸)

جانداروں کی ہنسا سے بچنے کے لیے جینوں نے دالوں کی اشیاء کا دودھ یا دہی کے ساتھ استعمال منع کیا ہے اور فیثاغورث کے مذہب والوں نے غالبًا اس اصول کو جینوں سے لیا تھا۔

رموز مین داخل ہونے والا ایپوپٹیس (Epoptes) کہلاتا تھا جسکا مطلب یہ تھا کہ وہ اشیاء کی ماہیت کو جیسی وہ ہین اور صاف (بغیر کسی قسم کے پردہ کے) دیکھتا تھا جبکہ اوسکے پہلے وہ (Mystes) کہلاتا تھا جسکا مفہوم اسکے برعکس ہے (حوالہ سابق صفحہ ۱۱۱) کلیمنس صاحب (Clemens) کے بموجب "بڑے خفیہ رموز مین جو اصول سکھائے جاتے تھے وہ کائنات سے تعلق رکھتے تھے۔ یہاں تعلیم کی انتہا ہوتی ہے۔ اشیاء جون کی تون جیسی وہ ہین ویسی ہی جان لی جاتی ہین اور قدرت کے اسباب سمجھائے جاتے ہین" (حوالہ سابق صفحہ ۱۱۴) اسکا مقابلہ جین دھرم کے فتح کے اعلان سے کیا جاتا ہے:۔

مین دھرم جے وَنت نت جا کو مرم سو پائے
بستو تہارت رعب لکھہ پہونچے شیو پور دہائے

[ترجمہ۔ جین دھرم سدا فتحمند ہو جو کوئی اوسکے اصولونکو جان لیتا ہے وہ اشیاء کی اصلی ماہیت سے آگاہ ہو جاتا ہے اور جلد موکش حاصل کر لیتا ہے]

ایک پرانی کتاب مقدس مین جو غالبًا دوسری صدی سن مسیح کی ہے صحیح گیان کی حسب ذیل الفاظ مین تعریف کی گئی ہے۔

جو چیزوں کی ماہیت کو نہ کمی کے ساتھ نہ مبالغہ کے ساتھ

نہ غلط طور سے بلکہ بالکل ویسی ہی جیسی وہ ہین اونکو ٹھیک
بیان کرے اوسکو ماہران شاستر ستیہ گیان کہتے ہین"۔
(The house holders Dharma صفحہ ۱۴)

ایک روایت جو کئی تعمیری رُموز سے تعلق رکھتی ہو گرینڈ ماسٹر معماری حیرام آبف
کی موت کے بارہ مین ہے جو کچھ اختلاف کے ساتھ انجیل مقدس کے پرانے عہدنامہ
مین بھی ملتی ہے۔ ایک دفعہ سلیمان بادشاہ کے دل مین یہ خواہش ہوئی کہ
بنی اسرائیل کے خدا کے لیے ایک مندر بنایا جاوے اسکے لیے اُسنے حیرام شاہ ٹائر
(Tyre) کی مدد حاصل کی اور حیرام آبف گرینڈ ماسٹر معماران کی نگرانی مین
ایک ایسا خدا کا ہیکل (مندر) بنانا شروع کیا جو زمین پر اپنا ثانی نہین رکھتا تھا
کام کے شروع مین تینون گرینڈ ماسٹرون نے یعنی شاہ سلیمان۔ شاہ حیرام
اور ماسٹر معماران حیرام آبف نے جو ایک بیوہ کا لڑکا تھا اس بات کا صدق دل سے
عہد کیا کہ ماسٹر کی ڈگری عطا نہین کیجاویگی جبتک کہ مندر کی تعمیر ختم نہ ہو جاوے
اور یہ بھی عہد کیا کہ تینون کی موجودگی مین ہی ڈگری عطا کیجاویگی اور اگر ان مین سے
مندر کے ختم ہونے سے پہلے ہی کوئی مرجاوے تو ماسٹر کی ڈگری مفقود ہو جاویگی۔ اتفاق
ایسا ہوا کہ حیرام آبف کو تین قاتلون نے مار ڈالا جسکی وجہ سے ماسٹر کی ڈگری اُسکے
دوبارہ زندہ کیے جانیکے بغیر عطا نہین ہو سکی۔ رُموز مین کسی نہ کسی طرح پر گرینڈ ماسٹر
کے دوبارہ زندہ ہونیکی خوشی منائی جاتی تھی۔ کیونکہ گو وہ مرچکا تھا تاہم اوسکے لیے یہ معلوم تھا
کہ وہ دوبارہ جی اوٹھیگا۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بن جاے۔ انجام کار ہر تنفس اپنا ہی معمار ہی۔ تیسری ڈگری کا ماسٹر معمار فی الحقیقت
مسیح کی طرح جی اُٹھتا ہے۔ انتہائی درجہ روائل آرچ کی اونچی ڈگری مین پہونچ جاتا ہی
جہان روح خود تاج کا پتھر بن جاتا ہے۔ یہ دو ستون بوازِ اور جاکن نامی پر
قایم ہے جنکا مفہوم ہی اعتقاد اور گیان ہے۔ یہی وہ پتھر ہے جسکو گمراہ
معمارون نے رد کر دیا تھا لیکن جو در اصل روحانی صفات سے بھرپور ہے۔
جیسا کہ بائبل کی آیت مین لکھا ہے ۔

"وہ پتھر جسکو معمارون نے رد کر دیا وہی محراب کا تاج ہوا"

دونون ستون بوازِ و جاکن دونون صدون پر دنیا کو سنبھالے ہوے قایم ہین ۔

"اسلیے یہ کہہ سکتے ہین کہ جو ستون بواز یا آفتاب کو ظاہر کرتا ہی
وہ ٹھیک طور سے اسکی طرف اشارہ کرتا ہی حالانکہ اُسی دار [illegible]
گی ڈگری مین اوسکا مفہوم گیان ہی۔ جاکن جس سے مطلب
آئی سس یعنی قمر سے ہی جو خلقت کا ضروری ضمیمہ ہی اور شاید
استعارہ مین اسکا مطلب قایم کرنا ہی" (مسٹر نزادوف فری میسنری صفحہ ۲۷)

خلقت کے خیال کے متعلق

"مصر کے فلسفہ کے بانیان نے یہ قرار دیا تھا کہ اتحاد جسکے کبھی دو ہستی
کا موصوف اللہ تعالے دنیا کا پیدا کرنیوالا نہین ہی اور [illegible]
(تنفس ہی ہے" (حوالہ سابق صفحہ ۲۷۱)

اصل الوہیت کا بھید اُسیوقت کھلتا ہے جب پرویش کرنے والا مقدس

روائل آرچ کی ڈگری کو حاصل کرتا ہے جب اوسپر انکا ظاہر ہوتا ہے اور اُسکو اصل ضمیر واحد متکلم کا رمز بتایا جاتا ہے۔ گم شدہ لفظ لوگوس ([illegible]) ہے جو وہ خالق بدیعی (عقل) ہے جسکے باعث من کے اندھیرے کا ناش ہوکر اسمین روحانی مخلوق کی خلقت ہوتی ہے۔ فن معماری کے متعلق زیادہ اہم رموز کی تعبیر حسب ذیل ہے۔

**ایشلر** — لفظی معنون مین ایک قسم کا پتھر اسلئے سنگ ہستی یعنی ہستی کا عنصر یا مادہ ہستی۔ اَن گڑھا ایشلر معمولی انسان ہے جو اپنے سے ناواقف اور باہری دنیا کی چمک دمک سے مدہوش ہے کامل ایشلر وہ ماسٹر ہے جسنے اپنی کمیون کو پورا کیا ہے اور فضیلت کی پاکیزگی۔ چمک اور صفائی حاصل کی ہین۔

**پرکار** — محدود کرنا یا قابو مین کرنا۔ لہذا خواہشات نفسانی کو مارنا تاکہ نفس پر قابو حاصل ہو۔ لوج کے سوال وجواب مین نئے داخل ہونیوالے ممبر سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا تمنے آج اپنے اُستاد کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے۔ ہان۔ پھر سوال ہوتا ہے وہ کن کپڑون مین ملبوس تھا۔ جواب نیلی جاکٹ اور نیلی بریچز مین۔ یہان اشارہ پرکار کے پتیل کے جسم (پیلی جاکٹ) اور فولادی سرون (نیلی بریچز) کیطرف ہے۔ اسکا مطلب صاف طور سے انسانی افعال وخواہشات کو محدود کرنا ہے جس سے نفس پر قابو ملے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نمو آچاریانم ۔ مین آچاریہ بھگوان کو نمسکار کرتا ہون ۔

نمو اُپادھیایانم مین اُپادھیائے جیوان کو نمسکار کرتا ہون ۔

نمو لوئے سو سادہونم = مین سب سادہون کو نمسکار کرتا ہون

اوم اس متبرک منتر کا سنسکرت زبان کے قواعد کے مطابق اختصار ہے اور سب قسم کے دیوتا جنات وبھوت اسکی تعظیم کرتے ہین ۔ ڈڈلے رایٹ صاحب میسونک لیجنڈز اینڈ ٹریڈیشن (Masonic Legends And Tradition) مین تحریر فرماتے ہین کہ "فری میسنری کے بموجب حنوک ایک اعلیٰ معمار (Mason) تھا اور خدا کے اصلی نام سے واقف تھا جسکو یہودیون نے بعد مین کھو دیا" یہ نام صرف اُن لوگون کو بتایا جاتا تھا جنکو رُموز کی تعلیم دیجاتی تھی ۔ ابراہیم کی اولاد اسکو جاوے لکھتے ہین رُموز مین وہ ٹی (Om) یا [illegible] (Aum) کے طور پر تھا اور زیادہ تر آخری تین حروف والی شکل مین ہوتا تھا ۔ چونکہ اور کوئی آلہی نام ایسا نہین ہے جو پنچگوشہ مین آسکے اور جسکی دیو اور جنات تعظیم کرتے ہون اسلیے معقول قیاس ہوتا ہے کہ سلیمان کی انگشتری مین لفظ (۳) وہ یا اوہیں سے مناسبت رکھنے والا کوئی عبرانی لفظ کندہ تھا ۔ اس شکل کو پنٹالفا (۵ + الف) اسوجہ سے کہتے ہین کہ اسمین یونانی حرف الف پانچ مختلف موقعون پر پایا جاتا ہے (دیکھو کتاب دی پرفیکٹ ایشلر) لورنیلٹس ایگرپا اسکے بارہ مین تحریر فرماتے ہین (دیکھو حوالہ سابق صفحہ ۹۸):

[illegible]

[illegible]

کرنے مین مشغول نہ ہو۔ خط مستقیم علامت ہی مستقل مزاجی
کے فرض کی ختم نہ ہونیوالی خوشی۔ سرور وغیرہ کی علامتی ادائیگی
کے متعلق ایک خط مستقیم کی پوری ہمدردی دوسرے خط مستقیم کے
ساتھ اُس زاویہ کا گویا قطر ہی۔ فرض (Duty) کی لائن
اُسکا نصف قطر ہی۔ زاویہ حادہ نا انصافی ہی ہمدردی اور ڈیوٹی
(فرض) کا پورا ملاپ انصاف ہی جو نوے ڈگری کے زاویہ کے برابر ہی
علامتی عمود استقلال دوراندیشی و پرہیزگاری ہی جبکہ علامتی
مکعب (تین سطح والی چیز) سے مراد عمل سے تعلق رکھنے والے
قوانین مذہب سے ہے" (جلد ا صفحات ۴۵۳ و ۴۵۴
(The new Encyclo. of Free masonry
مثلث خود تثلیث یا سہ گونہ جوہر صحیح اعتقاد۔ صحیح گیان اور
صحیح چارتر (عمل) کی علامت ہی۔

مین خیال کرتا ہون کہ اب مجکو خفیہ رموز کے اُس حصہ کیطرف متوجہ ہونا چاہیے
جو کیمیا کے جامہ مین اپنے راز کو چھپاتا ہے۔ یہان بھی ہم اظہار کو ایک انسانی
علم کی مخصوص اصطلاحات کو جو ناقص دھاتون کو سونے اور چاندی مین بدلنے
سے تعلق رکھتا ہے قبول کرتے ہوے پاتے ہین۔ اصطلاحات کا مفہوم ایک معنی سے
دوسرے معنی مین اوس باہمی مقصد کی چول پر کہ ناقص مادّہ کو سب سے زیادہ
بیش قیمت شے مین بدل دین گھومتا ہی۔ جسطرح کہ دنیادار کی کیمیا کو ٹھالی مین۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہی کے الفاظ مین اوسکے کام کرنے کے لیے مادّہ ہرجگہ پران حالتون
مین ملتا ہے جنکی اسکو اپنی خفیہ اغراض کے لیے ضرورت ہے
یہ پرماتما کی بھگتی کا عطیہ (صفت) ہے جو شخص کہ اس صفت کو
رکھتا ہے وہ خود اپنا گرو بن سکتا ہے اور بن جاتا ہے
جبتک کہ خدا خود خاص معلم نہ بنے (نمودار ہو) اور جبتک وہ
اپنی ہی دائرہ ہستی مین ایک خفیہ پناہ گاہ پالے جسمین آخر کے
بڑے رموز کا بھید آشکار ہو"

(The new Encyclo. of Freemasonry جلد ۲ صفحہ ۲۰۱)

[illegible]

[illegible] (Comparative religion) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آج کل درپیشں ہے وہ چند دقیق امور فلسفہ پر بحث مباحثہ کرنے سے اتنا وابستہ نہین ہے جتنا اس امر سے ہے کہ ایسے ظاہرا مخالف مذاہب کو جیسے جین مت۔ ویدک دھرم عیسائی مت۔ اسلام۔ پارسی مذہب اور یہودیون کے دین کو کیونکر ایک لائن مین لاکر متفق کرا دے۔ یہ کہنا غیر ضروری ہے کہ ابتک اس قسم کی کوشش نہین کی گئی ہے گوکہ زمانہ حال مین چند ناواقف یا نیم واقف اصحاب نے جوش ہمت و انسانی محبت سے ان مخالف مذاہب مین سے بعض کو کھینچ تان کر متفق کرانے کی کوشش کی ہے۔ مگر جملہ قسم کے اعتقادون کو محیط کرتے ہو۔ یعنی پورے طور سے اس مضمون پر کبھی توجہ نہیں ہوئی ہے اور نہ انسانی خیال کی تاریخ مین کبھی اس سے پہلے مختلف مذاہب کے باہمی مغالطہ کے اسباب دریافت کئے گئے ہین۔

دربارہ ذرایعہ مقابلہ بھی ہمارے متقدمین کو یہ طریقہ پسند خاطر رہا ہے کہ مختلف مخالف مذاہب مین سے چند امور کو جن پر کہ ان کا اتفاق ہے چھانٹ لین اور اُن پر زور دین۔ اور باقی تمام ان باتون کو جن کی نسبت اِن مذاہب مین ایک دوسرے سے اختلاف ہے دبا دین۔ مگر یہ طریقہ ہمکو پسند نہین ہے۔ کیونکہ اختلاف ایسے دبانے سے دب سکتے ہین۔ اور نہ کبھی قیام پذیر اتفاق ہی ممکن ہے جب تک کہ مذاہب کے اختلافات حل نہ ہوجاوین۔ پس اصلی اتفاق تک پہنچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ان اختلافات کی تہہ تک پہنچین تاکہ اُن کے اندرونی اصول اتفاق کو (اگر کوئی ہون) گرفت کرسکین۔ پس ہمکو سطح کے نیچے خوب گہرا غوطہ لگانا ہوگا تاکہ ان اختلافات کو پیدا ہوتے ہوئے دیکھ سکین۔ اس طریق سے ہم ایک عمارت حقیقت کو اُٹھائین گے جو سب قومون اور لوگون کے لئے اصلی پرستش گاہ اتفاق بھی ہوگا اور جہان پر کہ اختلافات

دبائے نہین جائین کے بلکہ وہ سچائی اور حقیقت کے اصلی اصولون کو صاف اور تحقیق کرانے کا ذریعہ بن جائین گے اور جہان پر اُن کا دُہرانا انسانون مین دلی محبت اور اتحاد کو اور بھی زیادہ پائدار کرے گا۔

مگر یہ خیال آپ کے دل مین نہین آنا چاہیئے کہ آپ یا مین ایسے مضمون کو کلیتاً اس جلسہ مین حل کر سکتے ہین۔ صرف وسعت مضمون ہی اسکو ناممکن ٹھہرانے کے لئے کافی ہے۔ دو قسم کی دقتین یہان پر حائل ہوتی ہین۔ ایک وقت کی جو ایسے اہم کام کے لیئے بہت قلیل ہے۔ دوسری عدم واقفیت کی اُن عجیب وغریب خفیہ مسلون کی تعبیر سے جو بہت سی روایتون اور مذہبی احکام مین شامل ہوگئے ہین۔ مگر ان دقتون کے مقابلہ مین ایک امر تسکین دہ اور ہمت بڑھانیوالا بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ خفیہ رموز کی تعلیم قریب قریب متوازی خطوط کے طور پر مختلف مذاہب اور دینون مین چلی آئی ہے اور اُس کے حل کرنے کے لیئے کُنجی بھی قریب قریب ہر پُرانے شاستر یا کتب مذہبی مین چھُپی ہوئی پائی جاتی ہے اور آسانی سے بنائی بھی جا سکتی ہے۔ خُفیہ تعلیم اور پوشیدہ خیالات کا بے اندازہ ذخیرہ اس طریقہ پر ایسے چند اُمور پر قرار پذیر ہو جاتا ہے جن سے کہ ہم اطمینان کے ساتھ گذشتہ مذاہب کے اصلی اصولون کو جو صدیون کی گرد کے نیچے دبے پڑے ہوئے ہین از سر نو ساخت کر سکتے ہین۔ اس طریق پر جو نتائج ہم نکالین گے اُن کی صحت کا بلکہ کہنا تو یون چاہیئے کہ اُن کی صحت کاملہ کا پورا اطمینان تحقیقات کے مختلف خطوط کے ایک مرکز پر ملنے سے ہو جاتا ہے۔ یعنی جبکہ سائنس فلسفہ علم اسرار الٰہی و تعبیہ کتب مذہبی سب کا میلان باتفاق ایک بات پر ہو جاوے تو پھر اُس کی صحت مین کوئی شبہہ نہین رہ سکتا ہے پس ہم صرف اصول علم مقابلہ و موازنہ مذاہب ہی نہین بیان کرین گے

بلکہ خود ایک سچی پرستش گاہ حقیقت و اتفاق بھی بنائین۔ جو ہر زمانہ اور
وقت کے لیئے اصلی ورثہ قوم انسان کا ہوگا اور یہ ایک بلند اخلاقی عمارت
ہوگی جو ہر طور پر مکمل اور اپنے ہر محکمہ مین پوری ہوگی گو کہ اس مین مزید عمارتون
کے لئے بھی جو موجودہ بنیادون اور خطوط کے اوپر آئیندہ اٹھائی جائین گنجایش
رہے گی۔ ہم اُمید کرتے ہین کہ ہماری محنت کا نتیجہ جو آپ کے سامنے پیش ہوگا
وہ پورے طور سے ہمارے طریقہ اور ذرایعہ کی صحت کا اندازہ کرا سکے گا۔

ذرائع اتفاق کی نسبت آپ کو اور مجھ کو جو اس درس گاہ ادراک
مین موجود ہین اس امر پر متفق ہونا چاہیئے کہ مختلف مسئلون اور پیچیدگیون کے
حل کرنے مین جو دوران تحقیقات مین ملین ٹھیک ٹھیک منطق ہی ہمارا رہبر
ہونا چاہیئے۔ ہٹ اور تعصب حقیقت کے خلاف ہین۔ اور دیوانگی کا جوش عقل کا
قاتل ہے۔ لوگون کے ذاتی توہمات اور مہمل محسوسات بھی ہمکو مدد نہین
دے سکتے ہین یہ سے بھی خیالات کو جلا نہین پہنچتی ہے اور اس لیئے علمی تحقیقات
مین بارج ہوتے ہین جیسا کہ مین نے قبل اس کے ایک اور مقام پر کہا ہے
اگر تحقیقات سے جانچے ہوئے نتایج کے بجائے ذاتی توہمات پر بھروسہ کیا جائے
تو ہر پاگل کو لکچرار فلاسفی بننے کا حق حاصل ہوگا اور ہر سڑی سودائی کو مربی قوم
بننے کا۔ پس نقل اور عقل ہی ہماری رہبر ہوسکتی ہے کم از کم اس وقت تک
تو ضرور ہی کہ جب تک ہم کسی ایسے گورو کو نہ پالین جس کی ربشن ضمیری
ہمارے قدمون کو ٹھیک راستہ پر چلانے کے لیئے صحیح روشنی کا کام دے۔
اسی وجہ سے کتب مقدسہ کے احکام بھی شروع شروع مین ہمکو نظر انداز
کرنے پڑین گے کیونکہ قریب قریب کُل مذاہب کی کتب مقدسہ صرف ایسی
بانون سے بھری ہوئی نہین ہین جو مہمل معلوم ہوتی ہون اور جنکو کہ صرف

(٦) [illegible] -

(٥) [illegible] -

(٤) [illegible] -

(٣) [illegible] -

(٢) [illegible] -

(١) [illegible] -

[illegible]

[illegible]

(۷) موکش یعنے نجات۔

ان کو بھی پن اور پاپ کے ملانے سے (۹=۲+۷) نو پدارتھ کہتے ہین۔ دُنیا
انادی ہے۔ اس کو کبھی کسی نے پیدا نہین کیا۔ اس مین دو قسم کی شی پائی جاتی
ہین۔ روح اور غیر روح۔ غیر روح مین کئی شی شامل ہین جیسے کال۔ خلا۔ اتھر
مادّہ وغیرہ۔ مگر اُن سب مین روح اور مادّہ اہمیت رکھتے ہین۔ روحین لاتعداد
ہین جنکو سنسکرت مین جیو کہتے ہین اور مادّے کے ذرہ ہوتے ہین۔ دُنیا کے
تغیّرات اور تبدیلات ارواح و مادّہ کے ربط وضبط کا نتیجہ ہین جو خاص
خاص قوانین قدرت کے تابع ہین۔ سنساری ارواح مادّہ مین مخلوط ہین جسکی
وجہ سے اُن کے اصلی اوصاف مختلف طور سے بے اثر ہوگئے ہین اور مند پڑگئی ہین۔
قدرتی اوصاف کا اس طرح پر جاتے رہنا اور مند پڑجانا اُس مادہ کی مقدار
و قسم پر موقوف ہے جو ہر روح کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ مادہ سے پوری پوری علیحدگی
کا نام موکش ہے۔ جس کے حاصل ہونے پر روح کے اصلی اوصاف جو مند
اور بے اثر ہوگئے ہین پھر از سرِ نو پورے طور سے با اثر اور نمایان ہوجاتے ہین خالص روح
کے قدرتی اوصاف ہین

(۱) ہمہ دانی۔

(۲) آنند (خوشی)۔

(۳) غیر فانی پن۔

شامل ہین اس دیہہ مُکت روح ہمہ دان آنند سے بھرپور اور غیر فانی ہوجاتی
ہے۔ کیونکہ اسوقت اُس کے ساتھ مادّہ نہین ہوتا ہے اس وجہ سے مُکت روح
پرماتما کہلاتی ہے۔ پرماتما دنیا کے سب سے اونچے حصہ پر جس کو کہ سِدھ شیلا
(مکت ارواح کے رہنے کا مقام) کہتے ہین رہتے ہین جہان سے گر کر بالکل کبھی

وہ دنیا کی تکلیف اور پریشانی مین نہین پڑتے ہین باقی ارواح جنکی تعداد لا انتہا ہے آواگون کے چکر مین غلطان و پیچان رہتے ہین - اور بار بار پیدا ہوتے ہین اور مرتے ہین - آواگون مین چار گتی ہین جنکے نام دیوگتی - نرک گتی - منش گتی - اور ترنیچ گتی ہین - انمین سے دیوگتی تو بہشت کے باشندون سے تعلق رکھتی ہے - نرک گتی کا مفہوم جہنم کی خلقت سے ہے - منش گتی سے مراد انسانی زندگی ہے اور ترنیچ گتی مین باقی سب قسم کے جاندار شامل ہین جیسے پرندے - درندے کیڑے - مکوڑے - نباتات - مادنیات وغیرہ - ان گتیون مین سے ہر ایک مین مختلف درجے اور صورتین زندگی کی ہین لیکن قسمین چار ہی ہین - بہشت کے باشندہ بہت زیادہ خوشی اور خورمی کا حظ اٹھاتے ہین - گوکہ دُکھ درد وہان بھی بالکل معدوم نہین ہین - جہنمی لوگ بے حد تکلیف اٹھاتے ہین - انسان دُکھ اور سکھ دونون بھوگتا ہے گو کہ اُس کے حصہ مین دُکھ کی مقدار زیادہ ہے اور ترنیچ گتی مین بھی دُکھ اور تکلیف زیادہ ہے بار بار پیدا ہونا اور مرنا ان چارون گتیون سے وابستہ ہے صرف وہی ارواح جو آواگون کے دائرہ کے باہر نکل جاتے ہین ہمیشہ کی زندگی حاصل کرتے ہین - لیکن اس امر کا خطرہ نہین ہے کہ ایک زندگی کا پن آئندہ جنم مین نہ ملے - نیکی اور بدی کا اثر روح کے ساتھ ایک زندگی سے دوسری زندگی کو جاتا ہے اور نئے جنم کی گتی کا اُس پر انحصار ہوتا ہے -

آواگون سے رہائی برتون کے پالنے چند اخلاقی اصولون مثلاً حلیمی دوسرون کی خطاؤن کو معاف کرنا وغیرہ اور جسمانی اور روحانی تپشیا جیسے مطالعہ - دھیان - اور روزہ وغیرہ سے ہوتی ہے - برت پانچ ہین - اہنسا (کسی کو ایذا نہ پہنچانا) سچ بولنا - چوری نہ کرنا - زنا نہ کرنا - اور دنیاوی

چیزون کی لالسا نہ کرنا۔ خلاصہ یہ ہے کہ نروان سچے اعتقاد (تتون پر ایمان لانا) سچے علم (تتون کا گیان) اور سچے عمل (شاستروں مین بتائے ہوئے برت وغیرہ پالنے) سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ تین طرح کا سچا طریقہ انسان کو اُس خدائی کے درجہ کے حاصل کرنے کے لئے بنایا گیا ہے جو ہر روح کی ذاتی صفت ہے۔ اس راستہ پر چل کر جس کے سوا نروان حاصل کرنے کا کوئی دوسرا ذریعہ نہین ہے بیشمار روحین خدائی کے درجہ تک پہنچ گئی ہین۔ یہ طریقہ دو پہلو لئے ہوئے ہے۔ اول کم مشکل گرہست کے لئے۔ دویم مشکل اور سخت۔ سادھوؤں اور سنتون کے لئے۔

گرہست دھرم کی ابتدا سچے اعتقاد کا حاصل ہونا ہے جس کے بعد گرہست برتون کو پالنا شروع کرتا ہے اور آہستہ آہستہ گیارہ درجون مین جنکو پرتما کہتے ہین گذر کر سنیاس پدوی کو پہنچ جاتا ہے اس وقت اس پر سادھوؤن والے طریقہ کی پیروی لازم ہوجاتی ہے۔ یہ گیارہ پرتما گیارہ درجہ روحانی ترقی کے گرہست کے لئے ہین جنمین سے ہر پچھلا درجہ ہر پہلے درجہ کے نسبت زیادہ بڑھا ہوا اور اُسکو اپنے مین شامل کئے ہوئے ہے۔ سادھو کی زندگی بے حد سختی کی زندگی ہے۔ وہ اپنے کو دُنیا سے بالکل علٰحدہ کر کے اور اپنے خواہشات اور جذبون کو مغلوب کر کے خالص آتما کے دھیان مین لین ہوجانے کی کوشش کرتا ہے اس طرح پر فاقہ اور ریاضت کرتے ہوئے وہ اپنی روح کو مادّہ سے علٰحدہ کر لیتا ہے اور کرم اور آواگون کی جڑ اُکھاڑ ڈالتا ہے۔ کرمون کے ناشس ہوتے ہی روح ہمہ دان اور غیر فانی اور اپنے ذاتی انند سے پورن ہوتی ہے جس مین کبھی آیندہ کمی نہین ہوتی۔ جین دھرم کے بموجب روح کے ساتھ آواگون لگا رہتا ہے جب تک کہ وہ نروان حاصل

نہ کرے۔ بعض بعض روح ایسی ہین جو کبھی مکت نہ ہون گی گو کہ صفت خدائی اُن کی بھی ذاتی صفت ہے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے کرم ایسی بُری قسم کے ہین کہ اُن کو کبھی رتن ترے یعنی سچے اعتقاد۔ سچے گیان۔ اور سچے عمل کے تین بیش قیمت جواہر حاصل نہ ہو سکین گے جن کے بغیر موکش نہین مل سکتی ہے۔ ہم آگے چل کر دیکھین گے کہ جین دھرم کا طریقہ سائینس کا طریقہ ہے اور اس لیے اُس مین کسی دیبی دیوتاؤن کے لیے گنجائش نہین ہے گو کہ وہ ہر کال مین جنکی تعداد بے شمار برسون کی ہوتی ہے چوبیس ۲۴ سچے گورون یا خداؤن کے وجود کو مانتا ہے۔ یہ گورو ترتھنکر (لفظ ترتھنکر کے لفظی معنے پایاب راستہ بنانے والے کے ہین) کہلاتے ہین کیونکہ وہ آواگون کے سمندر کے پار پہونچنے کے لئے روحون کو پایاب راستہ بتاتے ہین۔ یہ مہاتما یا مہاپرش اشخاص کسی بڑے یا چھوٹے دیوتا کے اوتار نہین ہین بلکہ انسان ہین کہ جو اپنے تئین اُسی راستہ پر چل کر جو بعد مین وہ دوسرون کو بتاتے ہین خدا کے کمال کا درجہ حاصل کرتے ہین۔

ویدک دھرم انسانی بھگتی کا اظہار ایک خاص قسم کے دیوی دیوتاؤن کے لئے ہے جن مین سے تین مکھیہ ہین جو ایک بھی ہین اور تین بھی۔ یہ (۱) سورج۔ (۲) اندر اور (۳) اگنی ہین۔

سورج آسمان مین بادشاہ اور سردار ہے۔ باقی دیوتا اُس کو رہبر مانتے ہین اور وہ اُن کو ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہے۔ گائیتری کا پاک منتر سورج ہی کے لئے پڑھا جاتا ہے اس بے حد متبرک منتر کا مضمون یہ ہے۔

"ہم دھیان کرتے ہین اُس آسمانی زندہ کرنے والے کے جلال پر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ٣٠

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ([illegible])

[illegible]

جہان جم راج پوری خوشی مہیا کرتے ہین۔
اور ہر خواہش کو پورا کرتے ہین۔
تیری خوشی کا دورہ کبھی کم نہ ہوگا" ڈاکٹر میور۔

زردشت کا مذہب پرانا دین اہل فارس کا ہے اور اب اُس کے معتقد ہندوستان کے پارسی ہین۔ پارسیون کی عبادت ایک خدا یا دیوتا کی پرستش ہے جس کو وہ اہورہ مزدہ کہتے ہین۔ اہورا مزدہ کا توام اینگرا مینیوہے جس کو اہرمن بھی کہتے ہین۔ ان مین سے اہورا مزدہ پاک یا نیک روح ہے اور دوسرا ناپاک شیطان ہے۔ لفظ اہورا مزدہ کا مفہوم ہمہ دان مالک کا (اہورا- مالک اور مزدہ- ہمہ دان)۔ اہورا مزدہ کے علاوہ پارسی لوگ اور دیوتاؤن کی بھی پرستش کرتے تھے جیسے سورج۔ چاند۔ اگنی۔ پارسیون کا اعتقاد ہی کہ قیامت کے دن مُردے جی اُٹھین گے اور اہرمن کی مخلوق کے غارت ہونے پر دُنیا کی دوبارہ تازگی ہوگی۔ روح کو پارسی مذہب والے لافانی اور اپنے افعال کی ذمہ دار مانتے ہین۔ قیامت ہونے پر ہر روح کو نیا جسم ملے گا اور وہ ہمیشہ کی خوشی اس کے بعد حاصل کرے گی۔ پارسی لوگ آگ کی بیحد تعظیم کرتے ہین جو قریب قریب بمنزلہ عبادت کے ہے۔ اس ہی وجہ سے لوگ ان کو آتش پرست بھی کہتے ہین۔ نیک خیالات۔ نیک الفاظ اور نیک افعال پارسیون کی اخلاقی تعلیم کا پیمانہ ہین۔ اُن کی دعا کا مضمون جس کو ہر پارسی حفظ یاد کرتا ہے حسب ذیل ہے۔

"سادھوپن سب سے عمدہ نیکی اور خوشی ہے۔ خوشی اُس کو ہے جو
سادھو ہے نہایت عمدہ سادھوپن کے لئے"

پارسیون کی پاکیزگی مین کوشتر یعنی غسل بھی شامل ہے۔ سب سے اعلےٰ درجہ کی دعا

(The Fountain head of Religion)

[illegible]

الله

[illegible]

[illegible]

[illegible]

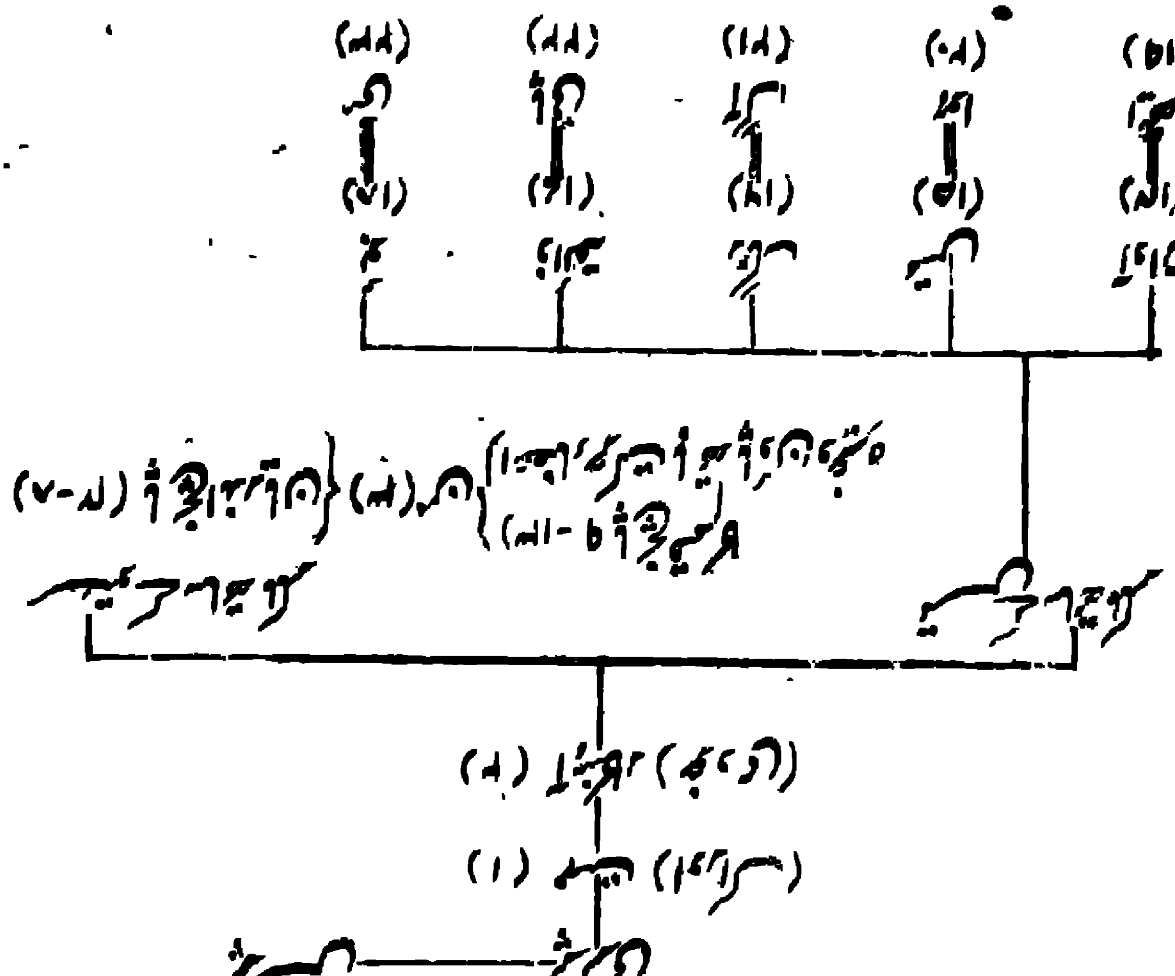
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]



[illegible]

(۱)- پرمان (صحیح علم یا ذریعہ صحیح علم)

(۲) پرمے (جس پر پرمان کا اطلاق ہوتا ہو)

(۳) سنشیہ-

(۴) تجویز-

(۵) تمثیل-

(۶) نتیجہ-

(۷) آدیو (منطقی جملے یا قضیے)-

(۸) لفظی بحث-

(۹) نرنے (جانچنا)-

(۱۰) مباحثہ-

(۱۱) جھگڑہ-

(۱۲) نکتہ چینی-

(۱۳) مغالطہ-

(۱۴) چھل-

(۱۵) بے سود بحث کرنا-

(۱۶) سرزنش-

روح - جسم - خواص - حواس خمسہ کے اشیاء - بدھی - من - حرکت - دوش - آواگون - پھل - دکھ - نجات پرمے ہین - دکھ - جنم - حرکت - دوش اور ناسمجھی غارت کرنے کے قابل ہین - ان کے یکے بعد دیگرے غارت کئے جانے پر اس طرح پر کہ سب سے آخر مین جو لکھی گئی ہے وہ سب سے پہلے غارت کی جائے نجات حاصل ہوتی ہے - گوتم کے بنائے سوترون مین دنیا کے کسی خالق کا تذکرہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

([illegible]) [illegible]

([illegible]) [illegible]

([illegible]) [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

یم سے مفہوم مفصلہ ذیل پانچ برتون سے ہے۔

اہنسا (کسیکو ایذا نہ پہنچانا)

۲- سچ بولنا

۳- چوری نکرنا-

۴- زناکاری نکرنا-

۵- دُنیاوی چیزون کی لالسا نہ کرنا-

نیم سے مفہوم ان چیزون سے ہو-

۱- پاکیزگی -

۲- قناعت-

۳- تپ-

۴- مطالعہ-

۵- بھگتی-

آسن دھیان لگانے کے لیے جسم کے ایک صورت مین نشچل قائم ہونیکو کہتے ہین اور پرانا یام سانس کے قابو مین لانیکا نام ہے۔ لیکن پرتیاہار سے مفہوم وجد کی حالت کے طاری ہونے کے باعث اندریون کے رُک جانے سے ہے۔ مابقی سیڈھیون مین سے دھارنا من کا قایم کرنا اور دھیان روح کو محسوس کرنا یا اُسکو مثل ایشور کے خیال مین جاننا ہے۔ سماوہی ان سب کا آخری نتیجہ روح کو ساکنات محسوس کرنا جس سے بے اندازہ خوشی ہوکر وجد کی حالت ہوجاتی ہے۔

بودھ مت کی ابتدا ہندوستان مین ہوئی ہے گو کہ یہ اب ہندوستان مین قریب قریب معدوم ہے اس کا بانی ایک شخص تھا جس کو ہوئے قریب ڈھائی ہزار

[illegible]

[illegible] -٨

[illegible] -٣

[illegible] -٢

[illegible] -١

[illegible]

[illegible]

قبل چوبیس۲۴ اور بودھون نے لوگون کو بتایا تھا۔ آٹھ سیڑھیون والا راستہ اس طرح پر ہے۔

۱۔ صحیح خیالات۔
۲۔ صحیح ارادہ۔
۳۔ صحیح تقریر۔
۴ صحیح عمل۔
۵۔ صحیح طرز زندگی۔
۶۔ صحیح کوشش۔
۷۔ صحیح احتیاط۔ اور۔
۸۔ صحیح خوشی یعنی شانتی۔

اس راستہ پر چلنے سے سنسار چکر (آواگون) بند ہوجاتا ہے۔ اس سنسار چکر کا دار و مدار مفصلہ ذیل بارہ قسم کے ندانون کے اوپر ہے جنمین سے ہر ایک اگلا اپنے سے پچھلے ندان کی علت ہے۔

۱۔ جہالت۔
۲۔ رجحان طبیعت یا کرم۔
۳۔ ادراک۔
۴۔ شخصیت (نام و شکل)
۵۔ قوت احساس
۶۔ حواس خمسہ کا بیرونی اشیا سے تعلق۔
۷۔ محسوسات۔
۸۔ خواہش۔

۹- زندگی کی خواہش۔
۱۰- وجود پانا۔
۱۱- جنم (پیدا ہونا) اور
۱۲- بڑھاپا۔ موت۔ رنج۔ رونا۔ تکلیف۔ سستی اور مایوسی۔

ادراک سے شخصیت کیسے بنتی ہے یہ اس طرح پر سمجھنا چاہیئے کہ مجموعون کے اجتماع سے شخصیت بنتی ہے اور مجموعون سے ادراک پیدا ہوتا ہے۔ ہر شخص ہر چیز اور ہر دیوتا پس مجموعہ یا مرکب ہے (دیکھو Early Buddhism صفحہ یہ امر کہ آیا روح اور جسم ایک ہی چیزین ہین یا الگ الگ ایسے سوالات ہین تھا کہ جنکو بودھ مت نے بغیر حل کئے چھوڑ دیا تھا یعنی ممنوعات مین سے تھا (ع۔ R. ع۔ جلد ۴ صفحہ ۲۳۴)۔

عیسائی مت جو اپنے تئین یہودیون کے مذہب کی تکمیل سمجھتا ہے مفصلہ ذیل سات اُمور سے تعلق رکھتا ہے۔

۱- ابتدائی حالت خوشی باغ عدن کی۔
۲- نیکی اور بدی کے امتیاز کے درخت کا پھل کھانیکی ترغیب۔
۳- پھل مذکور کا بُرا اثر۔
۴- گیان کی کنجی سے راہ نجات کا کھُلنا۔
۵- مصلوب ہونا۔
۶- مُردون مین سے جی اُٹھنا۔ اور
۷- آسمان پر چلے جانا۔

عیسائی کوئی خاص درشنک اعتقاد روح کے بارہ مین نہین رکھتے ہین اور الا کھُلم کھُلا آواگون سے منکر ہوتے ہین۔ نجات بھی اُن کے عقیدہ کے بموجب

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] (٧) [illegible]

(٦) [illegible]

([illegible]) [illegible]

(٥) [illegible]

([illegible]) [illegible]
[illegible]

([illegible]) [illegible]
[illegible] ......
[illegible]
[illegible]

[illegible] ([illegible]) [illegible]

[illegible] (١) ...... [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

ہے۔ ایک خدا ہے جس کا نام اللہ ہے۔ دوسرے قرآن کے الہامی کتاب ہونے
اور تیسرے محمد کی پیغمبری سے۔ اسلام کے عقائد مین قیامت کا مسئلہ بھی شامل
ہے اور بہشت اور جہنم کا بھی کہ جہان پر روحین اپنی دنیاوی زندگی کے افعال
کی سزا وجزا بھگتنے کے لئے بھیجی جاتی ہین۔ مسلمان لوگ بالعموم آواگون سے منکر
ہین گو کہ ان کے بعض مشہور اور معروف حکما رح شلاً احمد ابن یونس۔ ابو مسلم خراسانی
(دیکھو Philosophy of Islam صفحہ ۲۷) نے اس مسئلہ کو علانیہ طور سے
تسلیم کیا ہے۔ نیک اعمالون کی فہرست مین اسلام عام طور سے دعا۔ روزہ۔ حج
اور پاکیزگی کو شامل کرتا ہے۔

برہمنون کا دھرم جس سے میرا مطلب ہندؤن کے ویدون کے بعد
کے دین سے ہے دو قسم کا ہے۔ اول تو وہ مذہب جس مین پرانون مین نامزد کئے ہوئے
دیوی دیوتاؤن کی پرستش کی جاتی ہے۔ دوسرا قربانی کا طریقہ۔ پرانون کے
دیوتاؤن کی بہت بڑی تعداد ہے لیکن ان مین سے برہما۔ وشنو۔ شیو اور
کرشن بہت زیادہ مشہور ہین۔ ہندون کا عقیدہ ہے کہ یہ دیوتا اپنے بھگتون
کی ہر قسم کی خواہش پوری کرتے ہین۔ قربانی بھی دیوتاؤن وغیرہ کو خوش
کر کر اپنا کام نکالنے کے لئے کی جاتی ہے۔ اس مین شبہہ نہین ہے کہ پچھلے زمانہ
مین لوگ آدمیون کو بھی قربان کیا کرتے تھے اور یہ شیطانی رسم دریاؤن وغیرہ
پر چھوٹے چھوٹے بچّون کی قربانی کی شکل مین تھوڑا عرصہ ہوا جب تک جاری تھی۔ بالعموم
مینڈھے۔ بیل اور بکرے کی قربانی لوگ کیا کرتے تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ ان
تین جانورون کی قربانی قریب قریب کل قربانی کرنے والے مذاہب مین مروج تھی
ہندوستان مین گائے اور گھوڑے کی قربانی از نام گومیدھ اور اشومیدھ ہوا کرتی
تھی لیکن یہ دونون اب متروک ہوگئی ہین اور پہلی کی نسبت تو اب ہندو اور مسلمانون مین

بہت کچھ فساد اور جھگڑے بھی ہوا کرتے ہیں۔

راز درویشی (Mysticism) جوگیوں کا مت یشکتی دھرم کیمیائے روحانی (Occultism) قریب قریب ہم معنی ہیں۔ ان میں اس امر کی کوشش کی جاتی ہے کہ بعض جوگ کی روحانی قوتوں کو جن کا خیال و اظہار صاف طور سے کسی کا سمجھا ہوا نہیں ہے بذریعہ خفیہ تعلیم کے حاصل کیا جاوے۔

روزی کروشین ازم (Rosicrucianism) اور فری میسنری (Free masonry) بھی اسی قسم کے دو اور طریقہ ہیں جو زندگی کی مخفی کیمیا کے اصولوں سے واقفیت کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ بہت قسم کے مخفی رسمیات (Mysteries) گذشتہ زمانہ میں مختلف دیوتاؤں کی پرستش کے سلسلے میں مستعمل تھے۔ ان کی تعلیم سوائے چیدہ چیدہ چیلوں کے جن کو وہ خفیہ طریقہ پر بتائی جاتی تھی اور کسی کو نہیں معلوم تھی۔ پتنجل کے یوگ شاستر میں بہت سے چکر جسم میں ایسے بتائے ہیں کہ جہاں دھیان لگانے سے عجیب و غریب قوتیں حاصل ہوتی ہیں۔ ان سب ملتوں کا اصلی مطلب یہ ہے کہ خاص خاص عملوں سے اور خاص کر جسم کے بعض چکروں پر دھیان لگانے سے روحانی طاقتیں حاصل ہوتی ہیں جن کا حاصل کرنا زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہے چاہے وہ اکیلا مقصد نہ بھی ہو۔ زمانہ حال میں رادھاسوامی مت نے جو پچھلی صدی کے آخری حصہ میں قائم کیا گیا تھا کچھ لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچی ہے کیونکہ اس کی تعلیم کا ایک حصہ ایسا ہے جو اس کے ماننے والے اوروں پر غالباً کسی قسم کی قسم کی وجہ سے یا اور سبب سے ظاہر نہیں کرسکتے ہیں۔ اُس کے بانی کی مثل خدا کے پرستش ہوتی ہے اور انکے بعد کے گروؤں کی بھی اسقدر تعظیم کی جاتی ہے کہ اُن کے منہ سے نکلا ہوا مادّہ بھی ان کے پیرو بطور تبرک کے استعمال

[illegible]

بالآخر اپنے تئین ایک آزاد مذہب کا موجد بنایا جس کا کہ نام اُس نے دیوسماج رکھا۔ دیوسماج کے عقاید مین سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر روح ترقی کر کر اعلےٰ درجہ کی زندگی کو حاصل نہ کرلے جو کسی ایسے شخص سے تعلق پیدا کرنے سے ہوجاتا ہے جو خود اُس اعلےٰ درجہ تک پہونچ گیا ہے تو وہ فنا ہوجاتی ہے۔

دیوسماج کے بانی کے بارہ مین کہا جاتا ہے کہ وہ اعلےٰ ترین درجہ تک جو کسی روح کے لیئے ممکن ہے پہونچ چکا ہے۔ اس واسطے اُس کے مرید اُس کی عبادت اس کو سب سے زیادہ قابل تعظیم سب سے زیادہ قابل پرستش سب سے اونچے درجہ والا متبرک گورو اور مبارک خداوند سمجھ کر کرتے ہین۔

تھیوسوفی (Theosophy) جو نئے مذاہب مین سے ایک قابل تذکرہ مذہب ہے ایک روسی عورت۔ ایچ۔ پی۔ بلاوٹسکی نامی کا قائم کردہ ہے۔ ایچ۔ پی۔ بلاوٹسکی کے کچھ کرشمہ بھی کہے جاتے ہین جن کے بارہ مین وہ خود تو کہتی ہے کہ وہ بعض پوشیدہ مہاتماؤن کی مدد سے ہوئے اور کچھ محققین کی رائے ہے کہ وہ محض جلسازی اور شعبدہ بازی کا نتیجہ تھے (Modern Religious Movements of India)

اس کے کرشمون کی وجہ سے تھیوسوفی نے گذشتہ صدی کے اختتام پر جبکہ اُسکی بنیاد رکھی گئی تھی بہت کچھ لوگون کی توجہ اپنی طرف کھینچلی تھی۔ ابتدا مین ان لاپتہ مہاتماؤن کا جو اپنے پوشیدہ مقامات سے کرشمہ دکھاتے تھے بہت کچھ چرچا رہا لیکن اب چونکہ تھیوسوفی ایک دوسری قسم کے لوگون کی رہبری مین ہے اُس کا کام صرف یہ ہو گیا ہے کہ مثل گلفروشس کے مختلف باغ اور باغچون سے عمدہ عمدہ اقسام کے پھول اکٹھا کرے اور انکو ایک مشکوک تعبیر کے کمزور دھاگے پر پروئے۔

چینیون کے مذاہب کی طرف نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پرانا مذہب اُس ملک کا تاؤ ازم (Taoism) ہے جس کا ذکر ہم بعد مین ایک

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (Confucius) [illegible]

(Confucianism) [illegible]

اور مجھے صرف اتنا ہی افسوس ہو کہ وہ ایسی مکمل نہین ہو جیسی مین اُس کو کرنا چاہتا تھا۔ یہان پر اُن پُرانے معدوم شدہ مذاہب کا جو بے.بی لونیا۔ اسیریا۔ اور مصر کے ملکون مین مروّج تھے اور جن سے کہ ہم بہت کچھ مدد کی امید موجودہ مذاہب کی تعبیر مین رکھتے تھے تذکرہ نہین کیا گیا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارا علم ان معدوم مذاہب کے بارہ مین اتنا تھوڑا ہے اور ایسے مشکوک اور ناقابل اعتبار ذرایعہ سے حاصل ہوا ہے کہ یہ زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اون کی تفتیش آیندہ کے زیادہ تجربہ کار محققین کے لیئے چھوڑی جائے بجائے اس کے کہ شروع سے ہی غلطی اور غلط فہمی کی بنیاد رکھی جاوے۔ تاہم مین ان ملکون کے بعض بعض مذاہب کا ایک آیندہ لکچر مین جہانتک کہ مین صحت کے ساتھ کہہ سکتا ہون ذکر کرون گا۔

چھوٹی چھوٹی تفریقون اور اعتقادون اور فلسفانہ توہمات جیسے نیو پلیٹن ازم (New Platonism) فیثاغورث کا مت وغیرہ وغیرہ کا تذکرہ یہان مین ارادتاً نہین کرتا ہون کیونکہ انکے عقاید دیگر مذاہب کے اصولون کی چھان بین سے سمجھے جاسکتے ہین۔ اور وقت بھی ان کُل فروعات کے تذکرہ کرنے کے لیئے کافی نہین ہے۔ مین نے چارواک مت کے بارہ مین بھی بیان پر کچھ نہین کہا ہے کیونکہ مین اُس کا تذکرہ مادّہ کی فلاسفی (Materialism) کے ضمن مین آیندہ کرنا چاہتا ہون۔

دُنیا کے بڑے بڑے مذاہب کا تذکرہ ختم ہونے پر اب صرف یہ بات باقی رہتی ہے کہ وہ امور جن پر انکا اتفاق ہے اور نیز وہ کہ جنکی نسبت اُن مین آپسین نااتفاقی ہے دریافت کئے جائین۔ مفصلۂ ذیل باتون پر ان سب کا اتفاق پایا جاتا ہے:

۱- ایک آیندہ کی دنیا یا حالت اور آیندہ کی زندگی۔

۲- روح کا جسم سے علیحدہ وجود۔ سوائے بودھ مت کے کہ جہان پر اعمالون کا ضمیمہ آواگون کی بنا قرار دیا گیا ہے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

# دوسرا لکچر

## طرز مقابلہ

پچھلے لکچر میں ہم یہ کہہ چکے ہیں کہ مختلف مذاہب کا مقابلہ ٹھیک ٹھیک عقلی طریقہ سے ہونا چاہیئے۔ آج ہماری کوشش یہ ہوگی کہ ہم مقابلہ کرنیکے طریقہ کی پوری پوری تعریف کریں اور وہ ذرائع قائم کریں جنسے چیزوں کا ٹھیک ٹھیک علم حاصل ہوسکے۔ سب سے پہلا کام تو یہ ہے کہ ہم اپنی طبیعت سے پیچ کو نکال ڈالیں جہاں اگرچہ دماغ میں بھی جو اپنے ہٹ دھرمی سے بری ہونے کا چلّا چلّا کر دعوے کرتے ہوں ننانوے فیصدی ضرور پائی جاتی ہے۔ ہملوگوں کی طبیعت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ ہمارے مَن کے اندرونی طبقہ میں ایک بے حد زبردست رُجحان اپنے پیدایشی عقاید کی طرف ہوتا ہے جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ ہم میں سے بہت احتیاط سے چھان بین کرتے والے بھی اپنے اعتقاد کے خلاف مسئلوں کو فوراً لچر سے لچر دلائل پر رد کرنے کے لیئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ شخص کہ جو دوسرے کے اعتقاد سے بغض و حسد نہیں کرتا ہے بار ثبوت تو دوسروں کے عقیدوں کا فوراً اور بیشتر تو خلاف تجویز عقل سلیم کے اُن پر ڈال ہی دیتا ہے۔ یہ امر منطقی چھان بین کا محتاج نہیں ہے کہ کوئی قابل اطمینان نتیجہ اسوقت تک نہیں نکالا جاسکتا جب تک کہ تحقیقات کرنیوالے کی طبیعت پر اس قسم کا غلبہ طاری رہتا ہے۔ جو شخص کہ واقعی دریافت حال کرنا چاہتا ہے یعنی جو دل سے سُراغ حق میں کوشاں ہو اسکی ایسی طبیعت نہیں ہونی چاہیئے پیدائشی مذہب کا اعتقاد تو ایک خاص خاندان اور گروہ میں جنم لینے پر مبنی ہے مگر یہ تو کوئی ثبوت اسکی صحت کا نہیں ہے۔ اگر میں بجائے مذہب (الف) کے مذہب (ب) میں پیدا ہوا ہوتا تو ضرور میرا مذہب بھی ب ہوتا اور اگر ج میں پیدا ہوا ہوتا تو ج ہوتا۔ مگر میرا مذہب الف کو ماننا اور مذہب ب اور مذہب ج کو نہ ماننا اس امر کی دلیل نہیں ہے کہ مذہب الف ہی سچا مذہب ہے کیونکہ جو

لوگ ب و ج مین پیدا ہوئے ہین وہ بھی اپنے اپنے مذہبون کو ایسا ہی سچا مانتے ہین جیسا مین الف کو مانتا ہون - پس کسی کی ذاتی رائے سے اس کے عقاید کا ثبوت نہین ہوسکتا ہے اور مخصوص مخصوص مقدس کتابون یعنے شاسترون کا بچن بھی جیسا کہ ہمنے پہلے لکچر مین دکھایا ہے سچائی کی دلیل نہین ہے کیونکہ کوئی وجہ نہین ہے کہ ایک شاستر کو دوسرے پر ترجیح دیجاوے اس کا مطلب یہ نہین ہے کہ ہم ایکدم سب شاسترون کو رد کردین بلکہ صرف یہ ہے کہ ہمکو اول مین یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ اُن مین کون ایسا ہی جو سچے گروؤن کا کہا ہوا اور ماننے کے قابل ہی-

تب سچ کی صحت کیسے ہوسکتی ہی؟ ٹھیک ٹھیک عقلی امتحان اور سائینس کے طریقہ سے ! معمولی طور سے علم کے حاصل کرنیکے تین ذرایع ہین -

(۱) مشاہدہ -

(۲) غور و منطق - اور

(۳) شہادت -

اینین سے پہلا مشاہدہ تو سائینس کی بنیاد ہی - دوسرا یعنی منطق فلسفہ کی جڑ ہے اور تیسرا یعنی شہادت جبکہ وہ بالکل بے عیب اور کامل گواہ کا یعنی ایک ہمہ دان اُستاد کا بچن ہو شاستر کہلاتا ہے - مختصراً مشاہدہ کی تکمیل سائینس، منطق کی تکمیل فلسفہ اور شہادت کی تکمیل شاستر یا کتب مقدس ہین -

سائینس قدرت کے علم کا نام ہے جس کی جانچ امتحان سے ہوتی ہی اور جو فوری اور سچے نتائج پیدا کرسکتا ہی - اسکے دو حصّہ ہین - ایک فزکس (Physics) اور دوسرا میٹافزکس (Metaphysics) جنین سے فزکس کو تو علم قدرتی چیزون کا کہنا چاہیئے مگر میٹافزکس کا تعلق اُنکی چھان بین قسم بندی اور اُنکے عام باہمی تعلقات سے ہی میٹافزکس کا یہ کام ہین جو کہ وہ تمام علوم کے انسانی خیال کو قاعدہ اور قرینہ سے ترتیب دے - اس وجہ سے اصلی علم میٹافزکس واقعی اور قدرتی سے بہت مناسبت رکھتا ہے - اُس کا آزاد خیال کی [illegible]

سے جو زمین اور آسمان کے قلابے ملانے کا دعوے کرتی ہین کوئی تعلق نہین ہے۔
یہ دیکھنے مین آتا ہو کہ جب سائینس اور قیاس کسی امر پر متفق نہین ہوتے ہین تو
نااتفاقی کا باعث عموماً یہ ہوتا ہے کہ قیاس نے واقعات قدرت سے اپنا تعلق
قطع کر لیا ہے جو فلاسفر کہ واقعی فلاسفر کی سی شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کو چاہیئے
کہ قیاس اور واقعات کے گھوڑون کو اپنے من کی رتھ مین جوڑے مگر پہلے کے اُس رجحان طبع
کو جو اسکو ہر وقت دشوار گذار پہاڑیون کے چھوٹے چھوٹے راستون کے ذریعہ یک کر چوٹی پر
پہنچنے کی ترغیب دیتا رہتا ہے دبائے رہے اور دوسرے کو حسب ضرورت چابک لگاتا رہے
تاکہ وہ سڑک کے کنارون پر ہی گھاس چرنے مین نہ لگا رہے۔ حقیقت کی صحت کے بارہ مین
عام طور سے یہ کہنا جائز ہو کہ جہان سائینس اور میٹافزکس کا اتفاق ہوگا وہان جاننا
چاہیئے کہ اصلی حال دریافت ہوگیا۔ لیکن مذہب کے محکمہ مین ایسے اتفاق کے اوپر ایک
مزید شرط لگائی گئی ہو اور وہ یہ ہو کہ شاستر بھی اُس امر سے جسپر سائینس اور میٹافزکس کا اتفاق
ہوا ہو منطبق ہو۔ کیونکہ شاستر ایک ہمہ دان اُستاد کا کہا ہوا ہوتا ہے اور اس لیئے لازمی حقیقت سے
متفق ہوگا۔ یہ خیال کہ خدا کا کلام عقل کے باہر ہے خود خلاف عقل ہو کیونکہ صفت ہمہ دانی اور عقل
متضاد الفاظ نہین ہین۔ اس لحاظ سے فلسفہ کی یون تعریف کرنی چاہیئے کہ وہ ایک علم ہو کہ جسمین

(۱) واقعات مشاہدہ سے حاصل کئے جاتے ہین۔

(۲) نتائج کی جانچ منطق سے ہوتی ہے۔ اور

(۳) اور صحت کا آخری فتوی شاستر سے حاصل کیا جاتا ہے جو ایک ہمہ دان اُستاد کا کہی
باطل نہونے والا کلام ہے۔

اور واقعی جہان ان تینون کا اتفاق ہو وہان پر شک اور مباحثہ کے لئے
گنجائش نہین رہتی ہے۔

سائینس کا خاص آلہ مشاہدہ ہے جس کی تقویت تجربہ سے کرنی چاہئے تاکہ چیزون

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (mohyoun) [illegible]
[illegible]
([illegible]) [illegible] (3)

١٤٣

(3) [illegible] (mohyoupy)
(2) [illegible]
(1) [illegible]
} [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بسا اوقات صحیح نتیجہ نکالنے کی ایک عجیب غیر معمولی قابلیت پائی جاتی ہے۔ اگر منطق کا انحصار پیچیدہ اور لپیٹ دار اصطلاحات و اشکال اور مسئلوں کے جاننے پر ہی ہوتا تو یہ قدرتی منطق ناممکن ہوتا۔ اصلیت یہ ہے کہ علم منطق مین نتیجہ محض ایک ایسے قاعدہ کی مدد سے نکالا جاتا ہے کہ جو کبھی بدل نہین سکتا۔ اگر مین آپ سے دریافت کرون کہ کل کیا دن ہوگا ایسی حالت مین کہ جب آج سوموار ہو تو آپ فوراً جواب دین گے کہ کل منگل ہوگا۔ لیکن آپ یہ نہین بتا سکتے ہین کہ میری چابیون کے گچھے مین کتنی چابیان ہین نہ یہ کہ میری جیب مین کتنا روپیہ ہے اور نہ یہ کہ میری گھڑی کس دھات کی بنی ہوئی ہے آیا وہ سونے کی ہے یا چاندی کی ہے یا کسی اور چیز کی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جبکہ ہفتہ کے دنون کی نسبت ایک مقررہ قاعدہ ہے جس کے بموجب سوموار کے بعد ہمیشہ منگل ہوتا ہے ایسا کوئی قاعدہ قدرت کا یا انسان کا بنایا ہوا نہین ہے کہ ہمیشہ میرے گچھے مین اتنی اور اتنی ہی چابیان ہون۔ یا اتنے اور بے کم و کاست اتنے ہی روپیہ میری جیب مین ہر وقت ہون یا میری گھڑی ایک خاص دھات کی بنی ہوئی ہو اور کبھی کسی دوسری دھات کی نہین۔ اگر سوموار کے بعد منگل کے ہونے کی ترتیب مین ایک بھی استثنیٰ ہوا کرتا تو آپ یقین کے ساتھ یہ نہین کہہ سکتے کہ کل منگل ہوگا کیونکہ یہ ممکن ہے کہ کل استثنیٰ کی باری ہو جس صورت مین کل منگل نہین بلکہ کوئی اور دن ہوگا۔ ان مثالون سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہین کہ جہان کہین ایک مقرر قاعدہ ہے جس مین ایک بھی استثنیٰ نہین ہے صرف وہان ہی منطقی نتیجہ اُس قاعدہ کے مطابق نکالا جا سکتا ہے۔ اور ایسے قاعدہ کے خلاف یا ایسی صورت مین کہ جہان ایسا مقررہ اور کبھی نہ بدلنے والا قاعدہ نہین ہے کوئی منطقی نتیجہ نہین نکل سکتا ہے یہی ایک سیدھا قاعدہ منطق کا ہے جس کو ہر متنفس تھوڑا بہت جانتا ہے۔ اگر کسی کتاب دوسی مین اس چھوٹی سی بات کو بھی پیچیدگی مین ڈال دیا جائے تو یہ ماننا پڑے گا کہ وہ اپنے مقصد کے پورا کرنے مین ناکامیاب ہوئی۔ یہ اسی اصول کے استعمال کا نتیجہ ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (unconditional [illegible]) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] = [illegible]

[illegible] = [illegible]

[illegible]

[illegible] = [illegible]

[illegible]

اب البتہ ہم نتیجہ نکالنے کے مستحق ہین کہ

پس یہ دُھوان بھی آگ سے پیدا ہوا ہی۔

یہ سب اُلجھن جھنجھٹ اور پریشانی قدرتی منطق مین جس کو محض ایک مقررہ قاعدہ کی ضرورت ہے نہین اٹھانا پڑتی ہے۔ مین یہان آپ سے یہ کہنا مناسب سمجھتا ہون کہ حد اوسط (*Middle term*) مین کوئی خاص جادو کی شکتی نہین ہی کہ جس کی وجہ سے خواہ مخواہ وہ یوروپین منطق کی صحت کی گارنٹی کرے۔ وہ محض قدرتی اصول منطق کو بیان کرنے کا ایک دوسرا گڑ اُلجھن پیدا کرنے والا طریقہ ہے کیونکہ حد اوسط (*Middle term*) کو اسیوقت جامع کہتے ہین جبکہ اُس کا اطلاق جملہ حالتون مین ہو یعنی جب کہ اُس مین کوئی بھی استثنیٰ نہو۔ یوروپین منطق اس بات کے تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ منطقی نتیجہ مین ہمیشہ مَن کی طرف سے اس امر کی کوشش ہوتی ہے کہ اُن عام اصولون کو دریافت کرے کہ جن پر قدرت مین اشیاء و واقعات کا ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے اور اس کوشش مین کامیابی حاصل کرنے کے لئے من کو اُس واقفیت پر بھروسہ کرکے ابتدا کرنی پڑتی ہے جو اُس کو حاصل ہے۔ جب عام قانون تعلق معلوم ہوتا ہی اور خواہش یہ ہوتی ہے کہ کسی خاص شئے یا واقعہ کی نسبت واقفیت حاصل کی جائے تو اسوقت اُس طریقہ کو انومان (*Deduction*) کہتے ہین۔ لیکن جہان مدعا یہ ہی کہ واقعات مشاہدہ مین سے انکا ایک دوسرے سے عام تعلق نکالا یا قائم کیا جائے تو اُسوقت اُس طریق کو جو استعمال کیا جاتا ہے ترک (*induction*) کہتے ہین" (دیکھو *Banerjee's Hand Book of Deductive Logic* صفحات ١٠١ و ١٠٨)

یہی عام ضروری منطقی اصول ہی کہ جو عالمان مغربی کی کتب درسی مین پیچیدہ طریقون مین بیان کیا گیا ہی۔ پس اسمین تعجب ہی کیا ہی اگر کالج کے طلبا کا مغز بھی اسکے سمجھنے مین چکرا جائے۔

یہ امر بھی قابل توجہ ہی کہ مصنوعی مغربی منطق اپنے نتیجہ کی صحت کا ذمہ دار نہین ہی گو کہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] 4-1.

[illegible] -4

[illegible] -1

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پانچ قسم کے تعلقات منطق مین بہ نسبت دو باتون کا ہونا ممکن ہو وہ یہ ہین۔

(۱) علت و معلول۔

(۲) اگلا پچھلا۔

(۳) ایک ساتھ ہونے کا رشتہ۔

(۴) جزو و کل۔ اور

(۵) حلیہ۔

ان پانچ قسم کے تعلقات سے سات قسم کے نتیجے حسب ذیل نکلتے ہین۔

(۱) علت معلوم ہونے پر معلول کا علم۔ مثلاً

رسوئی خانہ مین گیلا ایندھن جل رہا ہے۔

∴ اس لیے رسوئی خانہ مین دھوان بھرا ہوا ہے۔

(۲) معلول کے معلوم ہونے پر علت کا علم۔ مثلاً

یہان دھوان ہو رہا ہے۔

∴ اس لیے یہان پر آگ موجود ہے۔

(۳) اگلا معلوم ہونے پر پچھلے کا گیان۔ مثلاً

سوموار کا اتوار کے بعد ہونا۔

(۴) پچھلا معلوم ہونے پر اگلے کا علم۔ مثلاً

بچپن جوانی اور بڑھاپے سے قبل ہوتا ہے۔

(۵) دو ایک ساتھ ہونے والی چیزون مین سے ایک کے موجود ہونے پر دوسرے کی موجودگی کا علم مثلاً

بڑھاپا اور تجربہ۔

(۶) کل کے معلوم ہونے پر جزو کا علم۔ مثلاً

اس جگہ پر کوئی ثمردار درخت نہین ہے۔

اس لئے یہان پر کوئی آم کا درخت نہین ہے۔

(۷) حلیہ (अभाव) کے معلوم ہونے پر اشیار کے متعلق گیان کا ہونا۔ مثلاً

اس کمرہ مین کوئی گھڑا نہین ہے۔

کیونکہ اُس کے حلیہ کی یہان کوئی شی موجود نہین ہی۔

یہ آخری شکل تعلق منطقی کی بظاہر غلط معلوم ہوتی ہی کیونکہ یہ نتیجہ کہ اس کمرہ مین کوئی گھڑا نہین ہی ایک امر مشاہدہ قیاس ہوسکتا ہی۔ مگر ایسی صورت مین ہکو یہ ماننا پڑیگا کہ آنکھ نیستی کو دیکھ سکتی ہی جو ایک لغویات ہے۔

بس یہی کل منطق ہی۔ اور یہ مین اور کہون گا کہ اس قدرتی منطق مین غلطی کے لئے کہین گنجایش نہین ہی بشرطیکہ ویاپتی (تعلق منطقی) کی جانچ ٹھیک ٹھیک اور سائینس کے اصول پر کیجائے ویاپتی کی صحت کی آخری جانچ شاستر سے کی جاتی ہے جو ایک ہمہ دان کامل اُستاد کا کلام ہی اور جو ماضی و حال و مستقبل تینون زمانون مین حقیقت کا ظاہر کرنیوالا ہی۔ اس لئے جہان ہماری ذاتی رائے عوام کے تجربہ اور مشاہدہ سے متفق ہی اور اُسکی تائید ایک ہمہ دان کامل اُستاد کے کلام سے بھی ہوتی ہی وہان کسی قسم کے شبہ یا شک کے لئے گنجایش نہین رہتی ہی۔ شاستر کا اصلی کام یہی ہی جو اس طرح پر ہمیشہ برقرار رہنے والے سچے اصولون کی ایک مستند [illegible] کے طور سے نہایت بیش قیمت ہونا چاہیئے۔

اب ہم ذرا دیر تامل کر کے یہان مختلف فرقون کے منطقی طریقون پر غور کرین گے۔ تحت کے چار طریقہ منطق کے مروج پائے گئے ہین۔

(۱) جین طریقہ۔

(۲) نیائے کا طریقہ۔

(۳) بودھون کا طریقہ۔

(۴) یورپ کا طریقہ جو ارسطو کے نام سے نامزد ہے۔

اس لکچر مین جو کچھ ہم نے منطق کے بارہ مین کہا ہے وہ جین طریقہ کے مطابق ہی۔ نیائے والے

نتیجہ کی صحت کو سہہ دھرمی (ہندات باہم جنس اشکال پر بھی کرتے ہین - جیسے کسی مقام پر شوئی
ہین دھوان دیکھا گیا تھا جہان آگ تھی - پہاڑ کی چوٹی پر اب دھوان دکھائی پڑتا ہے - اس لئے پہاڑ
کی چوٹی پر بھی آگ ہے - اس قسم کی دلیل کے اوپر بنائے والے نتیجہ نکلتے ہین - یہان پر کسی
سچے اور سائنس کے اصول کے بموجب شدہ کی ہوئی ویاپتی کا تعلق نہین ہے - نتیجہ کسی
مقررہ اور کبھی نہ بدلنے والے قاعدہ کی تقویت پر نہین نکالا جاتا ہے بلکہ محض ایک سہہ دھرمی
مثال کی تقویت پر - مغالطے بھی جن کے بچانے کی ہدایت کی گئی ہے علمی حد تک نیائے منطق
کو نہین پہنچاتے ہین - یہ مغالطے تعداد مین پانچ ہین اور حسب ذیل ہین -

(۱) بکھر جاتی - جسکا مفہوم یہ ہی کہ علامت دلیل کبھی تو نتیجہ مین پائی جاتی ہے اور کبھی اُس کے
مخالف مین جیسے شبد انیتہ ہی کیونکہ وہ دکھائی نہین دیتا - یہان نہ دکھائی
پڑنیکی صفت بعض نیتہ چیزون مین بھی ہے جیسے روح آکاش وغیرہ اور انیتہ
مین بھی جیسے سوکشم شریر وہوا وغیرہ

(۲) مخالف - جو نتیجہ کی تردید کرتی ہے - مثلاً
گھڑا ایک بنی ہوئی شئی ہی -
کیونکہ وہ نیتہ ہی -

(۳) نتیجہ بقابل دلیل - مثلاً
شبد انیتہ ہے -
کیونکہ اسمین ستّا (وجود یا ہستی) نہین ہی -

(۴) غیر ثابت یعنی جس کا وجود خود ہی ثبوت کا محتاج ہو - مثلاً
سایہ جوہر ہی -
کیونکہ وہ متحرک ہی -
(یہان یہ بیان کہ سایہ خود متحرک ہی محتاج ثبوت ہے)

(۵) بے وقتی یعنی جس کا اطلاق ایسے موقع پر کیا جائے کہ جو وقت کے لحاظ سے مناسبت نہ رکھتا ہو۔ مثلاً

شبد نیتہ ہی۔

کیونکہ مثل رنگ کے دو چھونے سے پیدا ہوتا ہے۔

اس آخری دلیل کی تشریح اس طور پر ہی کہ جیسے لمپ کی روشنی کے چیزون پر پڑنے سے اُنکے رنگ دکھائی دیتے ہین اسی طرح پر ڈھول کو لکڑی سے بجانے سے شبد پیدا ہوتا ہی پس دونون صورتون مین دو چیزون کا ملاپ اتپتی کا باعث ہی۔ پہلی صورت مین روشنی اور چیزون کے ملنے سے انکا رنگ ظاہر ہوتا ہی اور دوسری مین ڈھول اور ڈھول بجانے کی لکڑی کے ملاپ سے شبد۔ مگر چونکہ لمپ کی روشنی چیزون پر پڑکر ان کے رنگ کا پرکاشش کراتی ہے نہ کہ رنگ کو خود پیدا کرتی ہی اسیطرح پر تمثیل کی دلیل مین بھی نتیجہ نکالا گیا ہی کہ شبد بھی نیتہ ہے۔ ڈھول اور اُس کے بجانے کی لکڑی کے ملاپ سے پیدا نہین ہوا ہے اس دلیل مین مغالطہ یہ ہے کہ شبد اور رنگ دراصل دو مختلف اوقات والی اشیا ہین۔ پہلی محض اسیوقت پیدا ہوتی ہے جب ڈھول بجایا جائے اور دوسری روشنی کے چیزون پر پڑنے سے پیدا نہین ہوتی ہی بلکہ اُس کے قبل سے موجود ہوتی ہے۔ ایسی مختلف اوقات والی چیزون مین منطقی مشابہت کا ڈھونڈھنا ہی مغالطہ ہے۔

نیائے منطق کے مغالطون کا بیان اب ختم ہوا۔ مگر یہ صاف ظاہر ہے کہ انکی مدد سے بھی کوئی سچا منطقی تعلق نیائے والے قائم نہین کرپاتے ہین۔ جین مت کے طریقہ اور نیائے کے طریقہ مین خاص فرق اس امر کا ہی کہ نیائے والے تو ہمیشہ ہمذات یا ہم جنس مثال سے نتیجہ نکالنا روا سمجھتے ہین سوائے اُن حالتون کے کہ جن کا تذکرہ مغالطہ کے بیان مین کیا گیا ہی مگر جینی لوگ صرف اُسی موقع پر منطقی نتیجہ نکالین گے کہ جب وہ اُس کو کسی سچے تعلق (ویاپتی) پر قائم کرسکتے ہین۔ تحت کی مثال مین نیائے منطق کی سب ضروریات کا لحاظ رکھا گیا ہے

(۳) کمرو پکشس مین نہ طے۔

مفصلہ ذیل سلسلہ تقریرین۔

الف۔ اس سامنے والے پہاڑکی چوٹی پرآگ ہو۔

ب۔ کیونکہ اُس پر دھوان ہے۔

ج۔ مثل رسوئی کے۔

د۔ اور برخلاف جھیل کے۔

ہ۔ پس اس لیے سامنے والے پہاڑکی چوٹی پرآگ ہو۔

سامنے والے پہاڑکی چوٹی پکشس (وہ مقام جہان پر کہ نتیجۂ اس تقریرین آگ) ہے سابق کی دیکھی ہوئی رسوئی سپکشس (س = مثل + پکشس یعنی پکشس کی طرح کا سابق کا دیکھا ہوا مقام) ہے اور جھیل وپکشس (و = مخالف + پکشس) ہے جیسیں نہ دھوان ہے اور نہ آگ ہے لیکن گوکہ یہ تینون باتین زید کے پیدا ہونے والے بچّہ کی تمثیل مین لحاظ کی گئی ہین تاہم یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ وہ بدمعاشں بودھون کے منطقی دعوے کو اس بات سے خفا ہوکر کہ اُس کی تذکیر اور تانیث اُس کی ہستی کے شروع ہی مین انہون نے معرض بحث کردی باطل نہین کردے گا۔

یورومین منطق بھی ناکافی پایا جاتا ہے کیونکہ اُس کا سلسلہ دلیل صرف مصنوعی وخلاف قدرت ہی نہین ہے جیسا کہ اب صاف عیان ہوگیا ہوگا بلکہ اُس کا کوئی سروکار دریافت حقیقت سے نہین ہے۔ وہ صحیح علم منطق ہونیکی نسبت زیادہ تر علم تعبیر سے مشابہت رکھتا ہے۔

بلاشبہہ وہ نیائے اور بودھون کی منطق کی نسبت زیادہ صحت رکھتا ہے لیکن اُس کا کام محض منطقی جملون کے مفہوم کی تعبیر پر محدود ہے تاکہ اُنمین اور نتیجہ مین اصطلاحی مطابقت قائم رہے۔ ہم اس بات کو ماننے کے لیے تیار ہین کہ اس اصطلاحی مطابقت

[illegible]

اس قدرتی منطق سے اعلےٰ ترین فائدہ قدرت پر پورے طور سے حاوی ہونا ہے کہ جس سے اعلےٰ سے اعلےٰ انسانی مقاصد پورے ہو سکین - قوم انسان کے لئے وہ روز بہت مبارک ہوگا جس دن یہ قدرتی منطق مدرسہ مین لڑکے لڑکیون کو پڑھایا جاوے گا اور مین اُمید کرتا ہون کہ پرائمری سکولون مین بھی کسی سادہ طریقہ پر شروع کرایا جائے گا -

یہان پر بیان منطق ختم ہوتا ہے جس کے سمجھنے مین مجھے یقین ہے کہ پون گھنٹہ سے زیادہ نہین لگا -

اب مین قسم بندی کے بارہ مین چند الفاظ لکھون گا جس کا مطلب چیزون کو اُنکے خواص کے بموجب مختلف اقسام مین منقسم کرنا ہے - خاصیت کی دو صورتین ہین یا تو وہ ایسی صفت کسی شی کی ہو جو اُس سے کبھی علیحدہ نہ ہو سکے مثلاً جیسے گرمی آگ سے کبھی الگ نہین ہو سکتی یا وہ جو علیحدہ ہو سکے جیسے داڑھی جو انسان کے شکل آتی ہے اور علیحدہ بھی ہو سکتی ہو - اصل خاصیت اسکو کہتے ہین جو اپنے کلاس کے ہر ممبر مین پائی جائے مگر اُس کے باہر اور کسی چیز مین نہ پائی جائے -

میٹافزکس یعنے فلسفہ کا دوسرا مددگار علم التجزیہ (analysis) ہو جس سے ہم کسی مرکب شی یا خیال کے اجزا کا حال دریافت کر سکتے ہین - اور آخری مددگار فلسفہ کا نے واو یعنے لحاظ نسبتی ہو جسکی اہمیت اس بات کی مستحق ہے کہ اس کا ذکر کچھ تفصیل बिसतार کے ساتھ کیا جاوے - اس کے بارہ مین یہ کہنا صحیح ہے کہ جس قدر جھگڑے اور غلط فہمیان انسانون مین آپس مین مذہب اور فلسفہ کے متعلق ہوئے ہین وہ سب اس کے اصولون کی ناواقفیت کا نتیجہ ہین - لفظی معنون مین نے واد سے مراد لحاظ نسبتی سے ہو اور فلسفہ مین کسی امر یا تجویز پر عمارت بناتے وقت اس اَمر کا لحاظ رکھنے سے ہو کہ وہ امر یا تجویز کس پہلو کو لئے ہوئے ہو - اگر ایسا نہ کیا جاوے گا تو فلسفہ کی عمارت ٹیڑھی بنے گی - مثال کے طور پر ہم دیکھتے ہین کہ مادہ کی تمام اشیاء مادی بدلتی رہتی ہین اور ٹوٹ پھوٹ کر نا شش ہوتی رہتی ہین - لیکن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس کے لئے ہمکو زیادہ عمدہ اور موزون موقع بعد کو ملے گا - یہان تو صرف اتنا کہنا ضروری ہے کہ شاستر کا اصلی کام ہمکو ٹھیک ٹھیک علم کا سکھانا ہو تاکہ ہم تجربہ پر عمل کر کے اپنے اصلی مقاصد کو حاصل کرسکین - اس حد تک ہر شاستر جو سچے گرو کا کہا ہوا ہے قیمتی ہے جیسے پہلے بھی کہا گیا ہے وہ ایک ہمہ دان ماضی و مستقبل و حال کے سب امور و تعلقات کے جاننے والے اوستاد کا کلام ہے اور منطقی تعلق (ویاپتی) کی سچی اور آخری کسوٹی ہے - حتی کہ جو امر کہ سچ [illegible] والے شاستر کے خلاف ہے وہ ضرور غلطی اور پریشانی اور ٹھوکر کھلانے کا باعث ہوگا -

یہان پر آج شام کا مضمون ختم ہوتا ہے اور ہم بھی آج یہین پر رک جائین گے -

جیسے ہم ایک سونے کی سلاخ کو کٹھالی میں گلاتے ہیں تو سلاخ پن کا ناش ہوتا ہو اور رقیق حالت کی ابتدا ہوتی ہے اور سونے کا بحیثیت سونے کے قیام رہتا ہے۔ یہی تین قسم کا کام جوہر کا ہے۔ ہم یہ کہنے کے مجاز بھی نہیں ہیں کہ سلاخ پن کا ناش اور رقیق حالت کی ابتدا ایک ہی وقت میں نہیں ہوتی کیونکہ ان میں کوئی درمیانی حالت نہیں ہے۔ یعنی رقیق پن میں تبدیل ہونا ہی سلاخ پن کے ٹوٹنے کی صورت ہے۔ اگر آپ نے سونے کی ان دونوں حالتوں میں وقفہ مانا تو آپ یہ کہنے کے لیے مجبور ہوں گے کہ سلاخ پن کے ناش ہونے پر سونے کی اولاً کوئی شکل یا صورت قائم نہیں رہی اور بعد میں اُس کا رقیق پن بھی قطعی نیستی صورت (یا عدم) سے ظہور میں آیا۔ لیکن یہ بالکل بیہودہ ہوگا کیونکہ اشیاء کا وجود بغیر کسی شکل کے قیام میں نہیں آسکتا ہے۔

دُنیا میں دو خاص قسم کے جوہر پائے جاتے ہیں ایک جاندار اور دوسرے بے جان۔ اوّل الذکر ان میں سے وہ ہے جس کی صفت زندگی یا ادراک (Consciousness) ہے۔ اور دوسرے وہ جو بے جان ہیں جیسے مادہ۔ ان کے اصطلاحی نام جیو (زندہ) اور اجیو (بے جان) ہیں۔ ہم انکو رُوح اور غیر روح بھی کہہ سکتے ہیں۔ مروج سائنس روحانی جوہر کی ہستی سے منکر ہے اور ادراک کو مادہ کی صفت مانتا ہے۔ لیکن ماہران سائنس کو ابتدا و زندگی کے حل کرنے میں بڑی مشکلیں پڑتی ہیں اور وہ لوگ زندگی کے اس دُنیا میں پہلی مرتبہ نمودار ہونیکے بارہ میں عجیب و غریب رائیں لگایا کرتے ہیں۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ زندگی کا انش یا تخم اوّلاً کرہ ارض پر کسی دوسرے سیارہ سے گرا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ خود رُو ہے۔ اور بھی اس قسم کی رائیں ہیں جو لوگوں نے زندگی کے بارہ میں قائم کی ہیں۔ ہم سب سے پہلے اُس خیال کی جانچ کریں گے جو ادراک کے ایک ابتدائی انش کا مادہ کے ہر ذرہ میں قائم کرتا ہے۔ یہ قیاس کیا گیا ہے کہ یہ ابتدائی ادراک کا انش بتدریج بڑھتا ہے۔ کینٹ (Kant) اور شوپن ہوار (Schopen hauer) ٹنڈل (Tyndall)

جیسے نامی گرامی عقلمندون کا تیز اور زبردست فہم بن گیا اور اس سے بھی زیادہ ترقی کر سکتا ہے۔ اس خیال کے مطابق ادراک کی اعلے اعلے صورتین ابتدائی انفس کی خدمت سے حاصل ہوتی ہین۔ لیکن یہ محض قیاس ہی قیاس ہو اور اسکا دار و مدار دو قسم کے امور مشاہدہ اور ایک قسم کے مذہبی مغالطہ پر ہی۔ امور مشاہدہ یہ ہین (۱) یہ کہ مادہ کا اثر ادراک کے خلق پر ہوتا ہی اور (۲) یہ کہ تمام جانورون مین ایک ہی قسم کے عقلی قوا نہین پائے جاتے ہین۔ اور مغالطہ یہ ہی کہ روح تغیر و تبدل حالات سے آزاد ہی یعنی روح ہمیشہ اور ہر موقع پر ایک ہی حالت مین قائم رہتی ہے۔ امور مشاہدہ کے خلاف مجھے کچھ نہین کہنا ہے۔ وہ پورے طور سے ثابت ہین اور اُنکی تردید نہین ہو سکتی ہے۔ سچ تو یون ہے جیسا ہم دیکھین گے کہ سائنس مذہب نے بھی اُنکا پورا لحاظ مدنظر رکھا ہے۔ مغالطہ کا اظہار ہیکل صاحب کی مشہور و معروف *The Riddle of the Universe* نامی کتاب مین اسطور پر پایا جاتا ہے۔

اِن ہی قسم کے واقعات سے یہ ثابت ہی کہ انسان کا ادراک اور اُس کے نزدیک ترین دودھ پلانے والے جانورون کا ادراک بھی تبدیل ہونے والی شی ہی۔ اور یہ کہ اُسکی قوت اندرونی اور بیرونی اسباب سے مثلاً خون کے دورہ وغیرہ اور بھیجے کی چوٹ مُسکر وغیرہ کے استعمال سے اُولتی بدلتی رہتی ہے۔ زندہ اجسام مین ادراک کی نشو و نما اس بات کو بخوبی ظاہر کرتی ہے کہ روح کوئی بے وجود شی نہین ہی بلکہ بھیجے کا ایک مادی ظہور ہے اور اس لیئے وہ جوہر کے متعلق جو قانون ہے اُس سے مستثنیٰ نہین ہی۔"

اصلیت یہ ہی کہ سائنس مذہب نے کبھی روح کو ایک بے وجود شی نہین مانا ہی گو کہ ہیکل صاحب اس کے خلاف سمجھتے ہین اور نہ یہ کبھی مانا ہو کہ اُسپر مادہ کا اثر نہین پڑتا ہے۔ مگر یورپین ماہران سائنس کو جس خیال سے مقابلہ پڑا وہ حقیقی مذہب کی اصل رائے نہ تھی بلکہ خالق پرستی کا ایک مبہم مغالطہ تھا جس کے بموجب روح ایک بے وجود اور کبھی نہ بدلنے والی شی ہے۔ اس وجہ سے ہم ماہران سائنس کے روح کے وجود سے انکار کو غلطی انکار نہین سمجھتے ہین

کیونکہ واقعی ہین سچی تعلیم مذہب پر غور کرنے کا انکو کبھی موقع ہی نہین ملا ہے۔

سچی تسلیم مذہب کے بموجب روح اور مادّہ دونون جوہر ہین جنہین بعض خواص یکسان ہین مگر ادراک نہین - ادراک روحانی جوہر کی مخصوص صفت ہی جو کوئی بے وجود شی نہین ہی البتہ وہ غیر مادّی ہو یعنی مادّہ کی بنی ہوئی نہین ہے - روح اور مادّہ دونون بعض بعض صورتون مین ایک دوسرے پر اثر ڈالتے ہین مثلاً محض قوت خیال سے بیار کو اچھا کر دینا اور ادراک کی تیزی کا بعض جڑی بوٹیون اور دوائون کے استعمال سے کم و بیش ہونا وغیرہ - روح اور مادّہ کے ملنے سے روح کے اصلی قوا اور احساس بند اور زائل ہو جاتے ہین اس لیئے نروان کا بے کم وکاست یہی مفہوم ہی کہ روح کی خرابی پیدا کرنے والے مادّہ سے بالکل علحدگی ہو جائے - بڑی سے بڑی حالت مین مادّہ کے اثر سے روح کا ادراک قریب قریب معدوم ہو جاتا ہی اور اُس وقت مین وہ صرف سپرشش (لمس) کے ہی قابل رہ جاتی ہے۔

روح کی مذکورہ بالا تعریف مین جو جین سدھانت سے لی گئی ہی یہ صاف طور سے مانا گیا ہی کہ ادراک مادّہ سے موثر ہوتا ہے - اس لیئے جو سوال کہ اب مذہب اور سائنس کے درمیان پیدا ہوتا ہے وہ یہ نہین ہے کہ آیا انسان یا جانورون کے جسم مین کوئی بے وجود کبھی نہ بدلنے والی شی ہی یا نہین بلکہ یہ ہی کہ آیا قوت ادراک مادّہ کے ذرّون کا کرتب ہی یا ایک دوسری قسم کے جوہر کا جس کا مادّہ سے تعلق ہو جاتا ہی مگر جو در اصل مادّہ نہین ہے۔

اب اگر احساس مادّہ کے ذرّہ کی خاصیت مانی جائے تو انسان کی اعلیٰ فہم اور روشن ضمیری وغیرہ کی عجیب و غریب قوتین اس ابتدائی احساس کی تیز تر یا شدید تر حالتین ہونگی - لیکن ہمارے سامنے تیزی یا شدّت کا معاملہ نہین ہی۔

اونچی سے اونچی اور نیچی سے نیچی اشکال ادراک مین جو فرق ہی وہ مقدار کا فرق نہین ہی بلکہ قسم کا فرق ہی کیونکہ کٹر سے کٹر مادّہ پرست لوگون نے ذرّہ کے احساس مین

سونگھنا- دیکھنا اور سننا نہین مانا ہے اور یہ اسیطرح بھی قیاس مین نہین آتا کہ یہ قوتین (سونگھنا
دیکھنا سننا) محض تیزی یا تشدید کے طور پر قوت لامسہ مین سے جو مادہ کے ایک ذرہ مین مانی
گئی ہو نکل سکتی ہین- محض چھونے کی قوت اور ان اعلےٰ درجہ کے ادراک کی کارگذاریون جیسے
تجویز اور ارادہ کے درمیان اتنا بڑا فرق ہے کہ اسکو ہم صرف لفظی اصطلاحون یا جلون سے رفع
نہین کر سکتے ہین اور وہ اس بات کو مانے گا ہو کہ تیزی اور تشدید کے مسئلہ کی نسبت
کوئی زیادہ معقول تشریح اُسکی کیجاوے- اس بات کی تائید مین کہ چھونے کی طاقت مین
روشن ضمیری یا منطقی دلیل نکل سکتی ہے ہمارے پاس ابھی شہادت نہین ہے اور یہ قطعی ناممکن ہے کہ
ایک کینٹ (Kant) یا شوپن ہوار (Schopenhauer) جیسے بڑے
آدمیون کے فہم کو محض ایک چھونے کی حس کو ہزار گنا دس لاکھ گنا یا سنکھ ادب گنا کرنے
سے بنا سکین-

علاوہ اس کے مادہ کے ایک ذرہ سے جو چیز وابستہ ہو وہ اس سے کبھی علٰحدہ
نہین ہو سکتی ہو کیونکہ ذرہ کو ہم توڑ پھوڑ نہین سکتے ہین اور نہ اُس کے کوئی ایسے اجزا یا اَنش
ہین جو اُس سے علٰحدہ ہو سکین- ذرہ مین مانے ہوئے ادراک کا تیز کرنا بالکل ہی ناممکن ہی
کیونکہ کوئی ذرہ اپنے مین کوئی ایسی منتقل ہونے والی صفت نہین رکھتا ہے کہ جسکو وہ کسی
اپنے بھائی یا بہن کو ہبہ کر سکے اور نہ ایسا ہی اپنے ادراک کو اپنے کسی حاجت مند بھائی کو
دے سکتا ہی کیونکہ ادراک مادہ- حافظہ- تجزیہ اور بالفاظ مثل دنیاوی چیزون کے منتقل ہونیوالی
اشیاء نہین ہین-

پس ہم دیکھتے ہین کہ یہ ثابت ہے کہ مادہ کے ذرون مین ادراک کا ابتدائی اَنش
ہے جو بتدریج بڑھتے بڑھتے تیز ہو کر ایک مسیح یا اعلےٰ فلاسفر کی جامع روح بن سکتی ہے
واقعات کے انکشاف کرنے کے لیے قطعی کافی ہے اور مانا نہین جا سکتا ہی- لیکن مادہ پرستون
کا ابھی ایک قیاس اور باقی ہے جسکی بنا پر وہ ادراک کے وجود کی تشریح کرتے ہین- اب ایک

دوسرا فرقہ مادّہ پرستون کا ہکویہ بتاتا ہے کہ ادراک بھیجے سے پیدا ہوتا ہے۔ ادراک کے روح کی صفت ہونیکے خلاف اپنی بحث کوختم کرتے وقت جینا کی یونیورسٹی کے پرفیسر ارنسٹ ہیکل صاحب ایسا لکھتے ہین۔

"اس امر سے کہ ادراک مثل دیگر من کی صفتون کے بعض بعض اعضار کے بڑھنے پر موقوف ہی اور اس امر سے کہ وہ بچے ہین ان اعضار کے نشوونما کی مناسبت مین نایان ہوتا ہے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہین کہ جانورون مین وہ تاریخی طور سے پیدا ہوا ہے"

لیکن یہ محض وہم ہی کوئی منطقی نتیجہ نہین ہے جو کسی مستند ویاپتی پر قائم ہو۔ اور اس امر سے آپ پہلے ہی واقف ہو چکے ہین کہ ویاپتی (تعلق منطقی) کے بغیر سچا نتیجہ نہین نکل سکتا ہی۔ ہیکل صاحب کا دل خود اُن کو اس بیان کی کمزوری ماننے پر مجبور کرتا ہی کیونکہ وہ فوراً ہی یہ بھی لکھتے ہین۔

"تاہم گوکہ ہم ادراک کے اسطور سے بتدریج پیدا ہونے کے کتنے ہی قائل کیون نہ ہون بدقسمتی سے ہم ابھی اپنے تئین اُس حالت مین نہین پاتے ہین کہ اس بات کی زیادہ تشریح کرین یا اُس کے ثابت یا صاف کرنے کے لئے مخصوص رائے قائم کرین"

واہ کیا عمدہ قیاس ہی امر واقع ابھی مخصوص طور سے صاف نہین ہوا ہے اور اُسپر بھی ہم اُس کے قایل بیٹھے ہین۔ ادراک بھیجے سے پیدا ہوتا ہے یہ کہا جاتا ہی لیکن بھیجے نے اس کو خود کہان سے حاصل کیا۔ کیا یہ اُس فرضی ابتدائی انش مین سے نکلتا ہی جو مادّہ کے ذرّون مین شل ایک بتدی روحانی جزو کے مانا گیا ہے اور جسکی تردید اس سے پہلے ہو چکی ہے۔ ہیکل صاحب خود مادّی ذرّہ کی روحانیت کے خلاف ہین جیسا کہ انھون نے اپنی کتاب دی رڈل اوف دی یونیورس (Riddle of the Universe) کے دسوین بلبین

مادّہ کی اسطور پر تعریف کی ہی وہ جزوی علم رکھنے والے تھے۔ وہ ماہران علم زندگی (biology) نہ تھے...... انکا علم حرکات کی واقفیت تھی۔ زندگی کا علم نہ تھا...... آئیے ہم اس امر پر موّدبانہ غور کرین۔ مادّہ سے طلاق پاکر زندگی کہان ہے۔ ہمارا اعتقاد کچھ ہی کے ہمارا علم دونون کو علحدٗہ نہ ہونے والے طور سے جڑا ہوا بتاتا ہے۔ ہماری ہر وقت کی غذا اور ہر ایک آبخورہ پانی کا جو ہم پیتے ہین۔ مادّہ کا من پر خفیہ طور سے اثر پڑنا ثابت کرتے ہین"

بدقسمتی سے ٹنڈیل کو صرف اپنے زمانہ کی روح کے متعلق غلط فہمیان ہی معلوم تھین۔ اسکو یہ نہین معلوم تھا کہ ایک غیر نجات شدہ روح مادّہ کے ملاپ سے مستثنیٰ اور اُسکے اثر سے آزاد نہین ہوتی ہی۔ اور نہ یہ اُسکو معلوم تھا کہ نجات شدہ ارواح نروان مین داخل ہونے سے کہ جس کا موجودہ سائینس کو وہم اور گمان تک نہین ہی اُس سائینس کی حد کے بالکل باہر ہو جاتی ہین۔ اس لئے ٹنڈیل کو یا اُس کے پہلے یا بعد مین اُس کے کسی اور سائینسدان بھائی کو یہ خیال نہین آیا کہ مادّے اور من کا آپس کا تعلق روح کے وجود کی کسی حالت مین تردید نہین کرتا ہے اور جب وہ اُسکی تردید ہی نہین کرتا ہے تو اُس کے وجود کا قطعی غارت کرنیوالا کسی حالت مین ہو ہی نہین سکتا ہی کیونکہ ادراک کا بھیجے کی نشوونما کے اوپر منحصر ہونا صرف اس ہی وجہ سے نہین ہو سکتا ہی کہ بھیجا اسکو پیدا کرے بلکہ اور وجوہات سے بھی جیسا کہ پروفیسر ولیم جیمز نے جو ایک مشہور اور معروف ماہر علم من ہین بتایا ہے۔ یہ ضروری نہین ہے کہ ادراک بھیجے سے پیدا ہوا ہو بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ ادراک کے ظاہر ہونے کا بھیجا ذریعہ یا آلہ ہو۔ موجودہ سائینس نے ان مختلف ممکنات کے اوپر کبھی غور نہین کیا ہے اور اس لئے یہ نہین کہا جا سکتا ہے کہ وہ باطل ثابت ہوئے ہین۔ پس جب موجودہ سائینس کے بعض سرا ہنے والے یہ یقین کر لیتے ہین کہ اُس نے روح کو محض ایک گمان یا خیال ثابت کر دیا ہے تو وہ اُن قیاسی نتائج پر فریفتہ ہو جاتے ہین جو درحقیقت کبھی زیر تنقیح بھی نہین ہوئے ہین۔ اصلیت یہ ہی کہ حال کے محققین نے کبھی اس امر کی کوشش نہین

کی ہو کہ روح اور مادّہ کے اوصاف کو ٹھیک ٹھیک طور سے دریافت کرین اور اسوجہ سے ایک کو دوسرے سے تمیز کرنے کے قابل نہین ہین۔ ادراک کی خاص علامتون کی جستجو ہر شخص کو اس امر کا قایل کردیگی کہ وہ کوئی بھیجے سے پیدا ہونیوالی شی نہین ہی خواہ اُس کا بھیجے سے کتنا ہی گہرا تعلق کیون نہ پایا جائے کیونکہ جیسا ہم ابھی دیکھین گے ادراک مین

(۱) متنفس پن

(۲) چیتن یعنی صاحب من ہونے کی صفت۔ اور

(۳) لافانی ہونا

پائے جاتے ہین جبکہ بھیجا

(۱) مرکب۔

(۲) اچیتن یعنے چیتن پن سے بے بہرہ۔ اور

(۳) فانی۔

ہے۔

ہیکل اور اُس کے دوست ادراک کو ایسا سمجھتے ہین کہ گویا اُس کا اطلاق صرف انسان کی اور بعض اُونچے درجہ کے جانورون کی زیادہ روشن تمیز پر ہی ہو اور اسمین اُن نیچے درجہ کے احساس کو شامل نہین کرتے ہین جیسے دُکھ کہ جسکو سب جاندار محسوس کرتے ہین یا صدمہ جس کو کہ پودے اور درخت بھی محسوس کرتے ہین جیساکہ ہندوستان کے مشہور و معروف پروفیسر علم طبعی سر جگدیش چندر بوس نے حال مین علمی طریقہ کی پوری صحت کیساتھ ثابت کیا ہی۔ ہیکل صاحب کی رڈل اوف دی یونیورس (*The Riddle of the Universe*) مین سے مفصلہ ذیل مضمون مادّہ پرستون کے عقیدہ کو بہت صاف طور سے ظاہر کرتا ہی۔

جیساکہ ہر شخص کو معلوم ہے نئے پیدا ہوئے بچّہ کے ادراک نہین ہوتا ہی۔ پریر صاحب (*Preyer*) نے اس بات کو ثابت کردیا ہے کہ ادراک بچّہ مین

جب وہ بولنے لگتا ہے اُس کے بعد ظاہر ہوتا ہی- ایک عرصہ دراز تک
بچہ اپنا تذکرہ غائب ضمیر مین کرتا ہے- اُس خاص موقع پر جبکہ بچہ لفظ مین پہلی
مرتبہ اپنے لیے استعمال کرتا ہے یعنے جبکہ اپنی ذات کا احساس صاف ہو جاتا ہے
اُسوقت اپنی ذات کے علم کی اور غیر ذات کی مخالفت کی ابتدا ہوتی ہی"

اِس مضمون مین جن امور کے نیچے مین نے لکیر کھینچ دی ہی وہ اہم ہین- یہ بیان
بالکل حیرت انگیز ہے خاص کر کہ جب ہم جانتے ہین کہ یہ ایک ایسے شخص کا بیان ہے جو
بہت ٹھیک ٹھیک اور صحت کے ساتھ خیال کرنے کا عادی ہے- اگر نئے پیدا ہوئے بچہ
کے ادراک نہین ہوتا ہی تو اُس تکلیف کو جس کا اظہار پیدا ہوتے وقت کی بچہ کی چیخ سے
ہوتا ہے کون محسوس کرتا ہے- اگر ادراک بچہ کی قوت گویائی کے حاصل کرنیکے بعد نمایان
ہوتا ہی تو بچہ کی محبت اور نفرتون کا جو اسمین قوت گویائی کے قبل بھی پائی جاتی ہین کیا سبب
ہے- اور یہ دلیل کہ بچہ بہت عرصہ تک اپنا تذکرہ ضمیر غائب مین کرتا ہی مباحثہ کو بالکل ہی لغویت
کی حد تک پہنچا دیتی ہے- کیا اسکا یہ مفہوم ہی کہ بچہ اپنے دکھ سکھ کو بھی ضمیر غائب مین محسوس
کرتا ہے گویا کسی دوسرے شخص کی حالتون کا تماشائی ہی-

ہمکو چاہیئے کہ ہم ایسے مغالطون اور نیم سچائی سے دھوکہ نہ کھائین- فہم
قیل وقال کی قوت اور گویائی ان سب کا وہی مخرج ہے جو دُکھ سُکھ کے احساس کا ہے-
سمجھ اور احساس ایک ہی شی کے دو مختلف کام ہین یعنی اُس قوت کے جو ہمکو ہماری حالتون
کا علم کراتی ہے- دوسرے الفاظ مین اپنی ذات سے آگاہی کرانے والی قوت کے- احساس
اور جذبہ ادراک کی شکلین ہین اور عقلی قیاسات اور الفاظ مین ظاہر ہونیوالے خیالات بھی
جنکو ہم علم کہتے ہین ادراک کی ہی صورتین ہین- دو مختلف قسم کے احساس یا ادراک دُنیا مین
نہین ہین- سمجھ ایک ہے خواہ اُس کا اظہار بے سوچے سمجھے ہو یا امتیاز کے ساتھ- اور ادراک
ہر جاندار مین برابر موجود رہتا ہی اور کبھی بالکل معدوم یا غارت نہین ہو جاتا ہی گو کہ اُسکا ظہور

[illegible]

پس کیا ایسا نہین ہوسکتا ہو کہ ادنا کل کے پتلے کی طرح کے افعال ایک
خوابیدہ قوت کا حوالہ دیتی ہون نہ کہ ایک ایسی چیز کی شروعات کا جو مدتون اور بتدریج
نشوونما پانے کی پیچیدگیون سے گذر کر بالآخر تمیز بن جاوے۔ اور کیا ایسا بھی نہین ہوسکتا ہو کہ
بھیجے کی نشوونما ایک اپنے کو ضبط کرنیوالے متنفس کی ضروریات کے لئے ہوتی ہو نہ کہ متنفس کو
گڑھنے یا ساخت کرنے کے لئے بمنزلہ ایک کارخانہ کے۔ یہ امر پُر معنی ہو کہ من کا اعلےٰ درجہ کا
کام یعنی امتیاز یا تجویز صرف ایسے ہی جاندار کرسکتے ہین جو اپنی کل کے پتلے کی سی حرکات کو
روک سکتے ہین یعنی جو اپنی حرکات کو روک کر غور کرنے کے لئے وقفہ نکال سکتے ہین۔ اس لئے
بھیجے کی ضرورت صرف اُنھین جاندارون کے لئے ہی جو اپنی حرکات کے تحریک کرنیوالے اسباب
یعنی خواہشات پر تھوڑا بہت غالب ہوگئے ہون۔

جیسا کہ عام طور سے معلوم ہو ایسے بہت سے عقلمند مردوزن اس دُنیا مین پائے
جاتے ہین جو بعض بعض موقعون پر اپنی قوت تمیز کو بالکل استعمال ہی نہین کرسکتے ہین خاص کر
جبکہ کوئی زبردست ترغیب انکے سامنے موجود ہو۔ ایسی صورت مین وہ بہت سے ایسے افعال
کے مرتکب ہوجاتے ہین جنکے لئے وہ بعد مین اطمینان سے بچار کرنے پر نادم ہوتے ہین۔ مجھے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان موقعون پر تمیز اور جذبہ مین مخالفت ہوجاتی ہے اور جذبہ کی تھوڑی دیر
کے لئے فتح ہوجاتی ہو۔ اگر تمیز کو بھیجے کا کرتب مانا جائے تو تمیز کا اسطور پر مغلوب ہونا مشکل سے
قیاس مین آتا ہے جبکہ بھیجا برابر اپنا کام کرتا رہے اور متنفس کو اسوقت بھی جبکہ جذبہ غالب
ہوتا ہو اور اُس کے بعد بھی بناتا رہے۔ برعکس اس کے ہر چیز صاف طور سے سمجھ مین آجاتی
ہے اگر یہ مان لیا جائے کہ متنفس اپنے ساتھ موجودہ زندگی سے پہلے کی قوتین ومیلان خاطر
جنھون نے کہین اور نشوونما پائی ہے لاتا ہے اور یہ کہ اُس کا مال کا جسم ان قوتون اور میلان
خاطر کی وجہ یا ذریعہ سے بنا ہو۔ ایسی صورت مین بھیجا امتیاز کا آلہ ٹھہرتا ہے جو ایک ایسے
متنفس کے استعمال کے لئے بنا ہے جس نے اپنی خواہشات کو ایک حد تک قابو مین

کرلیا ہے اور اُسکا استعمال خود اُسکی حالتون (صحت-عمدگی وغیرہ) اور متنفس کے جذبون پر موقوف ہوگا - نئے پیدا ہوئے بچّہ کا اپنے وجود کو اپنے لئے یا کسی دوسرے کے لئے سمجھنے مین (یا بیان کرنے مین) قاصر رہنا ان مشکلات کا نتیجہ ہوگا جو ایک نئے اور بیحد نازک آلہ کو استعمال کرتے وقت پائی جاتی ہین جبکہ ایک ہوشمند مجرم کا اپنی دماغی طاقت کا استعمال نہ کرنا اسوجہ سے ہوگا کہ وہ اپنی خواہشات کو مغلوب نہین کر پایا ہے۔

لیکن ہم کو چاہیئے کہ اب ہم آتما کی زیادہ صاف الفاظ مین تعریف کرین۔

پہلی چیز جو ادراک کے متعلق غور طلب ہی وہ یہ ہے کہ وہ متنفس ہے - یہ بمنزلہ اس کہنے کے ہی کہ ہر شخص اپنے سے مثل اپنے ہی کے نہ کسی غیر کے آگاہی رکھتا ہی خواہ وہ تعریف جو اُس کے من مین اُسکی ذات کی ہے مختلف اوقات پر مختلف اسباب سے کتنی ہی مختلف کیون نہو اسیطرح پر کوئی شخص اپنے تئین ایک سے زائد یا گروہ مردمان نہین جانتا ہے - ہماری خواہشات اور جذبات مین ایک طرف اور تمیز اور دور اندیشی مین دوسری طرف کتنی ہی مخالفت کیون نہو لیکن کوئی شخص کبھی اپنے تئین بطور ایک کمپنی یا جماعت اشخاص کے کہ جہان پر معاملہ کا دارومدار کثرت رائے پر ہو نہین سمجھتا ہے - غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری آگاہی کا ذریعہ جسکو ہم ادراک کہتے ہین ایک باطنی جاننے والی روحانی حالت ہی جسکی نہایت موزون تعریف آگاہی کا احساس ہے حتیٰ کہ میرا کسی چیز کا علم اُس چیز کی موجودگی یا قربت کا احساس ہے - اسطور پر کسی چیز کی آگاہی ہونے مین مجھے اپنی ذات کی اور اُس چیز دونون کی ایک ہی وقت مین آگاہی ہونا ضروری ہی جس کسی شخص نے علم یا آگاہی کو ایک قسم کا احساس سمجھ پایا ہی اُسکو یہ امر بالکل صاف معلوم پڑے گا کیونکہ جاندار صرف اپنے ہی وجود یا اُس وجود کی حالتون کو ان تبدیلیات کے ساتھ جو انہین دوسرون کی قربت یا موجودگی سے پیدا ہوتی ہین محسوس کر سکتا ہے - یہ کہنا بالکل لغو ہوگا کہ مین دوسرے کے وجود کو تو محسوس کر سکتا ہون مگر اپنے کو نہین - دراصل دوسرے کے وجود کا علم میرے

کبھی اُس سے علحدہ نہین ہوتی یعنی وہان بھی نہین کہ جہان ادراک کا اظہار محض چھُونے کی طاقت پر محدود ہوگیا ہو۔ بلاشک اس نیچے درجہ کے ادراک کا ایک مادّی ذرّہ کے تعلق مین قیاس کرنا ممکن ہی لیکن ماہران سائینس کی ہی کثرت رائے اس کے خلاف ہی اور یہ بالکل غلط ثابت ہوتا ہی جیسا کہ پہلے ظاہر ہوچکا ہی اور جیسا آگے چل کر بھی دکھایا جائے گا۔ لیکن ادراک اگر مادّی ذرّہ کی خاصیت نہین ہی تو وہ بھیجے کا بھی کرتب نہین ہو سکتا ہی کیونکہ متنفس پن کی صفت کا انسانی یا حیوانی بھیجے مین سے جو خود اکمنڈ نہین ہی اور اس لئے متنفس پن نہین رکھتا ہی پیدا ہونا قیاس مین نہین آسکتا ہی۔ کیونکہ بھیجا مادّہ کے ذرّون سے بنا ہوا ہی اور ایک کمپنی کی طرح کے متنفس پن کے سوا اور کسی متنفس پن کا موصوف نہین ہو سکتا ہی یعنی اُسمین شخصیت اگر ہو سکتی ہی تو صرف ایک جماعت مردان کی طرح پر ہو سکتی ہی جو کسی معاملہ کے طے کرنے کے لئے اکٹھا کئے جائین۔ یہ مین تسلیم کرتا ہون کہ ہمارے خیالات ہماری اپنی ذات کی نسبت مختلف وجوہ مثلاً بیماری مسمریزم وغیرہ سے بدل سکتے ہین لیکن یہ کہنا وہی بات نہین ہی کہ ہمارا ادراک مثل ایک مینوسپل* کمشنرون کی جماعت کے ہی جو مینوسپلٹی کی کسی میٹنگ مین فراہم ہون۔ اگر بھیجے جیسی مرکب شے کسیوقت مین شخصیت کو پیدا کر سکتی ہی تو وہ صرف ایک مادّی ذرّہ کی شخصیت ہو سکتی ہی کیونکہ بھیجے مین اور کسی چیز مین شخصیت

* روح کے متنفس پن کے وصف پر اس امر کا کچھ بھی اثر نہین پڑتا ہی کہ بعض بعض زندہ اجسام مین ایک سے زیادہ جاندار پائے جاتے ہین۔ جیسا کہ جین مت بتاتا ہی قدرت مین دو قسم کے اجسام ہین یعنی ایک وہ کہ جنمین صرف ایک ہی روح ایک جسم مین پائی جائے اور دوسرے وہ جو مثل ارواح کے جتھے کے ہون۔ اینمین آخرالذکر کے عموماً معدہ یا کوئی اور عضو یا اعضائے جسمانی مشترک ہوتے ہین لیکن اور سب باتون مین ایک دوسرے سے بالکل علحدہ ہوتے ہین۔ مگر وہ آپسمین ملکر درحقیقت ایک متنفس روح کسیطور پر نہین بنتے ہین اور ان مین سے ایک یا زیادہ کا غارت ہونا سب کا غارت ہونا ہی۔ دو مثل اُن ہنگری کے ملک کے رہنے والی توام لڑکیون کے ہین جنمین سے ایک پہلے بلا دوسری بہن کی شخصیت کو کسی قسم کا زوال پہنچائیکے مرگئی گوکہ اُس دوسری نے بھی اپنے ایک ایسے قریبی عزیز کی وفات سے کہ جو اُسکے زیرین جسم کو اُسکے ساتھ شترکًا اپنا جسم بنائے ہوئے تھی بہت کچھ جسمانی اور روحانی صدمہ پایا ہوگا۔ ۱۲

نہین پائی جاتی ہی لیکن ہم پہلے ہی ذرہ میں روح کے وجود کی تردید دیکھ چکے ہین -
مینونسپل کمشنرون کی سی جماعت کے ادراک کے خیال کی مزید تردید ضروریات منطق
سے بھی ہوتی ہی کیونکہ منطقی نتیجہ صرف اُسی وقت ممکن ہوسکتا ہی کہ جب نتیجہ نکالنے والا
ادراک وہ ہی ہو جو منطق کے دونون جملون یا قضیون سے جن سے نتیجہ نکالا جاتا ہی واقف ہو
اسکے خلاف کبھی نہین ہوسکتا ہی یہ کہ اگر اس جماعت مینونسپل کمشنران مین سے ایک شخص
ایک جملے منطقی سے واقف ہی اور دوسرا شخص دوسرے جملے منطقی سے تو نہ وہ دونون
ورنہ کوئی تیسرا شخص ان جملون سے کسی قسم کا نتیجہ نکال سکینگے - اسیطور پر اگر بھیجے کا ایک حصہ
صرف ایک جملے سے واقف ہی اور دوسرا حصہ دوسرے جملے سے تو ان جملون سے کسی
نتیجہ کا نکالا جانا نا ممکن ہوگا - مگر چونکہ آتما منطقی نتیجہ نکالنے کی قابلیت رکھتا ہی اسواسطے یہ
ثابت ہی کہ وہ بھیجے سے الگ کوئی دوسری قسم کی چیز ہی یعنی وہ کوئی مرکب چیز نہین ہی
بلکہ متنفس پن کو لئے ہوے سادی اور ناقابل تقسیم (اکھنڈ) یعنی بغیر اجزا کے ایک شے ہی -
حافظہ کے لحاظ سے بھی ہم دیکھ سکتے ہین کہ وہ ایک بھیجے جیسی تبدیل اور ضائع
ہونے والی شے کی صفت نہین ہوسکتا ہی کیونکہ جو بھیجا کہ آج کسی چیز کا احساس کرتا ہی
وہ کسی حالت میں وہ بھیجا نہین ہوگا جو پچاس برس کے بعد اُس احساس کو یاد کریگا -
پس اگر بھیجا ہی یاد کرنیوالی طاقت ہی تو حافظہ ضرور ایک معجزہ ٹھہریگا کیونکہ اُس صورت مین
ہمارا آج کے محسوس کئے ہوے واقعہ کو یاد کرنا بمنزلہ کسی دوسرے شخص کے مشاہدہ کے
یاد کرینگے ہوگا کہ جو پچاس سال ہوے زندہ تھا - یعنی دوسرے الفاظ مین بمنزلہ اپنے تئین
دوسرے کی ہستی کے طور پر یاد کرینگے ہوگا جو ایک محض لغویت ہی جیسا کہ ایک بڑے
رومن کیتھولک پادری مہر (Mr. [illegible]) صاحب نے اپنی کتاب
موسومہ سائکولوجی (Psychology) مین دکھایا ہی - پس یہ
ظاہر ہی کہ حافظہ کسی ایسی چیز کا کرتب نہین ہی جو مثل ایک بہتی ندی کے ہر لحظہ نیا بنتا ہو

طبیعت کو مارنے سے حاصل ہوتی ہی۔ صاف طور سے یہان پر معاملہ ایک مدفون
Pompeii (ایک شہر کا نام ہی جو ایک آتش فشان پہاڑ سے نکلے ہوے مادہ
سے دب گیا تھا) کو لاوا کاٹ کر نکالنے کا ہی نہ کہ قوت خیال کے کسی حسابی اندرجال سے
ایک خشت مین سے ایک نئے شہر کے بنانے اور آباد کرنیکا۔ اصلیت یہ ہی کہ ہر متنفس
روح یا جاندار مین ہمہ دانی کی صفت موجود ہی جسکو وہ اپنے تئین ناپاکی کے میل سے
صاف کر کے حاصل کر سکتا ہی۔ یہ بیان بادی النظر مین تعجب خیز معلوم ہوتا ہی لیکن
غور کرنے سے ہر شخص آسانی سے متفق ہوگا اس کی وجہ یہ ہی کہ علم کوئی ایسی چیز نہین ہی
جو جاننے والے سے علیحدہ ہو کیونکہ جاننے والے کے وجود کی ہی حالات کا نام علم ہی جنکو
معمولی طور سے انگریزی مین سٹیٹس اوف کونشینسنس states of consciousness
یعنی حالات ادراک کہتے ہین۔ ہمارے باہر چیزین ہین علم نہین ہی
اور اُنکی موجودگی کی بابت ہمارا اندرونی احساس علم کہلاتا ہی۔ اس قسم کی چیزون کے
بارہ مین جیساکہ وقت۔ خلا۔ لامحدودیت۔ قانون علت و معلول وغیرہ کینٹ Kant
صاحب نے ثابت کیا ہی کہ جاننے والے کے ادراک مین یہ شروع سے ہی قدرتی طور
سے ہوتے ہین یعنی مشاہدہ پر اُنکا علم مبنی نہین ہی اور جہان تک مجھے معلوم ہی ایک مادّی
فلاسفر بھی ایسا نہین ہی جو اس بڑے جرمن فلاسفر سے اس معاملہ مین اختلاف راے
رکھتا ہو۔ اگر ہمارا ادراک بہت نیچے کے درجہ کے ابتدائی احساس مین سے رفتہ رفتہ
نشو و نما پاکر نہم کے درجہ کو پہونچا ہی تو یہ قدرتی علم اُس مبتدی حالت مین ہونا لازمی ہوگا
لیکن اس قدرتی علم کے خیالات کا اُس مبتدی حالت احساس مین جو مادہ کے ایک ذرہ
مین قایم کیا جاتا ہی کیونکر قیاس کرین۔ اُس مبتدی حالت مین انکا اظہار کیون نہین ہوتا
کیا اُنکی بھی کوئی مبتدی حالت ہوتی ہی۔ لیکن کینٹ صاحب اس دلیل کے ذرہ بھی روادار
نہین ہین کیونکہ یہ قدرتی خیالات مشاہدہ سے نہین حاصل ہوتے ہین۔ قانون علت

معلول واقعی اس قسم کا خیال نہین ہی کہ جو تدریج چھوٹی شروعات سے بڑھکر قانون قدرت کے درجہ پر پہونچا ہو اور نہ غیر محدود خلا کا خیال کسی طور پر بیجے کی ابتدا و نشوونما کے ساتھ بڑھتا ہوا قیاس مین آتا ہی - انسانی عقل ان قدرتی خیالات کی کوئی ابتدائی حالت کہ جس سے وہ بڑھتے بڑھتے تکمیل کو پہونچے ہون من میں نہیں جا سکتی ہی - یہ قدرتی خیالات من میں ہی موجود ہیں جہان سے کہ وہ فہم کے اُجلے پن کے ساتھ نمایاں ہوتے ہین - ادراک کے یہ ناقابل انتقال اوصاف اسوقت جبکہ سمجھ کا پرکاش سب سے نیچے درجہ کے احساس کی صورت مین نظاہر و ادراک کی ہی گو دین غافل پڑے سوتے ہونگے اسیطرح سے کل خیالات یعنی کُل علم روح کے وجود مین موجود ہی - ہمنے اوپر کہا ہی کہ ہر روح مین ہمہ دانی کی قابلیت ہی یہ امر آسانی سے ثابت ہو سکتا ہی - چونکہ روح ایک بے وجود شے نہین ہی بلکہ ایک قسم کا جوہر ہی اسلئے ارواح کی قدرتی خاصیتین خواہ وہ کہین ہون یکسان ہونگی - یہ بمنزلہ اس کہنے کے ہی کہ تمام ارواح اپنے ذاتی اوصاف کے بارہ مین یکسان ہیں خواہ وہ ان اوصاف کے اظہار کے بارہ مین ایک دوسرے سے کتنی ہی مختلف کیون نہون - جیسے خالص سونے کے اوصاف ہر حالت مین یکسان ہوتے ہین خواہ ہم ہندوستان مین یا چین مین یا انگلستان مین اُسکو دیکھین اسیطرح ہر خالص جوہر روح کے اوصاف بھی یکسان ہیں - اور جیسے سونے کی قسمون کا اختلاف کہوٹ کی مختلف مقدارون کے ملاپ سے ہوتا ہی اسیطرح ارواح کے اختلاف بھی کسی مختلف شے کے اس سے مختلف مقدارون مین ملنے سے پیدا ہوتے ہین - اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہی کہ جو امور ایک روح جان سکتی ہی وہ باقی سب ارواح بھی جان سکتی ہین - اور یہ ایک سچا علمی اصول ہی جو تعلیمی محکمون کی بنیاد ہی کیونکہ اگر مختلف ارواح کے لئے مختلف حدود علم کی قائم ہوتین تو مدرسون اور کالجون کا ہر شہر اور دیار مین قائم کرنا تضیع اوقات ٹھہرتا -

اب چونکہ جو بات ایک شخص کو معلوم ہوتی ہے وہ ہر شخص کو معلوم ہو سکتی ہے اسسے نتیجہ نکلتا ہے کہ ہر شخص مین اُن سب باتون کو کہ جنکو گذشتہ زمانہ مین کسی شخص نے جانا ہو اور اُن سب باتون کو جو موجودہ زمانہ مین کسی شخص کو معلوم ہون اور اُن سب باتون کو بھی جنکو آیندہ زمانہ مین کبھی کوئی شخص جانیگا جاننے کی قدرتی قابلیت ہے۔ دوسرے الفاظ مین ہر روح قدرتی طور سے ہمہ دان ہونیکی قابلیت رکھتی ہے گو کہ وہ واقعی علم جو اسکو کسی خاص وقت مین حاصل ہو بوجہ کسی علم اور عملی سمجھ کے روکنے والے سبب کے جو مادہ یا کھوٹ کی شکل مین اُسکے ساتھ ملا ہوا ہو اتنا کم ہو کہ جسکا ہم تذکرہ کرتے ہوئے بھی شرمائین

ہمہ دانی کی صفت کے بارہ مین یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ان الفاظ کا مفہوم پورا پورا گیا ن ہے۔ بعض مصنفون کا خیال ہے کہ علم مین ایک ایسی چیز کے وجود سے جسکو وہ کچھ خوف زدہ آواز مین انجان ( the Unknown ) کہتے ہین محدودیت پائی جاتی ہے: لیکن یہ ایک مہمل بات ہے۔ واقعی دنیا میں انجان کوئی شئے نہین ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ہم اس بات کے پوچھنے کے مستحق ہین کہ انجان کا ذکر کرنے مین آپ ایک ایسی چیز کا ذکر کرتے ہین کہ جسکو آپ جانتے ہین یا نہین - اب اگر آپ اُسکا جواب یہ دیتے ہین کہ مین جانتا ہون کہ ایک ایسی انجان چیز دنیا مین موجود ہے جسکو کبھی کوئی شخص نہین جان پائیگا تو میرے دوست آپکا یہ اقبال کہ آپ جانتے ہین کہ ایک ایسی چیز موجود ہے خود آپکے دعوی کی تکذیب کرتا ہے لیکن اگر آپ کہتے ہین کہ مین نہین جانتا ہون کہ کوئی ایسی چیز ہے تو آپ کو میری نصیحت پر عمل کرنا چاہئے اور اُسکا تذکرہ چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ اُس صورت مین آپ بچون کی طرح سے اُن چیزون کا ذکر کرتے پائے جاتے ہین کہ جن سے ذرا بھی آپکو واقفیت نہین ہے اور جنکے وجود کے ماننے کے لئے کوئی بھی دلیل آپکے پاس نہین ہے - اب آپکو صرف گریز یہان پر ممکن ہے کہ یہ کہین کہ ہمارا انجان ایک مجموعہ بہت سے اوصاف کا ہے جنمین سے بعض کو کبھی کوئی نہین جانیگا - لیکن یہان بھی آپ اپنی پہلی غلطی مین پڑے ہوئے ہین کیا آپکے پاس

اُن اوصاف کی ہستی کو کہ جنکو کبھی کوئی نہین جان پائیگا ثابت کرنے کے لئے کوئی وجہ ہی باقی
بحث کرنیکی غرض سے بحث کر رہے ہین - پہلی صورت مین تو آپ ان اوصاف کو جانتے ہین
کیونکہ آپکے پاس اُنکے وجود کی دلیل موجود ہی لیکن دوسری صورت مین آپکا مباحثہ فضول
ہی - چیزون کا علم مشاہدہ کے علاوہ منطقی دلیل سے بھی ہوتا ہی جیسے خلا اور آکاش (space)
کا اور یہ علم معقول (- جو عقلی طور سے ثابت ہی) علم ہوتا ہی - پس جس انجان کو کوئی نہ مشاہدہ
سے اور نہ عقلی طور سے کبھی جان پاویگا اُسکا وجود کبھی کوئی ثابت نہین کر پاویگا اور جسکا
وجود کبھی کوئی ثابت نہین کر سکیگا وہ صاحب ہستی نہین ہوسکتا - یہ دلیل کہ اشیاء کا
پورا علم حاصل ہونیکے قبل اگر جاننے والے سب غارت ہوجائین تو اشیاء کا علم کبھی
حاصل نہ ہوگا لاطایل ہی - کیونکہ اس سے وہ ناجاننے قابل نہین بن سکتے -
یہ غور کے قابل بات ہی کہ ہمارا انجان unknown
(جسکو کوئی نہ جانتا ہو) کا ہم معنی نہین ہی بلکہ اسمین ایک مزید صفت پائی جاتی ہی
کہ جسکا مفہوم یہ ہی کہ اُس چیز کو جسپر اسکا اطلاق ہو کبھی کوئی شخص جان نہین سکیگا گو کہ
قابل عقلمند لوگ موجود ہون اور تلاش حق اور سائیس مین مشغول ہون - اسلئے اگر
ریڈیم - بغیر تار کے تاربرقی - گرمیوفون اور اسی قسم کی دیگر انیسوین صدی کی ایجادین
اٹھاروین صدی کے آخر مین کل جاننے والون کے غارت ہوجانیکی وجہ سے نامعلوم
رہجاتین تو وہ حالت صرف جاننے قابل چیزون کے بغیر جانے ہوئے رہ جانیکی ہوتی
نہ کہ کسی ایسی چیز کی کہ جسکو کبھی کوئی جان ہی نہین سکتا - اصلیت یہ ہی کہ بغیر کافی
ثبوت کے کسی چیز کی ہستی تسلیم نہین کی جاسکتی ہی - اور اسلئے جس چیز کو کبھی کوئی
جان ہی نہین پائیگا اُسکی ہستی کبھی ثابت نہین ہوگی - پس آپکا unknowable
خواہ اُسکو چھوٹے حرفون مین لکھئے یا بڑون مین ایک مبتدی فلسفہ کا ایجاد کردہ ہوا ہی
جسے اُس نے کچی عقل والے نوسکھیون کو خوف زدہ بنا رکھا ہی - طبعی دنیا مین بھی یہ ظاہر ہی

کہ اشیا کا اثر ایک دوسرے پر پڑتا ہے اور وہ اُس اثر کے ذریعہ سے جانی جاتی ہین قوت بھی
کہ جب وہ حواس خمسہ کے ذریعہ نہین جانی جا سکتین مثلاً آکاش (آسمان) جو دکھائی
نہین دیتا ہے مگر اپنے اوصاف کی وجہ سے جانا جاتا ہے۔ پس یہ کہنا کہ ایک شے کبھی نہین جانی
جائیگی ایسا کہنے کے برابر ہے کہ وہ اس لامحدود قدرت مین کہ جو ماضی، حال و مستقبل کا مفہوم ہے
کبھی کسی دوسری چیز سے کسی قسم کا تعلق پیدا نہین کرتی۔ لیکن یہ صرف انھین چیزون
کے لئے ممکن ہے جو کائنات یعنی ہستی کی حدود کے باہر ہین۔ پس جس چیز کا کبھی کسی دوسری
چیز سے تعلق نہین ہوا اور نہ ہو سکتا ہے وہ ضرور معدوم ہے۔

اسطور پر ہم اپنے پُرانے نتیجہ پر واپس آتے ہین جسکے بموجب تمام چیزین جاننے
قابل ہین اور جو روح کے جاننے کی قوت کو غیر محدود بتاتا ہے۔ پس ہر روح قدرتاً ہمہ دان ہے
اگر یہان تک آپ نے میری تقریر کو سمجھ لیا ہے تو آپ اس بات کو اچھی طرح جان لینگے کہ
مادہ پرستون کا خیال جو ایک مادی ذرہ کے احساس ہین سے اور اُس کو گھٹانا چاہتے ہین
کتنا باطل ہے۔ ہم جانتے ہین کہ عقل کی تیزی من کے دھندلا پن میلے پن اور سستی
کے ہٹانے سے ہوتی ہے اور یہ میلا پن وغیرہ ایک سے زیادہ چیزون کے ملنے سے پیدا
ہونے والے مرکبات مین ہی ممکن ہوسکتے ہین کہ جہان ایک شے دوسری شے کے اوصاف کو
گندہ اور خراب کرتی ہے۔ لیکن مادی ذرہ مین مانے ہوے اور اُس کے ساتھ کوئی دھندلا
کرنیوالا سبب نہین لگا ہوا ہے کیونکہ ذرہ ایک مفرد غیر مرکب شے ہے۔ اسلئے اگر ادراک
ذرہ کا وصف مانا جائے تو ذرہ مین رہنے والی روح کو تیز ترین فہم والا ہونا چاہئے
یہ دلیل مادی ذرون کے ادراک کو بالکل جھوٹا ثابت کرتی ہے۔ جیسے کے ادراک کا
خیال بھی روح کی سمجھ اور علم کی طاقتون پر لحاظ کرتے ہوے [illegible] عمدہ نہین ٹھہرتا
اگر کوئی شخص اس امر پر ذرا ٹھہر کر غور کریگا کہ علم یعنی مشاہدہ تفتیش فہم بندی
مقابلہ نتیجہ تعبیر تجویز وغیرہ وغیرہ اور حافظہ کا مفہوم کیا ہے تو مین اُمید کرتا ہون

ہر وہ پروفیسر باون کی ذیل کی معقول رائے سے متفق ہونے سے انکار نہین کریگا ۔
(صفحات ۷، ۴۰ لغایت ۴۱ Bowne's metaphysics)
" من کو مثل ایک موم کی تختی کے مان لینے سے اور چیزون کو اسپر منقش ہوتے ہوئے خیال کرنیسے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ہمکو بڑی واقفیت حاصل ہوتی ہے ۔ مگر اسیوقت تک جبتک کہ ہم یہ نہین پوچھتے ہین کہ یہ تختی کہان ہے اور اسپر چیزین کیونکر اپنا نقش جاتی ہین اور اگر ایسا ہو بھی تو انکا علم کیونکر حاصل ہوتا ہے ۔ احساس اور مشاہدہ کے فوری پیش رو ان بھیجے کی ناڑیون کی تبدیلیان ہین ۔ بیرونی دنیا کا جو کچھ حال ہمکو معلوم ہے وہ سب ان ناڑیون کی تبدیلیون کے ذریعہ سے ہے ۔ لیکن یہ ان بیرونی اشیا سے جنکا وجود انکی علت غائی مانا گیا ہے بالکل مختلف ہین ۔ اگر ہم من کو روشنی ہین اور اشیا ر بیرونی پر بیٹھے ہوئے قیاس کرین تو خیال کی کم از کم تسکین ہو سکیگی لیکن جب ہم جانتے ہین کہ من کھوپڑی کی اندھیری کوٹھڑی مین ہے بیرونی دنیا سے ملاقی ہوتا ہے اور اسپر بھی اشیا کے نزدیک نہین آتا بلکہ کچھ ناڑیون کی تبدیلیون سے کے نزدیک آتا ہے جن کے وجود سے مزید بران وہ بالکل ناواقف ہے تو یہ ظاہر ہے کہ اشیا ر بیرونی بہت دور ہین ۔ تصویرون من کے نقشون وغیرہ کی گفتگو بیجا اور بے بنا ہو جاتی ہے کیونکہ جن حالتون مین

تصویروں اور نقشوں کا سوال اُٹھاکرتا ہے انکا وجود ہی
بیانپر غیر ممکن ہے - یہ بہی صاف نہین ہے کہ ہم
تاریکی مین سے کس طریقہ پر روشنی اور اصلیت
کی دنیا مین دو بارہ داخل ہو سکینگے - ہم علوم
طبعی اور حواس خمسہ مین پورا بہروسہ رکہکر تفتیش
مین مصروف ہوتے ہین اور فوراً بیرونی شئے سے ایک
نسون کے چکر مین پڑجاتے ہین کہ جہان پر بیرونی شئے کی
بجائے ناڑیون کی تبدیلیان رہ جاتی ہین جو سوائے
اپنی ذات کے اور کسی چیز سے مشابہت نہین رکہتی ہین -
بالاخر ہم کہوپڑی کی اندہیری کوٹہری مین اپنے تئین پاتے ہین -
اب بیرونی شئے بالکل غائب ہو گئی ہے اور علم ابہی حاصل
نہین ہوا ہے - دنیا کو اصل ماننے والون کے خیال سے
بہی بیرونی اشیاء کی آگاہی کا ذریعہ صرف ناڑیون کی
تبدیلیان ہین - لیکن ان تبدیلیون کو بیرونی دنیا کے علم مین
مبتدل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ایک مترجم قائم
کرین جو ان تبدیلیون کے مفہوم کو سمجہ سکے - لیکن وہ مترجم
بہی خود ایسا ہوگا کہ جو دنیا کا مفہوم اپنی ذات مین رکہتا ہو -
اور یہ تبدیلیان یا علامات دراصل ایک قسم کی تحریک ہین
جو روح کے اندرونی گیان کا پرکاش کراتی ہین -
چونکہ اتفاق رائے سے روح بیرونی دنیا سے صرف
علامات (ناڑیون کی تبدیلیون) کے ذریعہ سے تعلق

پیدا کرتی ہے اور کسی شئے سے ان علامات کی نسبت زیادہ
قریب نہین آتی ہے اسلئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تعبیر کے اصول
بہی سب من مین موجود ہین اور یہ کہ پیدا ہونے والا علم
ابتدا مین من کے اوصاف کا ہی اظہار ہے تمام تحریک
سے پیدا ہونیوالے افعال اسی طور کے ہوتے ہین اور
علم بہی اسی قسم مین آتا ہے۔"

اوپر والے مضمون مین خاص خاص جملون پر زور دینے کے لئے مین نے اونکے نیچے لکیرین کہنچ دی ہین۔ اب ہم دیکھہ سکتے ہین کہ تمام علم من کے اندر بہرا ہوا ہے اور تعلیم کا مفہوم صرف اوسکو باہر نکالنا ہے۔

اب ایک لمحہ بہر کے لئے ہمکو پہر اوس خیال کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے جسکے بموجب بہیجا ادراک کا پیدا کرنیوالا ہے۔ آپ جانتے ہین کہ بہیجا ہمیشہ قائم رہنے والی شئے نہین ہے۔ جس مادہ کا وہ بنا ہوا ہے وہ ہر وقت بدلتا رہتا ہے۔ آپ اس بات کو بہی جانتے ہین اور یہ بحث کے دائرہ کے باہر ہے کہ یہ بدلنے اور ضائع ہونیوالا بہیجا صرف ایسی چیزون کو پیدا کرسکتا ہے جو ایک لمحہ بہر ہستی مین رہین اور اوتنی ہی جلدی معدوم ہو جائین جتنی جلدی کہ وہ پیدا ہوتی ہین۔ ایسے بہیجے سے پیدا ہونیوالا ادراک مانند ایک ندی یا رود کے ہے کہ جس مین ایک ہی مجموعۂ قطرات آب کسی مقام پر ایک لمحہ سے زائد نہین ٹہیر سکتا۔ یا آپ اس کو تشبیہ روشنی کی کرنون سے دیجیئے جو بذات خود قائم رہنے والی نہین ہین۔ اب آپ جانتے ہین کہ کتنی تعلیم اور کتنے برسون کی محنت اور مشقت سے ایک کینٹ یا شوپن ہاور یا لارڈ جارج صاحب کا من بنتا ہے اور ابہی آپ نے پروفیسر بادن صاحب کی کتاب سے [illegible] کیا ہے کہ علم اور ناڑیون کی تبدیلیون کے ترجمہ کا کیا

مطلب ہے۔ اب مین آپ سے جو ان سب باتون کو جانتے ہین یہ دریافت کرتا ہون
کہ کیا آپ کوئی ایسا طریقہ جانتے ہین یا کسی طرح سے قیاس کر سکتے ہین کہ جس سے اولک
کی ایک بھاگتی ہوئی کرن کے من کا اندرونی ذخیرہ کل کا کل بے کم وکاست فوراً ایک
اسی قسم کی دوسری کرن پر جو اسکے پیچھے لگی ہوئی چلی آرہی ہے اور جسکو پیچھے سے
ایک اور اسی قسم کی کرن ڈھکیل رہی ہے منتقل ہو سکتا ہے۔ صرف یہی نہین بلکہ کیا
آپ اس امر کا بھی قیاس کر سکتے ہین کہ پیچیدہ عقلی کاروایان کیونکر گھنٹون تک بغیر
رخنہ وخلل کے ان ٹوٹتے ہوئے ستارون کے مانند جلد فانی ہونیوالے اور خود تعلیم
پانیوالے عجیب المخلوق طفلان بھیجے کی مدد سے اور کسی قائم رہنے والی عقل کی
عدم موجودگی مین جاری رہ سکتی ہین۔ مجکو تو یہ کل کی کل گھٹرنت معجزہ سی معلوم
ہوتی ہے اور اسوجہ سے مین اسکو نظر انداز کرتا ہون۔

[illegible]

(ختم)

[illegible]

تو دوسری اندریون کی تحریک اس تک نہین پہونچ پاتی ہے - لیکن جب یہ کھنچاؤ یا تناؤ ڈھیلا پڑجاتا ہے تو حیات کی متحرک روکا وقت یا تال تبدیل ہو جاتا ہے اور مند مند حرکات و وقفہ حرکات ظہور مین آتے ہین - یہہ جنبشین اور حرکات احساسی مقامات بھیجے کی مدد سے یادداشت مین جان ڈالتے ہین - دوسرے الفاظ مین یون کہنا بجا ہوگا کہ یادداشت مین تحریک و حرکات من کے اندر سے آتی ہین اور مشاہدہ مین بیرونی شئے سے - دونون صورتون مین بھیجے کے مقامات صرف جامہ احساس مہیا کرتے ہین جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے - حافظہ کی بیماریان پس دو قسم کی ہونی چاہین یا تو وہ مخصوص مخصوص جنبشون یا حرکات کو قبول کرنے مین قاصر رہنے سے پیدا ہونگی یا بھیجے کے مقامات کے زخم ان جنبشون و حرکات کو احساسی جامہ سے محروم رکھینگے - لیکن اسکا یہہ مطلب نہین ہے کہ حافظہ کا مادہ سے بالکل تعلق ہی نہین ہے -

یہہ خیال کہ حافظہ اور مادہ مین کوئی تعلق نہین ہے اتنا ہی مہمل ہوگا جتنا یہ کہنا کہ حافظہ محض مادی دماغ کی پیداوار ہے - تمام سنسکار (حافظہ کی اندرونی علامات یا نقوش) مادی ہین یعنی وہ بھی جو آنکھ کے سوا اور باقی حواس کے ذریعہ بنتے ہین - اندریون سے برابر بیرونی حرکات کی ندیان ٹکرایا کرتی ہین اور اس مین کوئی تعجب کی بات نہین ہے اگر ان حرکات کے لطیف مادہ کا ایک جزو یادداشت کے بننے مین کام مین آوے بہ نسبت اس مین ہوگا کہ سنسکارون کو بالکل ہی غیر مادی کہا جاوے - جیسا مین نے کی اوف نالیج مین کہا ہے حافظہ ایک قوت ہے جو نہ خالص روح مین اور نہ خالص مادہ ہی مین ہو سکتا ہے بلکہ اس روح مین ہوتا ہے جو مادہ کے میل سے ناپاک حالت مین ہے کیونکہ خالص روح ہمہ دان ہوتی ہے جو حافظہ جیسی محدود قوت کے خلاف مادہ بغیر ادراک کے ہے اور اسوجہ سے یادداشت سے محروم ہے - اب ہم دو اہم گتون کی طرف متوجہ ہونگے جو امر آپ مین سے

بحثون کے خیال مین آیا ہوگا کہ ہماری تحقیقات سے ادراک کے جوہر کا دوامی یعنے غیر فانی ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنی ساخت مین بغیر اجزا کے اور اکہنڈ ہے اور اسوجہ سے غارت ہونے کے ناقابل اور موت کا مخالف ہے۔ وہی دلیل کہ جس سے مادہ کا چھوٹے سے چھوٹا ٹکڑہ دوامی ثابت ہوتا ہے روح کے دوام کو بھی ثابت کرتی ہے کیونکہ جس کے حصہ یا جزو ہی نہین ہین جو ٹوٹ سکین وہ لازمی طور سے غارت اور فنا ہونے سے محفوظ ہے۔ روح اسلئے اپنی فطرت مین لافانی بھی ہے۔

روح کی دیگر صفتون مین سے وہ صفت جس کے لحاظ سے اوسکے اصلی سروپ پر بیان اور غور کرینگے خوشی یا آنند ہے جسکو ہم سب کسی نہ کسی طریق پر اپنی ارد گرد کی چیزون سے حاصل کرنے مین مشغول ہین۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے باہر دنیا مین ایسی کوئی شے نہین ہے جو خوشی کہلا سکے بلاشبہہ قدرت مین اشیا اور واقعات ہین لیکن اشیا اور واقعات کی خاصیت مین خوشی کا ذخیرہ ہونا نہین ہے۔ ہم دیکھتے ہین کہ ایک شخص تو فرزند کے تولد ہونیکی خوشیان مناتا ہے لیکن ایک دوسرا شخص اسی بچہ کے پیدا ہونے سے رنج و ماتم مین مبتلا ہے کیونکہ اس بچہ نے پیدا ہوکر اسکو پہلے شخص کی دولت سے جس کو لاولدی کی حالت مین وہ رونے والا پاتا ہمیشہ کے لئے محروم کردیا ہے۔ بچہ باوجود اسکے صرف ایک امر یا واقعہ ہے اور بذات خود نہ خوشی و نہ بدقسمتی ہی ہے۔ ایسی ہی حالت اور چیزونکی بھی ہے۔ مثلاً پان جو ہندوستانی ذائقہ کو کتنا خوشگوار معلوم ہوتا ہے انگریزون کو بدذائقہ محسوس ہوتا ہے۔ علاوہ ازین اگر میرے باہر کسی چیز مین خوشی ہوتی تو وہ مجھ تک میرے حواس خمسہ کے ذریعہ ہی سے پہونچ سکتی تھی [illegible] تو انکے ذریعہ صرف مادہ کے ذرون کو ہی آتے ہوئے دیکھتا ہوں [illegible] خوشی [illegible] کو نہین

[illegible]

روح کا کسی بیرونی شئے سے ملنا یا جڑنا نہین پایا جاتا ہے گو کہ نگاہ ایک گلابی کاغذ کے ٹکڑہ پر جس پر تار کی خبر امتحان کی کامیابی کی لکھی ہوئی ہے البتہ پڑی ہے -

غور سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ تو اس کاغذ کا نہ اسکے گلابی رنگ کا اور نہ اسکی عبارت کا ہی کچھہ تعلق اس خوشی سے ہے جو اسکے پڑہنے سے پیدا ہوتی ہے - اگر آپ مجھسے اس امر پر اتفاق نہ کرین تو آپ کو چاہیئے کہ آپ اس خبر کے الفاظ کو اوس ہی یا ویسے ہی کاغذ پر لکھہ لیوین اور اونکو حسب دلخواہ جتنی مرتبہ چاہین پڑہا کرین - اس سے آپ کو یقین ہو جاوے گا کہ اس مضمون یا کاغذ مین جس پر کہ وہ لکھا ہوا ہے کوئی خوشی پیدا کرنے کی صفت نہین ہے - برعکس اسکے غور سے یہہ امر ثابت ہوتا ہے کہ آنند کی جھلک اندر ہی سے پیدا ہوتی ہے جس کا موقع تار کی خبر ہوتی ہے مگر کارن (علّت) نہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے موقون پر اگر خبر کو سچا باور کیا جاوے تو اس سے پریشانی اور آفتون کا بوجھا جس سے روح دبی ہوئی ہے کچھہ ہلکا ہو جاتا ہے اور اسکے ہلکا ہونے سے ایک حد تک روح کی اصلی خاصیت اپنا اظہار کر پاتی ہے - پس یہہ ظاہر ہے کہ باہر کی چیزونکی جھلکی روح کے قدرتی آنند کا باعث نہین ہے بلکہ کسی رکاوٹ یا اندرونی ڈاٹ کا نکالنا ہے جس کے ہٹ جانے سے اندرونی لہر مثل چھلکنے والی شراب کے کہ بوتل کے اندر ہی سے جھلکتی ہوئی نکلتی ہے اسنڈ آتی ہے دنیا کی لذات سے پیدا ہونے والی خوشی کی مثال بیان پر بے سود ہے کیونکہ در آن حالیکہ جب اصلی آنند ایک قسم کے بوجھہ یا قید سے رہائی پانے پر آزادی کا احساس ہے لذات دنیا سے پیدا ہونے والی خوشی حواس خمسہ سے اشیا کے اصلی یا خیالی طور پر ملنے و جڑنے سے پیدا ہوتی ہے اور آزادی کے خیال سے بالکل مبرّا ہے -

یہہ بہی غور سے معلوم ہوگا کہ آزادی کے احساس سے پیدا ہونے والا آنند لذات کی خوشی کی طرح ایک لحہ بہر قائم رہنے والا نہین ہوتا ہے بلکہ اسوقت تک قائم رہتا ہے جبتک کہ کوئی اور قید یا پابندی روح پر نہ لگائی جاوے یا جب تک دکہہ یا پریشانی کسی اور شکل مین نازل نہ ہو ۔

یہہ بہی ہم دیکہتے ہین کہ ایک سے زیادہ فرائض یا منصوبون مین کامیابی ہونے سے ہمارا آزادی کا احساس بڑہ جاتا ہے اور خوشی زیادہ ہوتی ہے ۔ اسلئے ایسا کہنے مین کوئی اندیشہ نہین ہے کہ جتنا آزادی کا احساس زیادہ ہوگا اوتنی ہی آنند کی لہر زیادہ بڑہیگی حتیٰ کہ سب قسم کی قیدون فرائض اور منصوبون سے قطعی آزادی کا حاصل ہونا سب سے عمدہ کبہی نہ کم ہونے والے اور کبہی نہ بدلنے والے وجد کے درجہ کے روحانی آنند کا باعث ہوگا پس ہم یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ روح بذات خود آنند اور کلیان کا چشمہ ہے اور اوسکے آنند کا سوتہ کبہی خشک نہین ہو سکتا ہے ۔ اس کا باعث یہ ہے کہ وہ خوشی جو ہمارے اندر سے پیدا ہوتی ہے خود ہماری ہی ذات کی صفت ہو سکتی ہے کیونکہ آتما جیسے اکہنڈ اور مفرد جوہر کے تعلق مین لفظ اندر کے معنی اور کچہہ ہو ہی نہین سکتے ہین ۔ اب چونکہ جوہر اور اسکی قدرتی خاصیتین یا اوصاف دوامی ہوتے ہین اس لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ آنند جو آتما کی صفت ہے ایک دفعہ پورے طور سے اپنے روکنے والے اسباب کے غارت ہونے پر حاصل ہونے کے بعد کبہی کم ہو سکے ۔

اب ہم اسباب کو سمجہہ سکتے ہین کہ خواہشات اور جذبات کے کم ہونے پر جنکی وجہ سے [illegible] شانتی اور امن غارت ہو جاتے ہین کیون ہر شخص خوش ہوتا ہے رنج اور دکہہ کے بارہ مین یہہ کہنا ہے کہ وہ آتما سے بیرونی اسباب سے پیدا ہوتے ہین اور اس وجہہ سے ہماری زندگی کی ناشوان یعنے عارضی حالتین ہین ۔ اگر ایسکے برعکس

صلہ ہوگا۔

روح کو ہمہ دان سکہہ اور حیات ابدی کا سوامی قرار دینا اسکو خود خدا قرار دینا ہے کیونکہ خدا کی ذات کے تعلق مین یہی سب سے بڑے اوصاف پائے گئے ہین اس سے انجیل مقدس کے اس کلام کی کہ "وہ پتھر جسکو معمارون نے رد کر دیا کونے کا سرتاج ہوا ہے" (دیکھو زبور ۱۱۸ آیت ۲۲ و متی کی انجیل باب ۲۱- آیت ۴۲) پوری تائید ہوتی ہے۔ واقعی وہی آتما (روح) جسکو معماران فلسفہ مادہ نے خارج کر دیا تہا سچے فلسفہ کی عمارت کا سرتاج ثابت ہوتا ہے جس مین کل خدا کے سے اوصاف و کمالات پائے جاتے ہین۔ یہہ صفات الٰہی روح کو اس وقت اسوجہ سے حاصل نہین ہین کہ اونکا اظہار بوجہ ایسی قوتون کے جو جوہر روح کو ناپاک اور کمزور بنائے ہوئے ہین رکا ہوا ہے اور جب تک کہ ناپاکی اور کمزوری کے وہ اسباب دفع نہ ہو جاوینگے اسوقت تک نہین حاصل ہو سکیگا۔

جیساکہ جین مت کی کرم فلاسفی کے بارہ مین (دیکھو انڈین فلوسوفیکل ریویو جلد ۳ صفحہ ۱۵۳) کہا گیا ہے روح ایک بار بار جنم لینے والی شئے ہے جو نروان حاصل کرنے تک ایک جنم سے دوسرے مین برابر گہوما کرتی ہے۔ یہہ امر اس سے عیان ہے کہ روح حقیقتاً غیر فانی ہے۔ پس اسکی پچھلی سوانح عمری کا ہونا ضروری ہے خواہ وہ موجودہ جنم مین اپنے پچھلے حالات سے کتنی ہی بے خبر کیون نہ ہو۔ حافظہ کی خاصیت اور اسکے خارج کارنون کا اور نیز اس طریقہ کا جس سے سابق احوال معلوم ہو سکے ان سب کا ذکر کی اوف نالیج مین کیا گیا ہے جہان آپ اسکو دیکھلین۔ لیکن جب کہ جنہین منظون کے امور یاد داشت مین نہین آتے ہین تو ایسے ماضی کے احوال کا جسکے بعد بڑے بڑے جنم مرن کے تلاطم ہو چکے ہین یاد نہ آنا کون تعجب کی بات ہو سکتی ہے۔ اپنی ذات مین لافانی روح اس تمام لاانتہا زمانہ مین

جسکو ماضی کہتے ہین بالضرور موجود رہی ہوگی جیسے کہ وہ آئیندہ قائم رہیگی۔
لیکن گذشتہ زمانہ مین روح بطور خالص نور کے کبہی نہین رہی ہو گی۔
کیونکہ خالص نور ہو جانے کے بعد وہ پہر کبہی آواگون کے چکر مین نہین گر سکتی۔
اسکی وجہ یہہ ہے کہ روح اپنی شدّھ (پاک) حالت مین ہمہ دان سب کچھ دیکہنے والی
بے اندازہ خوشی کی ہوگنے والی اور تمام صفات الٰہی کا خزانہ ہو جنکا کسی قسم کے خارج
کارنون (اسباب) کے نہ ہونیکے باعث پورا پورا اظہار اسکی ذات مین ہونا لازم ہے
ایسے کامل جیو کا ایک مادّی شریر (جسم) مین حلول کرنے کے لئے اپنے اعلیٰ مقام سے
گرنے اور اسطور پر اپنی تکمیل کو مختلف صورتون مین محدود کرنے کا خیال ایک ایسی
لغو بات ہے کہ اسکو عقل ایک لمحہ بہر کے لئے بہی نہین مان سکتی ہے۔ اس سے
یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس جنم سے پہلے گذشتہ زمانہ مین روح کبہی کمالیت کے
درجہ کو نہین پہنچی تہی اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ روحون کے مختلف حالات مین پیدا
ہونے کے لئے یہہ ضروری ہے کہ ایسی کوئی قوت یا قوتین ہون کہ جو انکو مختلف قسم کی
رحمون مین کہیچ کر لیجا سکین۔ لیکن ایسی قوت کا جو روح کو کہینچ کر ایک جسم سے دوسرے جسم مین
لیجائے ہم کس طور پر خیال کرین اگر اسطور پر نہین کہ وہ کسی قسم کے مادّہ کا فعل ہو۔
پس یہہ ظاہر ہے کہ کسی جسم مین مجسم ہونے کے قبل روح کے ساتہہ مادّہ کے
لگاؤ کا ہونا ضروری ہے۔

تب یہہ مادّہ کے لگاؤ کا اثر ہے جو جانداروں کی ان تمام حالتون کا ذمہ دار
ہے جو ایک پاک روح مین نہین ہوتین۔ کیونکہ مختلف جوہرون یا عنصرون کے
آپس مین ملکر ایک ہو جانے کا نتیجہ انکے اصلی اوصاف کا محدود ہو جانا یا دب جانا
ہی ہوا کرتا ہے۔ جیسے ہائیڈروجن اور اوکسیجن کہ قدرتاً دو قسم کی ہوائین ہین
لیکن جب ملکر ایک ہو جاتی ہین تو انکی ہوائی خاصیت محدود ہو کر پانی کی شکل مین تبدل

ہوجاتی ہے - لیکن اسطرح پر قدرتی اوصاف کبھی فنا نہین ہوسکتے - چیزون کے علیٰحدہ ہونے پر وہ پھر پورے طور سے نمایان ہوجاتے ہین (دیکھو انڈین فلوسوفیکل ریویو صفحہ ۱۵۵) غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ناپاک روح اپنے ذاتی علم ومشاہدہ وخوشی کے غیر محدود اوصاف کا پورا فائدہ نہین اٹھا سکتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان اوصاف کے روکنے والی قوتین اسکے ساتھہ لگی ہوئی ہین - اسطرح پر ہمکو تین قسم کی قوتون کا پتہ چلتا ہے یعنے -

(۱) وہ قوت جو علم کو روکتی ہے (یہ گیانا ورنی کہلاتی ہے) -

(۲) وہ جو مشاہدہ کو روکتی ہے (درشناورنی) - اور

(۳) وہ قوتین جنکے باعث اصلی آنند کی بجاے دنیاوی دُکھہ سُکھہ کا تجربہ ہوا کرتا ہے (ویدنی)

انکے علاوہ غور کرنے پر ایک اور قوت کا پتہ چلتا ہے جسکے اثر پذیر ہوتے ہوئے سچا علم الٰہی (Scientific Religion) مرغوب خاطر نہین ہوسکتا ہے - اسکے دو اقسام ہین - ایک تو وہ جو سچ کو ہمین قبول ہی نہین کرنے دیتی اور دوسری وہ جو سچ کے قبول ہونے پر بھی ہمکو اوسپر عمل کرنے سے روکتی ہے - ان مین سے پہلی قسم کی قوتون سے مفہوم تعصب - ہٹ دھرمی - توہمات اور ان تمام بڑی سے بڑی (انتانوبندھی) قسم کے جذبون (غصہ - غرور - چھل و لالچ) سے ہے جنکی تندی وتیزی کی وجہ سے عقل سلیم کو جو ایک ہی ذریعہ حق کی تحقیقات کا ہے سچائی کے دریافت کرنے کا موقع نہین ملتا ہے - اور دوسری قسم کی قوتون مین انتانوبندھی قسم کے علاوہ اور دیگر قسم کے ناقص جذبات (غصہ - غرور - چھل و لالچ) شامل ہین جو استقلال اور دھیرج کے غارت کرنیوالے ہین

حاصل کرنے کا سائنس ہے جو خلاف عقل عقائد اور مسلون سے ذرہ بھی تعلق نہین رکھتا ہے۔ وہ علت اور معلون کے اصول پر مبنی ہے اور زندگی کے ساتھہ لگی ہوئی مصیبت اور پریشانی کا پورا پورا سبب بتاتا ہے اور ساتھہ ہی ساتھہ ہر قسم کے انسانی دکھہ و درد کے دفعیہ کا ذریعہ بھی ہے۔ وسعت تحقیقات سات تتّون (مضامین یا اصول علم) پر منقسم ہے جنکا صاف طور سے سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ یہہ تتّو سائنس کے اصول پر تفتیش کرنے سے حاصل ہوتے ہین اور بہ آسانی سمجھہ مین آسکتے ہین۔ چونکہ روح کا جہالت اور بدی کی قوتون سے چھڑانا مدنظر ہے اس لئے سب سے پہلی بات جو جاننے قابل ہے وہ یہہ ہے کہ جس کے چھڑانے کی فکر کیجاتی ہے وہ کیا چیز ہے۔ آیا وہ ایسی ہے کہ رہائی پا سکے یا نہین۔ اس لئے سب سے پہلا مضمون یا مسئلہ روح کی ماہیت ہے۔ پس روح (جیو) ہمارا پہلا تتّو ہوا۔ دوسری بات جو جاننے قابل ہے وہ یہہ ہے کہ وہ قوتین جو روح کے مخالف ہین کس مادّہ سے بنی یا وابستہ ہین۔ یہہ مادّہ (اجیو = غیر روح جوہر) ہمارا دوسرا تتّو ٹہیرا۔ یہہ اجیو جیو تک کیسے پہونچتا ہے۔ پہر کس طرح پر اس سے خارج قوتین بنتی ہین۔ اسکی آئندہ آمد کو کیسے روکا جاوے اور موجودہ خارج قوتون کو کیسے توڑا جاوے۔ یہہ مزید سوالات تحقیقات مین پیدا ہوتے ہین پس تیسرا تتّو آسرو (مادّہ کی آمد) چوتہا بندھ (خارج قوتون کا بننا) پانچوان سمور (مادّہ کی آمد کا رکنا) اور چھٹا نبرجرا (موجودہ خارج قوتون کا غارت کرنا) ہین۔ آخری تتّو موکش (نجات) کہلاتا ہے۔ ایک مختصر طریقہ پر تحقیقات کا نتیجہ ذیل کے جملہ مین ادا کیا جا سکتا ہے جس مین چھوٹے ہندسون کے ذریعہ تتّون کو دکہایا گیا ہے۔

روح (جیو) مادّہ (اجیو) کے میل سے جو اس مین آکر ملتا ہے

(آسروگم) اور جس کے ملنے سے خارج قوتین بنتی ہین (بندھ) قید محدودیت
ہین ہے۔ آسرو کا رکنا (سموّر) اور موجودہ خارج قوّتون کا توڑنا (نرجرا)
باعث نجات (موکش) ہین جسکے حاصل ہونے پر روح پورن پرماتما بن جاتی ہے

سب قسم کے اخلاق اور فرائض اور نیکی اور بدی کا ثمرہ واقعی مین تیسرے
اور چوتھے تتّون مین شامل ہین ۔ لیکن اگر انکو علیحدہ گنا جاوے تو سات تتّون
کے ساتھ ملنے سے نو (۹ = ۲ + ۷) پدارتھ (مضامین) کہلاتے ہین
جنکو ارکان سائنس خوشی بھی کہہ سکتے ہین ۔

لفظ نجات کا مذہبی مفہوم پورے طور سے سمجھنے کے لیئے یہ ضروری ہے
کہ آپ تیسرے اور چوتھے تتّو لم یعنے آسرو اور بندھ کو اچھی طرح جان لین ۔
آسرو کا مطلب روح اور مادّہ کا ایکجا ہونا ہے اور اسکا قاعدہ اسطور پر ہے
کہ مجسّم آتما کے تمام افعال کے ساتھ خواہ وہ جسمانی ہون یا من یا قوّت گویائی سے
تعلق رکھتے ہون ایک قسم کا لطیف مادّہ آتما کی طرف بہا کرتا ہے ۔ لطیف
پرمانوں کی ہمیشہ جاری رہنے والی لہرین یا ندیان برابر اندریون سے ٹکرایا
کرتی ہین جنکو کہ اندریان اندر روح تک پہنچانے مین برابر مصروف رہتی ہین ۔
خواہ مین کسی چیز کو دیکھون یا سنون یا سونگھون یا کھاؤن یا چھوؤن ہر حالت
مین ضرور احساسی مادّہ کی ایک مقدار اپنی طرف کھینچتا ہون ۔ اور جبکہ مین باہر کے بیوپار کو
چھوڑ کر من کے اندر رہی اپنے کو بند کر لیتا ہون تب بھی احساس برابر ہوتے رہتے ہین
جنکا مطلب یہ ہے کہ روح کا تعلق بھیجے کے احساسی مقامات سے برابر جاری رہتا ہے
اگر مین بولتا ہون تو مجھے اپنی آواز کے سننے کا احساس ہوتا ہے اور ان اعضا کی
حرکات کا علم ہوتا ہے کہ جو الفاظ کے بننے مین استعمال مین آتے ہین ۔ یہان بھی
احساس کی سامگری (مصالح) کی آمد برابر جاری رہتی ہے ۔ اندریون مین داخلے

کرنے والے یہہ بیرونی دروازے بھی آرام کرتے ہین جو بند ہو سکتے ہین اور کبھی
کبھی بند ہی رہتے ہین - آنکھہ بلاشک کچھہ آرام پا لیتی ہے اگر وہ بند کر لیجاوے اور
زبان کی بھی ایک بڑی حد تک اسی طور سے حفاظت کیجا سکتی ہے لیکن بیچارے
ناک و کان کی حالت تو بالکل ہی قابل رحم ہے یہہ مثل بیسوا کے کھلے دروازہ
رکھتے ہین اور جو کوئی آوے اسکو اندر جانے دینے پر مجبور ہین ۔

یہہ مختصراً بیان آسرد کا ہے جو ہمارا تیسرا تتو ہے - بندھ کا قاعدہ
آسرو کے اثر کے دیکھنے سے اخذ کیا جا سکتا ہے - اب ہم دیکھتے ہین کہ احساس
ہمیشہ بیرونی تحریک پر جو ہم ابھی دیکھہ چکے ہین برابر جاری رہتی ہے نہین ہوتا ہے
اگر من اسوقت کہین اور لگا ہوا ہو تو واقعی زبان پر رکھے ہوئے لقمہ کا ذائقہ
نہین معلوم ہوتا ہے - اسوقت کان راگ کے لئے بہرہ ہوتا ہے - ناک
بو کے لئے بیجان ہوتی ہے اور قوت لامسہ چھونے کے احساس کے لئے -
احساس کا ایسا قاعدہ معلوم ہوتا ہے کہ من کا اثر سوائے اُس اندری کے
کہ جس کی طرف وہ ایک وقت مین لگا ہوتا ہے اور سب اندریون کے
بیوپار پر رکاوٹ کے طور پر پڑتا ہے - برعکس اس کے مند اور کمزور احساس
من کی توجہ سے تیز اور صاف ہو جاتے ہین - زبان پر رکھے ہوئے لقمہ کے
اس وقت جبکہ من کسی اور طرف لگا ہوا ہے ذائقہ نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ
وہ کسی نئی تبدیلی ادراک (state of consciousness) کا باعث
نہین ہوا ہے - ذائقہ کا طبعی فلسفہ ایسا بتلاتا ہے کہ جس حالت مین کہ
کہانے کا بیشتر حصہ حلق و نرخرہ مین سے ہو کر معدہ مین پہنچ جاتا ہے اسکے
ذائقہ کے کچھہ لطیف ذرّے دہن کی ذائقہ والی رگون اور گھنڈیون مین ہو کر دماغ
تک پہنچتے ہین اور اوس سے مخلوط ہو کر اس کی حالت مین ایک قسم کی کیمیائی

state of consciousness

ادراک کی حالت) ہے۔ اسکو روح محسوس کرتی ہے اور وہ ہی جذبۂ
ادراک ذائقہ کا احساس ہے۔ لیکن یہہ ذائقہ کے ذرّے دونوں حالتوں مین
موجود ہوتے ہین خواہ روح انکی طرف متوجہ ہو یا نہین۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ
وہ روح سے اوسوقت تک مخلوط نہین ہوتے جب تک کہ دروازہ کہلا ہوا نہ ہو
اور توجہ انکو اپنی مالک کے پاس نہ پہونچا دے۔ لیکن توجہ سے مراد ہمیشہ دلچسپی سے
ہے خواہ وہ محض واقفیت حاصل کرنے کی غرض کا اظہار کرے یا ہم بغل ہونے کی
نہایت پرجوش خواہش کا۔ پس ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ روح اور مادّہ کا اختلاط
صرف اسی وقت ہو سکتا ہے کہ جب روح پر کسی قسم کی خواہش کا غلبہ ہو یعنی جب
وہ بیرونی اشیاء سے ہمبغل ہونے کی رغبت رکہتی ہو اس سے روح اور
مادّہ کے اختلاط کا دوسرا قانون یا قاعدہ حاصل ہوتا ہے جو اس طور پر کہا جاسکتا ہے
کہ روح اور مادّہ کا اختلاط اوسوقت تک نہین ہو سکتا ہے جبتک کہ روح
خواہش کی وجہ سے پہلے کمزور نہ ہو گئی ہو۔ ناپاکی کی حالت مین روح کا
امتیاز بہت کم ہو جاتا ہے اور ارادہ قریب قریب معدوم۔ سب سے بری
حالتوں مین وہ بیرونی "مسافرون" (اشیاء) کی خاصیت ہی نہین سمجہ سکتی ہے
جو مثل غول ڈریکولا کی مانند پہلی مرتبہ تو مدعو کئے جانے کے محتاج ہین لیکن بعد
مین وہ اپنے میزبان مین اتنی طاقت ہی نہین چھوڑتے کہ وہ پہر انکو روک سکے۔
اب ہم اس امر کو سمجہ سکتے ہین کہ جین سدہانت مین ان روح اور مادّہ کے
ملنے سے پیدا ہونے والی خارج قوّتون کو کرم پرکرتی کے نام سے کیون نامزد کیا ہے
چونکہ انکی ابتدا روح کی خواہش پر مبنی ہے جو روح کا فعل ہے اسلئے وہ کرم
(فعل) کا اظہار کرتی ہین اور بوجہ زبردست قوت ہونے کے پرکرتی (= قوّت

یا حرکت کہلاتی ہین۔

روح اور مادّہ کے اختلاط سے بننے والا مرکب کارمان شریر جسکو ہم کرمون کے
جسم کہلاتا ہے۔ یہہ لطیف اندرونی جسم روح کی مصیبتون کا باعث ہے جو ایک
اور لطیف جسم کے ساتھہ جسکو تیجس شریر کہتے ہین صرف روح کے نجات پانیکے وقت
غائب ہوتا ہے۔ یہہ دوسرا لطیف جسم ایک قسم کے برقی یا مقناطیسی مادّہ کا بنا ہوا
ہوتا ہے اور وہ بے حد لطیف کارمان شریر اور بیرونی کثیف جسم (ستھول شریر)
مین سلسلہ قائم رکھنے والا درمیانی ہوتا ہے۔ کارمان شریر کی شکل و ساخت مین
برابر آواگون کے چکر مین تبدیلیان ہوتی رہتی ہین اور روح کے ہمیشہ سے چکر مین
پڑے ہوئے مسافر کی پُر از انقلاب سوانح عمری کی طرح طرح کی حالتین سب اسی کارمان
شریر کے اندرونی اسباب اور قوتون سے پیدا ہوتی ہین۔ ایک مقام پر موت کے
واقع ہوتے ہی روح تیجس شریر کی زبردست مقناطیسی قوتون کے باعث ایک
نئے "رحم" مین کھینچ جاتی ہے اور فوراً ہی وہان پر اسکے کارمان شریر کی موجودہ
قوتین اسکے لئے دوسرا کثیف جسم بنانے مین مصروف ہو جاتی ہین۔ اس طور پر
جسم عمر کی درازی اعضائے جسمانی کی ساخت و دنیاوی مرتبہ جو فی الواقع
خاندان پیدائش پر مبنی ہوتا ہے روح کی گذشتہ زندگی کے افعال سے
سیدھے سیدھے طور سے پیدا ہونے والے نتائج ہین۔ اور ہمارا اپنی
کوتاہیون۔ نقائص اور بدصورتی کے لئے ایک ایسی ذات کو جسکو ہم نیکی۔ بزرگی
اور کمال کے اعلیٰ ترین اظہار کے طور پر پرستش کرنے کے لئے طیار ہین ملزم گرداننا
باؤلے پن کا فعل ہے۔

پس کارمان شریر نئے جنمون کا بیج ہے۔ جسکے نہ ہونے سے روح کے لئے
جسم مین مجسم ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ جو روح کہ مادّہ کے کمزور کرنے والے

تب سے آزاد ہے وہ تو درواقعی خدا ہے اور قدرت مین کوئی ایسی قوت نہین ہے جو ایک واقعی خدا کو قید اور آواگون کے چکر مین پہر کہینچ کر لا ڈالے - اس ہی معنی مین شدھ روح (پرماتما) کو سروشکتی مان کہا جاتا ہے کیونکہ یزدان کے مبارک مقام کے باہر کرم سب جگہ حاوی ہے حتی کہ بڑے سے بڑے اندر (دیولوک کے راجہ) دیو (بہشت کے باشندہ) اسر (خبیث یا خباثت) اور انسان سب اوسکے مقابلہ مین پست ہین - قدرت مین کوئی طاقت ایسی نہین ہے کہ نردان جیسے مین مقیم پرماتماؤن سے مخالفت کرسکے - اونکی خوشی تینون لوکون مین سب سے زیادہ ہے - انکی پورنتا قطعی بے مثال ہے - اور ان بزرگ آتماؤن کے بل کو کہ جو ایک نگاہ ہی مین اس سب احوال کو جو اسوقت گذر رہا یا ہو رہا ہے جو گذشتہ مین ہوا ہے اور جو آئیندہ ہونیوالا ہے بلاکسی قسم کی مقام و وقت کی قیدون کے جانتے ہین کون بیان کرسکتا ہے - پہر کیسے ہم اس اعلی ترین مرتبہ والے بدی اور جہالت کی قوتون کے فاتح کے جلال کا اندازہ کرسکتے ہین کہ جسکے پرم آنند مین کوئی چیز مخل نہین ہوسکتی ہے نہ جس کے اچل دہیان کو کوئی ایک سکنڈ کے دس لاکہوین حصہ کے برابر بہی ہلا سکتا ہے - شدھ آتما کو نیند غشی اور کاہلی نہین آتی ہے - موت بیماری اور بڑہاپا اوسکے قریب نہین پہٹک سکتے ہین اور کال اسکی خدمت مین صرف اس ہی غرض سے حاضر رہتا ہے کہ اسکے پوجینک چرنون مین ابدی زندگی اور ہمیشہ کی نوجوانی کے پہول سدا چڑہایا کرے - اگر سروشکتی مان ہونے کا یہی مطلب ہے تو صرف ایسا شدھ آتما ہی سروشکتی مان ہوتا ہے اور کوئی نہین -

آواگون کے مسئلہ پر مزید غور کرتے ہوئے مین یہ کہونگا کہ اسکا قیام ارواح کے دوام و لافانی ہونے پر مبنی ہے - پس دوامی اور اس لئے غیر خلق شدہ ہونے کے باعث ارواح ضرور ہی گذشتہ زمانہ مین بہی موجود رہی ہونگی - علاوہ ازین

چونکہ سائنس مین معجزہ ماننا نہین جاسکتا ہے ۔ بیہ
معجزہ ماننے سے کام نہین چلتا ہے اسلئے یہہ نہین کہا جاسکتا ہے کہ سب حادثون کے
موجودہ جنم مثل معجزہ کے ہوئے ہین بلکہ ماننا پڑتا ہے کہ کوئی ایسا قانون ان مجموعے
متعلق ہے جو ہماری قسمتون کا بنانے والا ہے ۔ اب ان گوناگون و انواع اقسام کی
حالتون کو خیال مین لاؤ جو ہستی کے مختلف طبقات مین مختلف گتیون مین پائی جاتی
ہین اور دیکھو کہ قدرت اس دکھہ اور مصیبت کی جو ہر جگہ پائے جاتے ہین کیا علت
غائی بتاتی ہے ۔ اصلیت یہ ہے کہ وہ سب مصائب جو کوئی جاندار بھگتا ہے وہ سب
اچھے اور برے حالات جنکا وہ احساس کرتا ہے اور وہ سب باتین ہی جنکا
اسکو تجربہ ہوتا ہے اسی کے پچھلے جنم کے کرمون (اعمال) کا پھل ہین ۔ مگر اسس امر پر
اب زیادہ بحث کی ضرورت نہین ہے کیونکہ اس کا تذکرہ کافی طور سے ہوگیا ہے

اب صرف اتنا باقی رہا ہے کہ ہم ان ذرایعہ اور اسباب کا تذکرہ کرین جنسے
جہالت اور بدی کی قوتون کو جو ہماری حارج ہین غارت کیا جاوے ۔ یہہ ایک
آسان سوال ہے اور چند الفاظ مین اس کا جواب دیا جاسکتا ہے ۔ ہماری قوتین
ہماری خواہشات سے پیدا ہوتی ہین ۔ لہذا ہمکو اپنی خواہشات کو غارت کرنا چاہیئے
چاہے جو حالات آپ کے ہون اپنی رغبتون اور اشتہاؤن کو چھوڑ دو ۔ جب کبھی
تمکو موقع ملے جہان کہین بہی تم ہو دل کی تمناؤن سے مونہہ کو موڑ دو ۔ اس جان کے
دشمن یعنی خواہش سے اس کی گردن دبانے کے لئے بھڑ جاؤ اور اپنی گرفت کو برابر
سخت کرتے جاؤ کبھی ہلکی نہ ہونے دو اسمین تساہل کرنے سے فائدہ نہین ہے
کیونکہ ممکن ہے کہ بعد مین تمکو ایسا کرنے کے لئے موقع ہی نہ ملے ۔ خواہ وہ دنیا
ہو یا روزہ یا کوئی اور ذریعہ طبیعت کے مارنے کا تمکو ان سب کو دشمن کے
مغلوب کرنے کے لئے اپنی طرف بھرتی کرنا چاہیئے ۔ آرام وہ کرسی مین بیٹھ کر

نروان حاصل کرنیکی امید بے سود ہے - اسطرح پر کرمون کے بندھ ہنین ٹوٹ سکتے ہین - ابہی سے اپنے تئین سرگرمی کے ساتہہ اپنے دشمن سے غارت کرنیکے لئے طیار کرنا شروع کرو ورنہ کتے بلی یا کیڑے کوڑے کے طور پر آئندہ جنم پانے یا نرک کے سخت سے سخت دکہہ بہگتنے کے لیئے جو دنیاوی لذات اور جذبات مین مصروف ہونے کا ثمرہ ہین طیار ہو جاؤ -

پس جبکہ کوئی چوڑی شاہی سڑک فضیلت کی چوٹی پر پہنچنے کے لئے نہین ہے ایک تنگ سائنس کا راستہ اس آنسون کی کہائی (دنیا = آواگون) سے باہر نکل جانے کا ہے - یہہ سب آدمیون کے لئے ایک ہی ہے جس سے کنارا کشی کرنے والے نیچے کہڈون مین گر کر جہالت اور جذبات کی سخت چٹانون پر پڑتے اور غارت ہوتے ہین - یہان کسی کی دلی یا ذاتی رغبت کا ہی سوال نہین ہے سائنس کے راستہ پر چلنے والے کو ذریعہ کے چننے کا موقع نہین ہوتا ہے اور نہ ہو سکتا ہے - ہم رنگروٹ کو یہہ اختیار نہین دیتے ہین کہ وہ اپنے لئے تجویز کرے کہ آیا وہ فوجی قواعد سیکہیگا یا نہین - اگر وہ فوج مین آنا چاہتا ہے تو قواعد اسپر لازمی ہوتی ہے -

کرٹے سائنس کا یہہ تنگ راستہ صحیح اعتقاد - صحیح علم - اور صحیح عمل کا میلان ہے - ان مین سے صحیح اعتقاد اپنی نگاہ کو برابر پورنتا اور آنند کے مقصد کی طرف لگائے رہتا ہے اور ایک لمحہ بہر کے لئے بہی اس کو سامنے سے نہین ہٹنے دیتا ہے - اس کا کام افعال کو راستی کی سمت مین رکہنے کا ہے تاکہ وہ ہمکو غارت نہ کر سکین - ناؤ کی رہبری

[illegible]

[illegible]

مہاتماؤن کے پوجیہ قدمون پر چلنا چاہیئے جو خود پرماتما ہوگئے ہین۔

ذیل کی بندیلیاں جب من مین واقع ہوتی ہین تب صحیح اعتقاد حاصل ہوتا ہے۔

(۱) کرم کی قوتون کا عام طور سے کمزور یا ڈھیلا پڑنا۔

(۲) بدھی (عقل) کی تیزی۔

(۲) من کا سائنس کی طرف رجحان جسکی وجہ سے سچ کی تعلیم قبول ہوسکے اور من مین رہ سکے۔

(۴) زبردست جذبات کا ہلکا پڑنا یا مند ہوجانا۔ اور

(۵) روح کی ماہیت پر بار بار بچار کا ہونا۔

مین نے ان اسباب کا تذکرہ یہانپر محض اس لئے کیا ہے تاکہ آپ کے دل پر اس امر کو نقش کردون کہ سائنس کی طرف میلان خاطر کا ہونا کتنی بیش بہا شئے ہے۔ یہہ میلان خاطر قدرتی منطق سے ہوتا ہے اور بالخصوص اشیا کے اصلی اسباب کی تفتیش سے۔ صحیح اعتقاد حاصل ہوتے ہی سچے اعتقاد والے کا علم صحیح علم مین مبتدل ہوجاتا ہے کیونکہ صحیح اعتقاد کا مفہوم ہی تتون مین درڑھ شردھا کا ہونا یعنی انکی صحت کا پکا پکا یقین ہونا ہے۔

صحیح اعتقاد کے حاصل ہوتے ہی صحیح عمل کی ابتدا سب سے بری عادات و خواہشات کے ترک کرنے سے ہوتی ہے بےمطلب کی بےرحمی۔ جانداروں کے گوشت کا کھانا نشی اشیا کا استعمال۔ اور شکار کا کھیلنا سب سے پہلے ترک کرنا چاہئین۔ ان نہایت بری و

مطلب یہ ہے کہ صحیح گیان سے مراد تتوگیان سے ہے اور چونکہ تتون کو بچار۔ نیز انکے متعلق شبہون و شکوک کے رفع ہونے پر ہی ان مین اعتقاد پیدا ہوسکتا ہے اسلئے تتون کا ٹھیک ٹھیک گیان تتون کے اعتقاد مین شامل ہے۔

## سنگدلی کی عادات کو چھوڑے بغیر راہ نجات پر چلنے کی کوشش کرنا بے سود ہے

یہہ یاد رکہنے کے قابل بات ہے کہ یہودیوں کے قدیم مت مین زندہ جانورون کا گوشت کو کہانا منع تھا (ای - آر - ای - جلد ۴ - صفحہ ۲۴۵) پارسیون کے یہان بہی ایسا کہا ہے (دیکہو The Teaching of Zoroaster صفحہ ۴۳) کہ

"سب اقسام کے گناہون سے جو مین نے آسمان کے تعلق مین فرشتہ بہمن کے خلاف اور دنیا کے تعلق مین مویشی اور مختلف قسمون کے مویشیون کے خلاف کئے ہین اگر مین نے اسکو مارا ہے - ستایا ہے - بیقصور مارا ہے - اگر مین نے اسکو وقت پر کہانا اور پانی نہین دیا ہے - اگر مین نے اسکو آختہ کیا ہے - اگر مین نے اسکو قزاق یا بہیڑیے یا راہزن سے نہین بچایا ہے - اگر مین نے اسکی گرمی و سردی مین حفاظت نہین کی ہے اگر مین نے کار آمد مویشیون کو مارا ہے یا کام کرنے والے مویشیون کو یا جنگی گہوڑون کو یا بکرون کو یا مرغون کو یا مرغیون کو - پس اگر ان نیک جانورون اور انکے محافظ بہمن [illegible]ون کو مجہسے ایذا پہونچی ہے اور وہ مجہسے مطمئن نہین ہین تو مین توبہ کرتا ہون"

شائیست لاشائیست (باب ۱۰ - آیت ۷ و ۸) مین ایسا لکہا ہے کہ

"قاعدہ یہہ ہے کہ جانورون کے مارنے سے حذر کرنا خواہ وہ کسی قسم کے ہون مذہبی تعظیم کی حد تک پہونچنا چاہیئے - کیونکہ ستدگر ناسک مین ایسا آیا ہے کہ جن آدمیون نے ناروا طور پر جانورون کو قتل کیا ہے انکی سزا ایسی سخت ہے کہ ان جانورون کا ہر ایک بال خنجر ہوکر مارنے والے کو قتل کرتا ہے جانورون مین سے بڑے بکرے - ہل مین چلنے والے بیل - جنگی گہوڑے - خرگوش ..... مرغ ..... کے مارنے سے سب سے زیادہ حذر کرنا چاہیئے"

(ایس - بی - ای - جلد ۵ صفحہ ۳۱۹)

جس کی پاؤن نے زینہ کی پہلی سیڑھی کونہین چھوا ہے وہ چھت پر کیسے پہونچے گا؟ وہ پرماتما کہ جنکی صحبت مین ہم بیٹھنا چاہتے ہین سب جیون کا بھلا چاہتے ہین - وہ نہ کسی جاندار کو کھاتے ہین اور نہ مارتے ہین - پھر وہ شخص جو ذرہ سی دیر کے زبان کے ذائقہ کے لئے جاندارون کو مارتا اور تکلیف دیتا ہے پرماتما کیسے بن سکتا ہے؟ اسلئے ہمیشہ کی زندگی اور آنند کے متلاشی کوان بری عادات کو صحیح اعتقاد کے حاصل ہوتے وقت ہی چھوڑ دینا چاہیئے - ایسی ہی وجوہات سے اسکو جوا کھیلنا زناکاری - چوری کرنا اور جھوٹ بولنا بھی چھوڑ دینا چاہیئے - ان نہایت بری عادات سے ترک ہونے پر حقیقت کے واقف کار کو آہستہ آہستہ اپنے تئین سنیاس کی سختی کی زندگی کے لئے طیار کرنا چاہیئے - موکش کا طالب مثل دیگر آدمیون کے دنیا مین رہتا ہے اور اپنے لائق عورت سے شادی کرکے زندگی بسر کرتا ہے اس امر کی کوشش کرتے ہوئے کہ اسکی دلی پاکیزگی - نیکی اور ویراگیہ مین برابر ترقی ہوتی رہے - گرہست کی روحانی ترقی کے گیارہ درجہ ہین جنکو گیارہ پرتما کہتے ہین جن مین سے گذر کر وہ سنیاس تک پہونچتا ہے وہ حسب ذیل ہین:

(۱) ماس کھانا وغیرہ وغیرہ بری عادات کا جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہے چھوڑ دینا -

(۲) ذیل کی پانچ قسم کے برتون کا پالنا -

(الف) اہنسا یعنی کسی کو ایذا نہ پہونچانا

(ب) جھوٹ نہ بولنا -

(ج) چوری نہ کرنا -

(د) زنا نہ کرنا -

(۱) دنیاوی اشیاء سے دلبستگی نہ رکھنا۔

(۲) دن مین تین مرتبہ یعنی صبح دو پہر اور شام کو دہیان مین بیٹہنا۔

(۴) ہر مہینہ مین کم از کم چار مخصوص دن برت رکہنا۔

(۵) سبز ترکاری وغیرہ کا ترک کرنا۔

(۶) غروب آفتاب کے بعد اور طلوع آفتاب کے قبل کچہہ نہ کہانا۔

(۷) برہمچریہ یعنی اپنی بیوی سے بہی علیحدگی اختیار کرنا۔

(۸) سب قسم کے روزگار و دنیاوی بیوپار سے کنارہ کشی کرنا۔

(۹) ترک دولت وغیرہ یعنی اپنا سب دنیاوی اثاثہ بیوی بچّون وغیرہ کو دے ڈالنا۔

(۱۰) دنیاوی معاملات مین مشورہ دینا بہی بند کر دینا۔ اور۔

(۱۱) کہانے کی نسبت اپنے اوپر اور بہی قید لگانا یعنی کہانا صرف ایک مرتبہ

مَین نہایت خوشی کے ساتہہ یہان پر پارسیون کی مقدس کتب کا مفصلۂ ذیل کلام جو اس اصول سے مطابقت رکہتا ہے لکہتا ہون "یہہ بہی کہا ہے کہ جب اندہیرا ہو تو کہانا روا نہیں ہے کیونکہ اس شخص کے جو ایسا کرتا ہے ایک تہائی فہم و جلال کو شیاطین اور خبیث چہین لیتے ہین" (ایس۔ بی ای جلد ۵ صفحہ ۳۱۰)

مہابہارت مین بہی لکہا ہے کہ "چڑہاوا چڑہانا۔ غسل کرنا۔ شرادھ کرنا۔ پوجا کرنا دان کرنا اور بالخصوص کہانا رات کو نہین کہانا چاہیئے"

یہہ امر بہی جاننے قابل ہے جیسا پروفیسر ونکش بیڑی پیر نے بتایا ہے کہ پانی کو چہان کر پینے کی ہدایت جین دہرم اور مہابہارت دونون مین کی گئی ہے۔

[illegible]

(١) معافی (٢) انکساری (٣) دیانت داری (٤) من سے طمع کو نکالنا (٥) سچ بولنا (٦) رحم دلی (٧) نفس کشی (٨) تیاگ (٩) اوداسینتا اور (١٠) برہمچریہ -

ان سب کے ساتھہ لفظ اُتم جسکے معنے اعلےٰ یا برتر یا احسن کے ہین بطور صفت کے لگا ہوا ہے - سادہو اندرونی و بیرونی دونون قسم کے تپ کرتا ہے اور انکی سختی کو روز بروز بڑہاتا رہتا ہے - اسکا من روح کی خاصیت اور دنیا اور دنیا کے انقلاب اور اسکی دل کو لبہانے والی ترغیبون اور عارضی نمائش پر بچار کرنے مین برابر لگا رہتا ہے -

یہہ سب سخت پہاڑ کی چڑہائی کا سا کام ہے لیکن جیسا مین نے پہلے کہا ہے آپ کسی کام مین بہی کامیابی نہین پا سکتے جب تک کہ ذرائعہ حصول اس کام کے کرا دینے کے لئے کافی نہ ہون - دراصل صحیح عمل اپنی آتما کے محسوس کرنے ہی کا نام ہے یعنے اپنی روح کے ذاتی جلال و اسکی بزرگی کے انوبہو کرنے کا جو ایک بہت آسان بات معلوم پڑتی ہے - لیکن ذرہ بیٹھ کر تو دیکہو کہ کیا تم واقعی ایک سیکنڈ بہر کے لئے بہی ایسا کر سکتے ہو - جون ہی کہ تم اپنی آتما کی طرف مخاطب ہو کر بیٹھنے کا ارادہ کروگے ون ہی تمہاری تمام اشتہائین - مرغوبات - خواہشات - میلان طبع جسمانی ضروریات وغیرہ ایک دم بغاوت مین تمہارے خلاف اوٹھہ کہڑی ہونگی - ان باغیون مین سے ہر ایک ایک زبردست قوت ہے - انکے غارت کئے بغیر وہ تمکو امن سے

جو پہول تک ہمکو نہین پہونچا دیتا بشرطیکہ ہمکو اسکے ڈہونڈہنے کا
طریقہ آوے اور اسکی تلاش مین سرگرم ہون - اگر آپ کانٹے کو
نظرانداز کرکے پہول تک پہونچا چاہتے ہین تو آپ کو اسکے صدمہ
کی پوری جہلجہلاہٹ برداشت کرنی پڑے گی لیکن اگر آپ
پہلے کانٹے سے نپٹ لین توپہر پہول آپ کا ہے چاہے جہان
اسکو لیجا وین - میرے پاس اتنا وقت نہین ہے کہ مین یہان راہ
نجات کی مختلف منازل کا حال بیان کرسکون لیکن اتنا اس سلسلہ مین
ضرور کہونگا کہ چند ہی روز مین ساد ہو ایسی خوشی کو محسوس کرنے
لگتا ہے جو بڑے بڑے کروڑپتی اور بادشاہون کے بہی خیال مین نہین
آسکتی ہے - گہرست کو بہی بعض مرتبہ اسکی محنت کا پہل اپنی زندگی
کی اندرونی شادمانی کے محسوس ہونے سے ملجاتا ہے لیکن اسکی زندگی
مین ایسے موقع بہت کم ہوتے ہین اور اسکے جذبات کی شانتی
اور دلی ویراگیہ کی عمدگی پر موقوف ہین - سادہو نرِدان حاصل
کرنے کے پہلے ہمہ دانی کو حاصل کرتا ہے گو کہ زمانہ کے انقلاب سے
آجکل دنیا کے اوس حصہ مین جس مین ہم رہتے ہین ایسے کوئی سرِدگیہ
(ہمہ دان) سادہو نہین ہین - اسکی وجہ یہہ ہے کہ ہم لوگ سابق کے
اپنے بزرگون کی نسبت بہت چہوٹے درجہ کے انسان ہین اور چونکہ
ہمنے انکے بجر ایسے شریر نہین پائے ہین اس لئے ان کی مانند
ہم اچل دہیان بہی نہین لگاسکتے ہین - لیکن گو کہ ہمکو آتما کا شُدھ اچل
دہیان تو نصیب نہین ہوسکتا ہے تاہم ہم باقی اور قسم کے دہیانون کے
فائدہ سے محروم نہین ہین اور ہمکو اپنے من کو ان مین اپنی طاقت اور

حالات کے بموجب لگانا چاہیے - لیکن اسس امر کو کبھی نہین بھولنا
چاہیے کہ روحانی علم اور عمل کی جڑ یعنی حیات ابدی کے ہمیشہ
سرسبز رہنے والے پودہ کا اصلی بیج صحیح اعتقاد ہی ہے جسکے
بارہ مین تن کرنڈ شراوکا چار مین جو ایک بہت پراچین شاستر ہے
ایسا کہا ہے " تین لوک اور تجگ مین جیون کا سچے اعتقاد کے برابر
کلیان کرنے والا دوسرا نہین ہے اور نہ باطل عقیدہ کے مانند
ایذا رسان - سچے اعتقاد والے آدمی جلال - پرتاب - ودیا
شہرت - دولت - فتح اور بزرگی کے مالک ہوتے ہین -
وہ اونچے خاندانون مین پیدا ہوتے ہین - وہ دہرم ارتہہ کام موکش
کے سادہک اور انسانون مین برتر ہوتے ہین - صحیح اعتقاد والے
جیو سورگون مین جنیندر ( Tirthankara ) بھگوان کے بھگت
ہوتے ہین اور آٹھہ قسم کی ردہیون (کراماتی قوتون) کو حاصل
کرکے دیو اور دیونگناون کی صحبت مین بہت عرصہ تک آنند ہوگئے ہین
نرمل سچے اعتقاد والے پرش چکرورتی راجہ ہوتے ہین جنکے چرنون پر
بہت راجہ سرجہکاتے ہین اور جو نو ندہیون اور چودہ رتنون اور چھہ
کہنڈون کے سوامی ہوتے ہین - صحیح اعتقاد ہی سے شرن جنکی ایسے جیو
جرارہت - روگ رہت اکشی رہت - بادہا رہت - شوک - بھے شنکا رہت
موکش کو پراپت ہوتے ہین جس کا مفہوم گیان اور آنند کی پورنتا
اور سب قسم کے کرمون کے میل سے پاک ہونے کا ہے - جنیندر کی
سے بھگتی جسکے ایسا ہو (موکش گامی جیو) اپرست دیوندر سموہ کی
جہا کو اور راجاؤن کے مستک سے پوجنیک چکرورتی کے چکر کو اور

ہو گیا ہے تمام دوش جینے ایسے ترتہنکر پد کو پراپت ہوکر موکش کو پاتا ہے
اب صرف اتنا کہنا باقی رہ گیا ہے کہ جو نتائج ہمنے آج کے لکچرین نکالے
ہین وہ سب جین سدہانت مین شامل ہین جو سائنس سے بالکل مطابق پایا
جاتا ہے - ان مین سے بہت سے نتائج کو ہم دیگر مذاہب مین بہی پائینگے
جبکہ اونکی تفتیش کی باری آئیگی -

# چوتھا لکچر

## فلسفہ

آج کے لکچر کا مضمون میٹا فزکس (فلسفہ) ہے۔ اسمین کچھ شبہہ ہے کہ اس لفظ کے ٹھیک معنے کیا ہین لیکن ابتدا وہ ارسطو کے فلسفانہ مقولون سے منسوب کیا گیا تھا جو ارسطو کی تصانیف کی جلدین علم طبعی کے رسالہ کے بعد رکہے ہوئے ملے تھے۔ لیکن اس لفظ کا مفہوم جا ہے جو رکھا گیا ہو میرے خیال مین ہم بغیر کسی پس وپیش کے اوسکا اطلاق اوس محکمہ علم سے کر سکتے ہین جو علم طبعی سے اونچے طبقہ کا ہے۔ پس فزکس (علم طبعی) حواس سے سیدہی سیدہی محسوس ہونے والی چیزون کا علم ہے اور میٹا فزکس یعنی فلسفہ اونکی قسمین اور تعلقات قائم کرتا ہے اور بالآخر ایک باقاعدہ اور اپنے ہر پہلو مین مطابقت رکہنے والا علم بنجاتا ہے۔ جیسا کہ ہمکو اس کے قبل کہنے کا اتفاق ہوا ہے۔ فلسفہ اور سائنس کا جوڑا ہے یعنے انکے باہمی تعلق کا قطع کرنا گویا دونون کو قتل کرنا ہے۔ کیونکہ سائنس کو فروعات ہستی سے بچنے کے لیئے یہ ضروری ہے کہ وہ علم کی کل شاخون کو اوسکی پوری وسعت مین مطابق کرنے کی کوشش کرے اور فلاسفی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ مشاہدہ قدرت کا کبھی ساتھ نچھوڑے تاکہ اوسکی مدد سے قیاس اور واقع قدرت کے درمیان جو عام طور پر ناموافقت پائی جاتی ہے اوس سے بچ سکے۔ پس میٹا فزکس کی تعریف یہ ہوسکتی ہے

کردہ مشاہدہ کے واقعات پر بچار کا فصل یا نتیجہ ہے جو اپنی تکمیل مین ایک باہمی اندرونی مطابقت رکہنے والا مجموعہ علوم ہے جس سے کائنات کی اصلیت معلوم ہوسکتی ہے اور جو اسلئے سب سے اعلے اور عمدہ مقاصد کے حاصل کرنے کے لئے کارآمد ہوسکتا ہے - یہہ تعریف ہماری اغراض کے لئے اور بہی زیادہ ضروری ہے کیونکہ ہمکو اسوقت ہرطرح اور قسم کے دماغی قیاسات سے کوئی سروکار نہین ہے بلکہ صرف اوس خیال سے ہے جسکا کوئی تعلق مذہب سے ہو - ہمکو کوئی دلچسپی بہی انسانی خیال کی تعریف لکہنے یا مذہب کے متعلق مختلف ملکون اور زبانون کے قیاسی گڈا لگانے والون کے خیالون کو یکجا کرنے مین نہین ہے اور نہ ہمکو اتنی فرصت ہی ہے - اسقسم کی کارروائی محض ہماری موجودہ ضروریات سے غیرمتعلق ہی نہین ہوگی بلکہ اسقدر وقت اور محنت کی خواستگار ہوگی جو لکچر ہذا کی منشا اور اوسکے لکچرار کی لیاقت کے باہر ہین -

اسلئے ہم اپنی تفتیش کارآمد کی اقلیم یعنے ان درشنون ہی پر محدود رکہینگے جو مروج مذاہب سے وابستہ ہین اور ان مین سے بہی ہم کسی کی پوری پوری نکتہ چینی نہین کرین گے سوائے اون موقون کے جہان اون کے اصلی اصولون کو سمجہنے کے لئے ایسی نکتہ چینی واقعی ضروری پائی جاوے -

پہلے ہم اپنی تحقیقات ادویت ویدانت سے شروع کرین گے جسکی یہ تعلیم ہے کہ اس براہٹ روپ یعنی مادی سنسار کے پیچہے صرف ایک ہی اصلیت یا ہستی ہے - یہ ہستی برہم ہے اور چونکہ وہ ہی صرف

ایک موجود ہستی یا [illegible] ہے دیگر ہر چیز کے لیے ضرور ہی ہوا کہ اوسکی
ہستی محض نمائشی ہو۔ سنسار اسلئے بجز نام ورُوپ کے بدلن کے
اور کچھ نہین ہے۔ یا صاف الفاظ مین یون کہو کہ وہ مایا ہے۔ تب ہر ایک
متنفس روح کیا ہے۔ برہم خود! اور برہم ہونیکی وجہ سے ہر جگہ
حاضر وناظر۔ ہمہ دان اور قادر مطلق! لیکن نہ تو افعال کا کرتا اور نہ اون کے
پہلون کا بھوگتا (Deussen's System of the Vedanta)
اسلئے مقصد دلی برہم ہونا نہین ہے کیونکہ روح تو ہمیشہ ہی برہم ہے
اسوقت مین بھی جب کہ اوسکو اسبات کا گیان نہین ہے۔ روح کی
مکتی اوسکو اپنے ست۔ چت۔ آنند ہونے کے گیان سے ہوتی ہے
جن سے برہم کی صفات ظاہر ہوتی ہین گو کہ برہم کی تعریف معمولی طور سے
نیتی۔ نیتی (یہ نہین۔ یہ نہین) ہے۔ یہ محض اس نفی کے بیان کو اس
امر پر زور دینے کے لئے کہ برہم حواس سے محسوس ہونے والے
گنون سے بری ہے مان لیتا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ویدانتی لوگ
اوسکے لفظی معنے لگاتے ہین۔ روح کو اپنا برہم ہونا محسوس ہونے سے
مکتی فوراً مل جاتی ہے (کیونکہ ویدانت کا مسئلہ "وہ تو ہے" ہے نہ کہ
"وہ تو ہو جاوے گا") برہم کا گیان ہونے کے ساتھ ہی ساتھ جیو آتما
عالم کی روح ہو جاتا ہے۔ (Deussen) - ویدانت کی
خاص تعلیم حسب ذیل ہے۔

(الف) دنیا کا است یا باطل ہونا۔

(ب) صرف ایک ہستی کا وجود۔ اور

(ج) گیان سے مکتی کا حاصل ہونا۔

ان مین سے پہلے امر کی بابت یہ کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ منطق مین چند اصول لازمی طور سے ماننے پڑتے ہین اور ہمارے لئے کسی درشن (فلسفہ) کی نیو ڈالنے کی کوشش کرنا جب تک کہ ہم انکو مؤید کار نہ کرلین بے سود ہے۔ یہ اصول ایس۔ این ہیز جی کی بنائی ہوئی منطق کی ایک چھوٹی کتاب مین (see A Handbook of Deductive Logic) خوبی کے ساتھہ درج ہین اور حسب ذیل ہین۔

(۱) یہ کہ ہمارے من سے علیحدہ ایک مادّی دنیا ہے۔

(۲) یہ کہ ہمارا من اشیاء کا ٹھیک ٹھیک فوٹو کھینچ سکتا ہے اور اس لئے اشیاء واقعی ویسی ہی ہین جیسی کہ ہمکو دکھائی دیتی ہین۔

(۳) یہ کہ سنسار کی چھوٹی چھوٹی تبدیلیون مین ترتیب اور قاعدہ ہمیشہ سے موجود ہین اور اس سے دنیا تینون زمانون (یعنے ماضی۔ مستقبل اور حال) مین سب دیکھنے والون کے لئے بلحاظ اصلیت کے یکسان ہی رہتی ہے۔ اور

(۴) یہ کہ جھوٹ کو سچ سے تمیز کرنے کے لئے چند ایسے قاعدہ ہین اور ہونا چاہین جو ہر جگہ ٹھیک پائے جاوین۔ یعنے ایسے قواعد جو بچار کرنے والون کو جھوٹی دلائل کے پھندون سے بچاکر سچ تک پہونچا سکین۔

یہ از خود عیان اصول ہین جو آپ کو منطق مین ماننا پڑتے ہین اور اونسے انکار کرنا بے سود ہے۔ وہ منطقی ودیا کی بنیاد ہین جو اونکی عدم موجودگی مین قائم نہین ہوسکتی ہے۔ اب اودیت ویدانت کی پہلی ضد یہ ہے کہ سنسار مایا ہے جو منطق کے مندرجہ بالا اصولون مین سے پہلے اور تیسرے کے خلاف پڑتی ہے جنکے بموجب ہمارے من کے علاوہ ایک مادّی دنیا کا وجود ہے اور وہ تمام زمانون یعنی ماضی۔ حال اور مستقبل مین جو سب کے

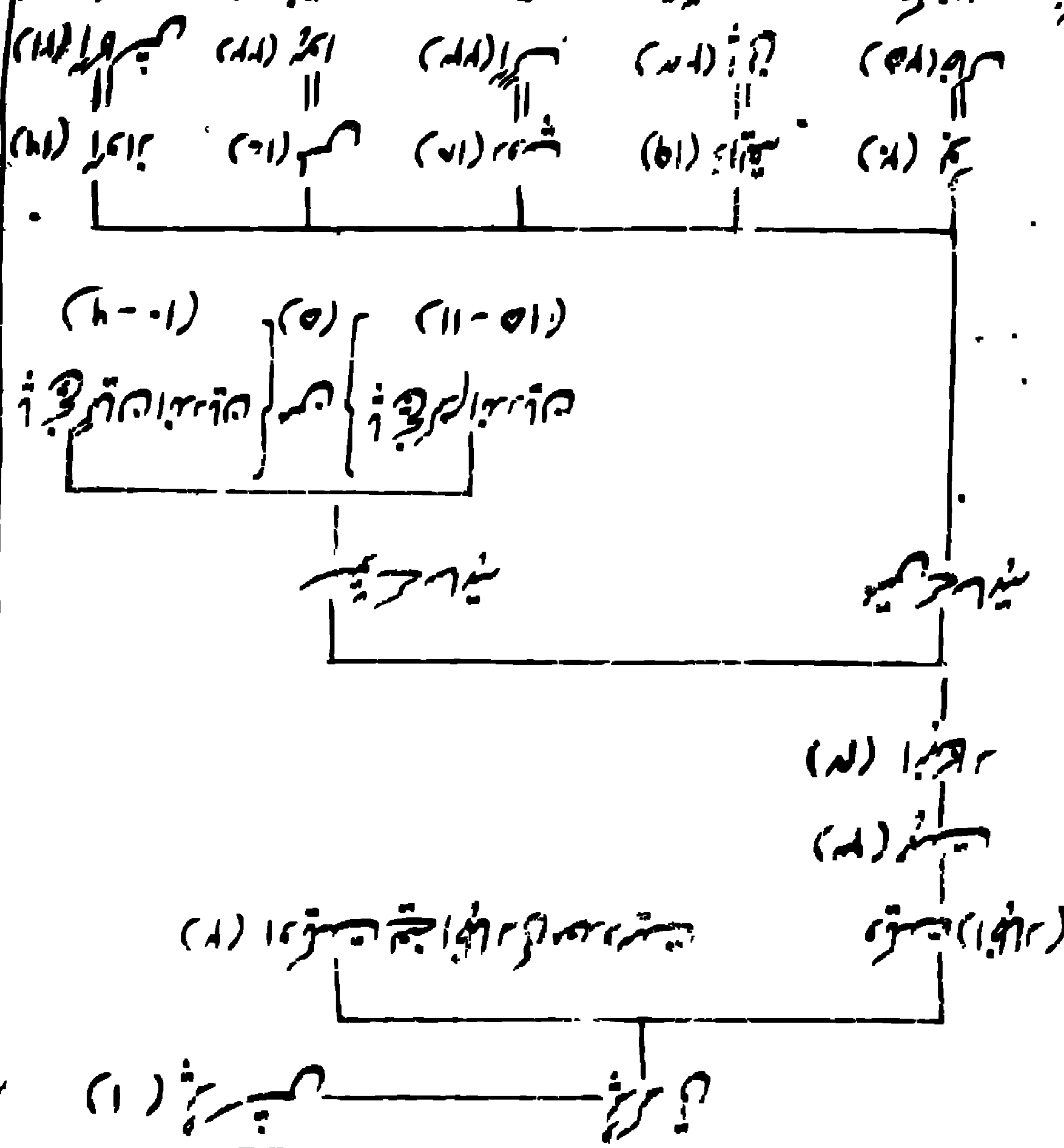
[illegible]

خدا کی ذات و صفات کا عکس ہین۔ عالم (دنیا)
بازیگر کا سکّہ ہے جو دراصل ایک کہپڑے کا ٹکڑہ ہے
(یعنی کچھ نہین ہے) لیکن بازیگر کی کاریگری کی وجہہ
سے وہ چاندی کا روپیہ معلوم ہوتا ہے۔ اسی طور پر
ہر چیز اوسی سے ہے"

ہم اپنے گذشتہ لکچر مین دیکھہ چکے ہین کہ ارواح دوامی ہین کیونکہ وہ اپنی ہی ذات مین اکھنڈ یعنی انباشی ہین۔ پس وہ کسی کا عکس نہین ہو سکتین بدقسمتی سے اس مسئلہ کے موجد کو یہ نہین سوجہا کہ اسبات کی تائید مین ایک شمہ بہر بہی شہادت نہین ہے کہ محض عکس مین ادراک۔ احساس ارادہ۔ حافظہ۔ اور امتیاز ہو سکتے ہین۔ سورج اور اوسکے ایک آتشی شیشہ کے ذریعۂ حاصل کئے ہوئے عکس کی مناسبت غیر متعلق ہے اسوجہ سے کہ اوّل تو وہ اصلی عکس ہی نہین ہے کیونکہ سورج کا عکس دراصل آتشی شیشہ کے ذریعۂ سے محض سورج کی کرنون کا ایک مقام پر اکٹھا کرنا ہے اور دوسرے یہ کہ خود سورج کا ایک اکھنڈ کبھی نابدلنے والے نور ہستی سے کہ جس مین سے کسی قسم کی کرنین نہین نکلتی ہین مقابلہ نہین کیا جا سکتا ہے اور تیسرے اسوجہ سے کہ احساس۔ عقل اور ارادہ اور ادراک کے اور دیگر خواص کسی طرح پر قابل انتقال نہین ہین جیسا کہ پچھلے لکچر مین ثابت ہو چکا ہے۔ عکس کے فلسفہ کی تائید کسی منطقی و یا تجربی سے بہی نہین ہوتی ہے (ملاحظہ ہو لکچر دویم) اور اسکو ہمین مجبوراً باطل ماننا پڑتا ہے۔

اب ہم سانکہیہ درشن کی طرف جو سب قسم کے مشرقی و مغربی

[illegible]



[illegible]

(۳) "مین" کے کار و بار کا اظہار یعنے من اور گیان اور کرم اندریون کا مصروف کار ہونا۔
(۴) حواس کی تحریک یعنی احساس۔
(۵) بیرونی خلا مین احساس کے مادّہ کا جنکی اشیا رہنی ہوئی ہین ڈالنا یا قایم کرنا۔

اگر آپ مایا وادیون کے اس خیال کو نگاہ مین رکھین کہ یہ دنیا دیکھنے والے کے من مین ہے اور اوسکی اشیا احساس ہی ہین جنکو ہم من کے ذریعہ سے خلا مین قایم کرتے ہین تو آپ کو لیکن من کے سد بانت کے سمجھنے مین کوئی دقت واقعہ نہ ہوگی۔ ہم سانکہہ کے تتّون کی ترتیب کا مقابلہ پہلو بہ پہلو لکھہ کر اوس طریقہ سے کرینگے جسکے بموجب معلوم ہوتا ہے کہ لیکن من نے سوکر اوٹھتے ہوئے متنفس کو دنیا کا گیان ہونا قیاس کیا ہے۔

## سوکر اوٹھتا ہوا من

(۱) جاگنے اور سونے کی حالتون کا یکے بعد دیگرے متواتر ہونا۔
(۲) سونے مین ادراک کا ناش نہین ہوتا ہے بلکہ کوئی دیکھنے والی چیز ہی وہان نہین ہوتی ہے۔
(۳) جاگنے پر پہلے پہل عقل کا پرکاش ہوتا ہے۔
(۴) عقل سے اہنکار پیدا ہوتا ہے۔
(۵) اہنکار مین سے "مین" کا کار یا یعنی من و گیان اندریان و کرم اندریان نمودار ہوتی ہین۔
(۶) تب احساس محسوس ہوتا ہے۔

## دنیا کا کرتب

(۱) دنیا کے اظہار و ناش کا یکے بعد دیگرے متواتر ہونا۔
(۲) پرلے مین پرش کا ناش نہین ہوتا ہے بلکہ دنیا کا کرتب بند ہو جاتا ہے پس کوئی دیکھنے والی چیز قسم کی نہین ہوتی ہے۔
(۳) دنیا کے سلسلہ مین سب سے پہلے مہت (عقل) نمودار ہوتی ہے۔
(۴) مہت اہنکار کی صورت مین مبدّل ہو جاتی ہے۔
(۵) اہنکار سے من و پانچ گیان اندریان و پانچ کرم اندریان یعنی ہاتھہ پیر وغیرہ بنتے ہین۔
(۶) اہنکار جسا یعنے لمس آنکھ اندروپ ذائقہ مین بدل جاتا ہے

(۶) احساس کی تحریک کا مادّہ باہر کی خلا رمین قایم کیا جاتا ہے جو حواس کے ذریعہ سے محسوس ہونے والی دنیا ہے -

(۷) احساس یعنی بُو وغیرہ کا لطیف مادّہ پانچ کثیف عناصر یعنی آکاش - ہوا - آگ - پانی اور خاک مین مبدّل ہو جاتا ہے جن سے یہ دنیا بنی ہے

پس اسطور پر صاف ہو جاتا ہے کہ کپل مُن کا فلسفہ ایک سوکرا د تھتے ہوے متنفس کی تمثیل پر مبنی ہے - اب یہ صاف ظاہر ہو گیا ہو گا کہ کپل مُن کسی بیرونی دنیا کے وجود کو نہین مانتے ہین بلکہ اوسکو اپنے ہی حواس کے احساس کا محسوس ہونے والی صفات مین مبدّل ہو جانا مانتے ہین - بدقسمتی سے کپل مُن کو غالباً یہ خیال نہین آیا کہ احساس کبھی آپ مین ہی نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ ایک شئے از نام بیرونی تحریک بھی ہے جو ہمارے احساس مین بہت زیادہ حصہ لیتی ہے - اگر اونکو احساس کی یہ خاص صورت معلوم ہوتی تو وہ آگ و آب جیسے کثیف عناصر کو کبھی احساس کے لطیف مادّہ کی تبدیلیاں نہین مان لیتے - وقت کی کمی کے باعث مین سانکھہ درشن کی اور غلطیون کا تذکرہ اسوقت نہین کر سکتا ہون جو عناصر اور احساس کی مطابقت اور عناصر کے باہمی تعلقات کی بابت پائی جاتی ہین - اِن مین سے چند کا تذکرہ میری کتاب کی اوف نوٹیج مین آپ کو ملے گا جسکا حوالہ مزید واقفیت کے لئے آپ کو دینے پر مین یہان قناعت کرونگا -

لیکن گو کہ ویدانت اور سانکھہ دونون ہی بطور فلسفہ کے صحیح نہین پائے جاتے ہین تاہم وہ دونون ہمارے لئے بہت بیش قیمت ہین چونکہ وہ ہمارے ہندو بھائیون کے پُرانے ویدک اعتقاد کے اصولون پر ایک قسم کی روشنی ڈالتے ہین کیونکہ دونون ویدکے پرمان کو مانتے ہین اور

ہندو فلاسفی کے دیگر درشنون کی مانند وید کے الہامی کلام کی فلسفہ سے تائید کیجانے کا دعوے کرتے ہین - یہ ظاہر ہے کہ ہندو من کبھی نہ کبھی ان کلون کو اگر ان مین اعتقاد کے تسلیم شدہ مسائل کے لئے فلسفانہ تائید نہ ہوتی یا کم از کم اونکی تائید کا دعوی نہ ہوتا ضرور اکھاڑ ڈالتا اور وہ کبھی ہندو مت کے قرابت دار نہین مانے جاتے - اور جو بات ہندو مت کے عقاید وہندو فلاسفی کے مختلف درشنون کے تعلق مین صحیح پائی جاتی ہے وہی تصوف اور اسلام کے باہمی تعلق کی بابت صحیح ہے - پس ہمارے لیے سب سے زیادہ جاننے کے قابل یہ بات ہے کہ ان تینون فلسفون مین انسانی روح کو خاصیت اور جوہر مین قطعی خدا مانا ہے -

اب مین نیاے یا منطق کے اسکول کی طرف توجہ کرونگا - ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہین کہ اسکی انوکھی دیاپتی جو ایک ہمذات اوداہرن (مثال) پر قائم کیجاتی ہے اصل اصول منطق کے خلاف ہے - لیکن اس درشن کے بانی گوتم کی تقریر جس سے وہ فلسفہ کے دوامی معترض کا جو کہتا ہے کہ باہری دنیا کی کوئی ہستی نہین ہے کھنڈن کرتا ہے نہایت فرحت بخش ہے - گوتم معترض کے مسئلہ کو اسطور پر رد کرتا ہے -

"وہ یہ اس بنا پر کہ اگر کسی باہری شے کی ہستی کا ثابت کرنا ناممکن ہو تو اُتنا ہی ناممکن اوسکی نیستی کا ثابت کرنا ہوگا - اور اگر خواب یا وہم کا حوالہ دیا جاوے جو سراب یا شعبدہ بازی سے پیدا ہوا ہو تو یہ ماننا پڑے گا کہ یادداشت کی طرح سے خواب بھی پہلے کی دیکھی ہوئی چیزون سے تعلق رکھتے ہین - اور شبہ یاد ہو کہ مین بھی ہم کو کسی واقعی شے کا دہوکہ ہوتا ہے -

حتیٰ کہ غلط گیان سچ گیان سے ہمیشہ دور ہو سکتا ہے

(ایس-ایس-پی صفحہ ۴۲۷)

گوتم کا قول ہے کہ گیان حواس یا من کی ملک نہیں ہے بلکہ روح کی
وہ آواگون کو مانتا ہے اور راگ - دویش اور بے وقوفی کو سب سے
بڑے نقائض خیال کرتا ہے جنمین سے بے وقوفی سب سے بڑی ہے -
پن پاپ کے بند ہونے سے شریر سے جیو کی علحدگی ہو سکتی ہے - گوتم
کی فلاسفی مین ایشور کا خیال اول درجہ کی اہمیت نہین رکہتا ہے - اوسکی
ہستی کی ضرورت آواگون مین پڑے ہوے لاانتہا جیون کے کرمون کا
پہل دینے کے لئے ہے - نیائے کے تتّون مین گیان کے اصلی تتّو جو ہم
سائنیس مذہب کی جستجو مین قائم کر چکے ہین شامل نہین ہین اور نہ موکش کی
حالت کا ذکر ہے جو اصلی مقصد ہے -

کناڈ کا ویشیشک اسکول قریب قریب نیائے فلاسفی کی بہن ہے اسمین
کوئی خاص بات نہین ہے جو اور جگہ نہ پائی جائے - کناڈ کی خاص قابلیت
ذرّون کی چھان بین سے متعلق ہے جنکا کچھہ تذکرہ نیائے مین بھی پایا جاتا ہے
مگر ویشیشک کے پدارتھہ حسب ذیل ہین -

(۱) جوہر -
(۲) گن -
(۳) حرکات -
(۴) جنس یا عام صفات -
(۵) قسم یا خاص صفات -
(۶) سنوگ - اور

(۷) نیستی۔

جوہرین آتما یا روح شامل ہے۔ لیکن صفات یہ ہین۔ رنگ۔ ذائقہ۔ بو۔ لمس۔ شمار۔ ناپ۔ علیحدگی۔ میل۔ جدائی۔ اگلاپن۔ پچھلاپن۔ سمجھ۔ سکھہ۔ دکھہ۔ خواہش۔ نفرت اور ارادہ (ایس۔ بی۔ ایچ۔ کناڈ سوتر) ان مین آنند کا ذکر نہین ہے اگر وہ سکھہ مین شامل نہ سمجھا جاوے۔ مگر نیاے کے بموجب سکھہ دکھہ کی ہی ایک شکل ہے (دیکھو ایس۔ سی۔ دیا ہوشن کا نیاے سوتر صفحات ۱۲۲ و ۱۲۳) موکش کے بارہ مین بھی کوئی واقعی حال نہین بیان کیا گیا ہے جسکی یہ تعریف کی گئی ہے کہ" شریک کے سنجوگ کی نیستی اور اسکے ساتھہ ہی ساتھہ کسی اندرونی لطیف کارن شریر کا نہ رہنا جسکی وجہ سے پھر جنم نہین ہو سکتا" کناڈ کے فلسفہ مین بھی بندھن یا آواگون کا صحیح حال نہین بتایا گیا ہے۔ اور نہ اصل تتون کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جو دلائل پیش کئے گئے ہین وہ سب من گھڑت نتائج ہین اور سائنس کے طرز کی جستجو تو قریب قریب ہمیشہ ہی معدوم پائی جاتی ہے۔

ویسیشک اسکول کی دقتین یوگ درشن مین بھی پائی جاتی ہین۔ چند مصنفون کی رائے ہے کہ لفظ یوگ ایک مادہ سے نکلا ہے جسکے معنے جوڑنے کے ہین۔ یقیناً یہی مفہوم ہے جس مین من۔ گویائی۔ اور جسم آسرو (روح کی طرف مادہ کی آمد) کے تین یوگ (پرنالیان) جینمت مین مانے گئے ہین۔ مسٹر رام پرشاد ایم۔ اے یوگ شاستر کے مترجم ایس۔ بی۔ ایچ۔ مین اوسکے معنی لکھتے ہین: "سمادہی لگانا۔ دہیان کرنا" میکس مولر صاحب کے مطابق لفظ یوگ کا مفہوم کسی کام کے لئے اپنے کو

تیار کرنا یا محنت کے لئے اور خیالات کو قابو مین کرنے اور دہیان
ہٹانے سے روکنا ہے۔ یہان پر ہمارا اپنے تئین کسی دوسرے سے
جوڑنے کا سوال پیدا نہین ہوتا ہے۔ نہ ایشور یا خدا کے ساتھ جوڑنیکا
کیونکہ ایشور مین لے ہونے کا خیال یوگ کا کوئی جزو نہین ہے۔
پتنجلی رشی کپل من کی طرح روح کو اور سب چیزون سے علحدہ کرنے پر
اکتفا کرتا ہے اور اس امر کی تفتیش نہین کرتا کہ علیحدگی کے بعد وہ روح
کہان اور کس حالت مین رہیگی۔ (راجندر لال متر کا کلام جو۔ ایس
ایس۔ پی کے ۲۱۰ پر درج ہے)

یقیناً ایک متنفس کا دوسرے مین جذب ہو جانا غیر ممکن ہے۔
روح ایک متنفس ہے اور بطور متنفس کے ہی اوسکا وجود رہے گا۔
پتنجلی کے من مین ایشور کا خیال ایک صانع یا خالق یا دنیا کے حکمران کا
نہین ہے بلکہ محض خالص نور کا ہے جسپر کہ کرمون۔ اگیان یا دکھہ کا اثر نہین
ہوتا۔ اور ہمہ دانی کے لحاظ سے جسکا کمال پورن ہے اور جس سے زیادہ
کامل اور کوئی نہین ہو سکتا ہے۔ وہ موکش یا خوشی یا کسی چیز کا دینے والا
نہین ہے بلکہ صرف دہیان یا تصور کا نمونہ ہے۔ یہ سدہانت قریب قریب
جیین سدہانت سے مطابق ہوتا ہے جو ایک سدہ آتما کے جلال کا دہیان
اور اوس کی سنساری جیو کی حالت کی سوانح عمری کا مطالعہ اپنی ہی آتما
کے جلال کے دہیان مین قائم ہونے کا یقینی ذریعہ بتاتا ہے۔ پتنجلی کا یہ
کہنا بھی سچ ہے کہ جیو مادہ مین لتھڑے ہوئے ہین اور یوگ کا منشا انکو مادہ کی
بندہون سے چھڑانے کا ہے (ایس۔ بی۔ ایچ۔ یوگ سوتر)۔
مگر پتنجلی کو اصلی تتون سے آگاہی نہین ہے اور نہ وہ مادہ سے رہائی دینے

ہوا سے ذرا الجھیون کی وجہ بتاتا ہے - لیکن ہمکو اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ اپنے کو یوگ درشن کا موجد نہین بلکہ صرف فراہم کرنیوالا بتاتا ہے یہ بات پہلے ہی سوتر سے واضح ہے جو حسب ذیل ہے -

॥अथ योगानुशासनम्॥

اسکے یہ معنے ہین" اب یوگ کا تصیح شدہ مضمون" اسلئے ہمکو کوئی مجاز پتنجلی رشی پر اون مضامین کی کمی کے باعث اعتراض کرنے کا نہین ہے جنکو اوسنے صرف فراہم کیا اور صحت کے ساتھہ تالیف کیا - صاف طور پر اس مجموعہ مین بہت کچھہ دوسرون کا مضمون لے لیا گیا ہے کیونکہ یوگ کے پانچ قسم کے یم بالکل جین مت کے پانچ برت ہی ہین اور اوسی سلسلہ مین جس مین جین مصنف انکا ذکر کرتے ہین دیئے ہوئے ہین - ان یمون مین اہنسا ہی وہ ہے جو جین مت کی خاص علامت ہے جس کا مقولہ" اہنسا پرمو دہرما" (کسی کو ایذا نہ پہونچانا ہی پرم دہرم ہے) ہے -

سمادہی پر یوگ درشن مین بہت زور دیا گیا ہے جو بیشک اپنی ہی آتما کے دہیان کی تکمیل ہے - لیکن اوسکی تعریف مہمل اور ناکافی ہے اور جو اوسکے سادہن بتائے گئے ہین وہ عملی طور سے ناممکن ہین - کیونکہ گہرست کے لئے شدہ آتم دہیان ممکن نہین ہے - وہ گہرست آشرم اور اسکے بعد سنیاس آشرم کے کٹھن تپ کرنے سے حاصل ہوتا ہے - پرانایام جسپر ہندو لوگ حال کے زمانہ مین بہت زیادہ زور دیتے ہین حقیقت مین صرف ایک معمولی چیز ہے خود پتنجلی رشی نے اوسکا بہت ہی مختصر حوالہ دیا ہے یہ صرف من کی چنچلتا کے روکنے کا ذریعہ ہے - اور بعض دیگر درشنون مین اوسکا ذکر تک نہین ہے اور جین مت مین ہی اوسکے اوپر زیادہ زور نہین دیا گیا ہے

(دیکھو گیانا رنوجی) اصلی سمادہی اندرونی ہے اور خواہشات اور شہوات کو تابع کرنے سے حاصل ہوتی ہے - پتنجلی رشی نے دہیان کی شکلون کا تذکرہ ہی نہین کیا ہے جن سے شدھ آتم تصور حاصل ہوتا ہے جن صاحبون کو اس مضمون مین دلچسپی ہو انکو مین کی اوف نولیج کے تیرہوین باب کا حوالہ دیتا ہون جہان پر کہ کل مضمون مدلل طور سے بیان کیا گیا ہے - اب میرے پاس اتنا وقت نہین ہے کہ مین یہان پر ایسے پیچیدار مضمون کا تذکرہ کرون -

اب مین یوگ کے سب سے زیادہ دلچسپ مضمون کی طرف متوجہ ہوتا ہون جس کا تعلق معجزہ وکرامات سے ہے - مین خیال کرتا ہون کہ آپ مین سے بعض صاحبان کو اس بات کے جاننے کی ضرور خواہش ہوگی کہ دیکھین اس مضمون پر علمی تحقیقات کا آخری نتیجہ کیا ہوتا ہے - لیکن جناب مین قانون سے ماہر ہون اور ماہران قانون کی طبیعت قدرتاً سماعی باتون کے خلاف ہوتی ہی لیکن مختلف مذاہب اور عقائد کی روایتون کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے جو بلاشک اس رائے کو تقویت دیتا ہے کہ پاکیزگی نیکی وتپشیا کے اصولون پر عمل کرنے سے معجزہ وکرامات کی قوتین حاصل ہوتی ہین - میرے خیال مین یہ روایات قابل پذیرائی ہین گو کہ اونکے قبول کرنے مین ایک خاص درجہ تک احتیاط ضرور کرنی پڑے گی - برخلاف اسکے یہ ایک امر واقعہ ہے اور ایک بہت بڑا واقعہ ہے کہ ہندوستان مین محمود غزنوی کے حملون کے اور بعد ازان دیگر مسلمان بادشاہون کے آنے کے زمانے کے قریب آجکل کی نسبت بہت زیادہ جوگی اور مہاتما پائے جاتے تھے - مین اسکو مانے لیتا ہون کہ ہندوؤن کو شروع کے مسلمان حملہ کرنے والون سے دلی نفرت تھی اور اگر یوگ مین کوئی طریقہ اونکی بربادی کا ہوتا تو مسلمانون کی صفائی کر دی گئی ہوتی - لیکن یوگ

اسوقت ہر دفعہ ناکامیاب ہوا - اسکے چند صدیون کے بعد جبکہ گائے اور
سور دونون کا گوشت کہانے والے عیسائی ہندوستان مین وارد ہوئے
توپہر بہی یوگ دویا کو ناکامیابی ہوئی - اور اسمرتبہ تنہا نہین بلکہ مسلمان درویشونکی
کرامات کے ساتہہ مین - مجہے ذاتی تجربہ کرامات کا بہت کم ہے لیکن جو کچہ
مین نے خود دیکہا ہے اور اوسکے بارہ مین پڑہا ہے اوس سے مین نے
یہ رائے قائم کی ہے کہ گذشتہ روایات کے بہت بڑے حصہ کو حد امکان سے
باہر ماننے کی کوئی معقول وجہہ نہین ہے - لیکن مین ان الفاظ کے بجائے
کوئی اور الفاظ استعمال کرنا نہین چاہتا ہون - میرا یہ خیال ہے کہ معجزہ اور
کرامات کا بذات خود کوئی معتبر علم نہین ہے یعنی اوس حالت مین جب ہم اونکو مذہب
سے بالکل علحٰدہ کرلیوین اور یہ خیال ہوتا ہے کہ کرامات کی طاقتین باقاعدہ تپشیا
سے حاصل ہوتی ہین گوکہ جاہلانہ مذہبی جوش سے بہی چہوٹے موٹے کرشمون کا
ہونا بوجہ بعض اندرونی روحانی طاقتون کے نمایان ہوجانیکے ناممکن نہین ہے - لیکن
اس قسم کے کرشمے اکثر ضرورت کے وقت دہوکہ دیتے ہین اور بڑی حالتون اور
دقتون مین انسان کو پہونچاتے ہین کیونکہ مذہب کا دنیوی سلطنت اور ترک
بہڑک سے کوئی تعلق نہین ہے - جذبات سے آزادی اور ویراگ (بلا خواہش
ہونا یا تیاگ) دہرم کے راستہ پر ترقی کرنے کے لئے بہت ضروری ہین -
اسلئے جو شخص قوت کا متلاشی ہو خواہ وہ دنیوی ہو یا کسی اور قسم کی اوسکے
بارہ مین یہ نہین کہا جاسکتا ہے کہ اوسنے اپنا قدم دہرم کے راستہ پر رکہا ہے
اسلئے اگر یہ کراماتی قوتین یوگ شاستر مین بیان کئے ہوئے طریقہ پر حاصل بہی
ہوسکتی ہون تو بہی وہ صرف ان ہی بزرگ سادہون کو حاصل ہوسکتی ہین
جو اونکی خواہش نہین کرتے اور جو کسی دشمن کو نقصان پہونچانے کے لئے بہی

انکا استعمال نہین کرتے - اور لوگون کے لیئے انکا خیال کرنا بے سود ہے -

اب ہین ان مشہور عالم درشنون کی تحقیقات کا خلاصہ بیان کرنے کے قبل چند الفاظ ہندو فلسفہ کے چھٹے درشن کے بارہ مین کہون گا چھٹے درشن کا بانی جیمنی تھا اور یہ صرف ایک مؤلف معلوم ہوتا ہے نہ کہ اصلی مصنف یہ درشن پورو (سابق) میمانسہ کے نام سے مشہور ہے اور ویدانت اوتر میمانسہ کے نام سے جس کے معنی ایک بعد کے سدہانت (فلسفہ) کے ہین - لیکن اس لفظی تفریق سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جیمنی کا درشن ان دونون مین پرانا ہے (ایس ایس - بی صفحہ ۱۹۷) - برعکس اسکے یہ امر بالکل قرین قیاس ہے کہ جیمنی کے درشن کا پوروپن (قدامت) کرم کانڈ کے لحاظ سے جسکو بعض آدمیون نے گیان کانڈ کا پیش روان مانا ہے -

پورو میمانسہ کے مضمون کا پتہ کافی طور سے اوسکے پہلے اشلوک سے جسکا مطلب حسب ذیل ہے ملتا ہے: "اسلیئے اب دہرم کی فلاسفی کی تحقیقات شروع ہوتی ہے" یہ اشلوک اوتر میمانسہ کے جو ویدانت کے نام سے زیادہ مشہور ہے پہلے اشلوک سے مقابلہ کرنے کے قابل ہے جس کا مضمون یہ ہے "اب برہم کی تحقیقات شروع ہوتی ہے"

ہندو مت مین کرم کانڈ کا خیال بلدان (قربانی) کے اصول پر مبنی ہے جس سے بہشت اور دیگر قسم کی برکتین اور فائدہ حاصل ہوتے ہین جیمنی کا درشن بلدان کے مسئلہ کی تعلیم دیتا ہے اور اسکا مطلب اوسکے مضامین کی فہرست سے جو ہم یہان پر دیتے ہین ظاہر ہے -

(۱) احکام روایات وغیرہ وغیرہ کا مستند ہونا -
(۲) بھجن اور قربانی کے منتر دن کا عجیب وغریب پہل -

(۳) انجام مضمون وغیرہ اور قربانی کرنے والے کے فرائض۔
(۴) بڑی اور درمیانی رسمون کا دوسری رسمون پر اثر۔
(۵) قربانی کرنے کی ترکیب۔
(۶) قربانی کرنے والون کی صفات۔ قربانی کے عوض وغیرہ وغیرہ۔
(۷) ایک قربانی کی رسم کا دوسری کے ساتھہ مین استعمال ہونا۔
(۸) انتقال رسوم کا مزید بیان۔
(۹) بھجون وغیرہ کی موافقت۔
(۱۰) رسوم وغیرہ کا نہ کرنا۔
(۱۱) افعال کا دہرانا اور ملانا۔
(۱۲) قربانی وغیرہ کرنے کے خاص اور معمولی اغراض۔

یہ پور و میمانسہ کے مضامین کی مختصر فہرست آپ کو انکا علم کرا دینے سے لئے کافی ہو گی۔ مین اس مضمون کی یہان تشریح نہین کرون گا صرف اسقدر کہونگا کہ جیمنی کسی ایشور یا پیدا کرنے والے یا دنیا کے انتظام کرنے والے خدا کو نہین مانتا ہے بلکہ اوسکی یہ رائے ہے کہ ہمارے کرمون کا موازنہ کرنے اور اونکی سزا و جزا دینے کے لئے کسی دہرم راج یعنی آسمانی منصف کی ضرورت نہین ہے کیونکہ انکا پہل قدرتی طور پر خود ملتا ہے۔

"اس بات کو سمجھانے کے لئے جیمنی یہ مانتا ہے کہ ایک نتیجہ یعنی ایک نظر نہ آنیوالی کوئی شے یا کرم کی ایک قسم کی حالت مابعد یا نتیجہ کی نظر نہ آنیوالی حالت ماقبل تہی جو ایک انوکہی معجزہ کی سی حالت ہے اور جو اچھے کرمون مین قدرتی طور سے موجود رہنے والے ثمر کو ظاہر کرتی ہے۔

اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اگر ہم پرمیشور کا خود پُن پاپ کی
سزا جزا دینا مان بھی لیوین تو ہمکو اکثر اوسکو ظلم اور طرفداری کا
مجرم بنانا پڑے گا اور اسلئے یہ زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے
کہ یہ مان لیا جاوے کہ اچھے یا بُرے سب کرم اپنا اپنا
پھل دیتے ہین یا دوسرے الفاظ مین دنیا کے اخلاقی
انتظام کے لئے کسی ایشور کی ضرورت نہین ہے"
(ایس-ایس-پی صفحہ ۲۱۱)

میکس مولر کرمون کے خود پھل دینے کے مسئلہ پر تشریح کرتا ہوا
لکھتا ہے۔ کہ

"..... جیمنی پرمیشر کو دنیا مین ظاہرا پھیلی ہوئی بے انصافی کا
ذمہ وار نہین ٹھیراتا ہے اور اسلئے ہر ایک چیز کو علت
ومعلول کے قانون پر مبنی کرتا ہے اور دنیا کی مختلف
حالتون کو اچھے اور بُرے فعلون کے سلسلہ کا قدرتی نتیجہ
پاتا ہے۔ یہ یقیناً ناستک پن تھا بلکہ ایک قسم کی کوشش
ایشور کو ظلم اور ناجائز طرفداری کے الزام سے بچانے کے لئے
جو اوسکے اوپر بارہا عائد کیا گیا ہے تھی۔ یہ ایشور کی عقل کو
بے عیب ٹھیرانے کی محض ایک مزید کوشش تھی اور وہ
ناستک کہلانے کا یقیناً مستحق نہ تھا خواہ ہماری اوسکے
بارہ مین کچھہ ہی رائے کیون نہ ہو" (حوالہ سابق صفحات
۲۱۱ و ۲۱۲)۔

اسقدر جیمنی کی اس رائے کے بارہ مین کہ کرمون مین پھل دینے کی قوت

موجود ہو کہا گیا۔ قربانی کی نسبت اسوقت ہم صرف مہابھارت کے ذیل کے مضمون پر اکتفا کرینگے۔

अहिंसा सर्व भूतनामेतत कृत्य तमं मतम्।
एतत्प - मनुद्विग्नं वरिष्ठं धर्मलक्षणं॥
हिंसा पराश्रये केचिद्ये च नास्तिक वृत्तयः।
लोभ मोह समायुक्तास्ते वै निरयगामिनः॥

ترجمہ:- سب سے اوتم دہرم کا اصلی لکشن اہنسا (کسی کو ایذا نہ پہونچانا) ہی ہے۔ ناستک پن۔ ایذا پہونچانیکی عادت۔ لالچ وغیرہ نرک مین لے جاتے ہین۔" اشومیدہ پرب (پی۔ اینچ۔ پی۔ جلد ۲ صفحات ۶۳۷ و ۶۳۹)

ہندو فلاسفی کے درشنون کے متعلق ہماری جانچ پرتال اب مکمل ہو چکی۔ ہم اکثر اوقات انہین آپس مین متناقض اور نیز عقل سلیم کے ٹھیک نتائج کے خلاف پاتے ہین۔ ان مین اصلی تو نہین ملتے ہین۔ وہ اعلیٰ ترین مقصد جسکو وہ حاصل کرنا چاہتے ہین مہمل اور مبہم ہے حالانکہ وہ سب ویدون کی عزت کرنے مین متفق ہین۔ جیساکہ پروفیسر میکس مولر صاحب جو ہندو فلفسہ کے ساتھ بہت ہمدردی اور پریم رکھتے ہین فرماتے ہین:-

"....گوکہ ہم سمجھ سکتے ہین کہ منجملہ چھہ درشنون کے ہر ایک.... دکھہ کے ہٹانے مین کامیاب ہوسکتا ہے اس امر کا معلوم کرنا بہت مشکل ہے کہ وہ واقعی آنند جو دکھہ کے دور ہونے کے بعد رہ جاتا ہے کیا ہے۔ ویدانت اوس پرم سکھہ کا تذکرہ کرتا ہے جو پرم برہم کو حاصل ہے۔ لیکن وہ آنند جو جیون کو برہم کے تخت کے قریب یعنی

الله

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خواہ وہ اسکو برہم یا پرماتما یا پرمش کے نام سے موسوم کرین
اس ہستی کے وجود کا انکار کرتا تھا کہ جس کے باعث منکر واقعی
ناستک کہلاتا تھا۔"

ہندو فلسفہ کے مضمون کو ختم کرنے کے پہلے مجھے مہابھارت کی ذیل کی نہایت
کارآمد نصیحت کا حوالہ دینا نہین بھولنا چاہیئے۔
"مختلف اچاریون نے فلاسفی کے مختلف قسم کے مت چلائے
ہین لیکن تمکو اوسی کو ہی ماننا چاہیئے جو ذیل وید اور اچھے
لوگون کے طرز عمل سے ثابت پایا جاوے" (ایس ایس
بی۔ صفحہ ۴۵۵)

اب مین مختصر طور پر بقیہ وقت مین بدھ مت والون کے فلسفہ کا ذکر کرونگا
اور آیندہ کے لکچر مین ویدون اور انجیل مقدس اور دیگر روائیتون سے
بھرے ہوئے متون کے پوشیدہ مفہوم کو بیان کرونگا۔

یہ معلوم ہوتا ہے کہ شروع مین علم فلاسفی بدھ کی تعلیم کا کوئی ضروری
جز و نہین تھا۔ سچا دھرم، سوائے عملی تعلیم کے اور کچھ نہ تھا۔ دکھہ سے
رہائی من کی پاکیزگی (سادھوپن) سے ملتی ہے۔ من کی پاکیزگی خواہش کے
دور ہونے سے حاصل ہوتی ہے اور خواہش کا دور ہونا تپسیا اور وہان سے
جو من مین ویراگ پیدا کرتے ہین یعنی دنیا اور لذات حواس خمسہ سے
غائت درج کی نفرت سے ممکن ہے۔ بسا اوقات خود بدھ کی ایک رائے
قائم نہین رہتی تھی۔ کبھی وہ ہستی کو دوامی ماننے والے کے طور پر بات چیت
کرتا تھا اور کبھی کبھی ناش (فنا) کو ہر چیز کا انجام قرار دیتا تھا لیکن انجام
مین بدھ کی فلاسفی جیو کے فانی ہونے پر زور دیتی ہے۔ بدھ مت کے

ہنایان یا ہی دہرم اسکول کے بموجب :-
"کوئی آتما یا پُڈگل یا جاندار یا جیو نہین ہے - یعنے برہمن فلاسفی نے مانے ہوئے ایک اچل آتما کے وجود سے انکار اور آواگون کرنے والے جیو یعنے روح کے وجود سے بہی جو جسم سے علیحدہ مانا جاوے انکار - انسان پانچ مرکبات کا مجموعہ ہے یعنی مادّی عنصر روپ یا شریر اور چار مانسک عناصر سنگنا (احساس) ویدنا (حواس سے پیدا ہوا گیان) سنسکار (خیالات) گیان (ادراک) متنفس یا انسان کا بیان اون عناصر کے طور پر کیا گیا ہے جنسے ملکر وہ بنتا ہے اور اسکو تشبیہ ایک رتہہ سے دی گئی ہے جسمین بوجہ اس کے کہ وہ مختلف چیزون سے ملکر بنا ہے متنفس پن نہین ہے"
(ای-آر-ای-جلد ۹ صفحہ ۸۴۷)۔

دوسرا فرقہ یعنی مہایان اسکول اس سے بہی آگے بڑہا ہوا ہے اور چیزون کی ہستی ہی سے انکار کرتا ہے - یہ نیستی کا مسئلہ ہے جو ایک غایت درجہ کا مایاواد (دنیا کو محض خواب وخیال ودہوکہ ماننے والا) ہے صرف بیرونی چیزین ہی معدوم نہین ہین بلکہ کوئی آتما ہی نہین ہے جو خیالون کا پیدا کرنے والا ہو - خیالات بہی شونیہ ہین یعنے وہ کوئی شے نہین ہین - شنیتا (نیستی) ہر چیز مین ہے -

ان خیالات کے ہوتے ہوے یہ تو ناممکن تہا کہ نروان سے روح کے ناش ہونے کا مفہوم نہ ہو یا آواگون سے مراد بدی کرنے والے کی

بجائے کسی دوسرے متنفس کے سزایاب نہ ہونے سے سیز رس۔ ڈیوس
اپنی Buddhist Psychology مین صفحہ ۲۶ پر لکھتی ہے کہ
بڈھ لوگون کو دوبارہ جنم کرانے والی قوت کی ماہیت اور وسیلہ سے
ناواقفیت ہے گو کہ اس کی تعلیم مین انکا اعتقاد بہت مضبوط ہے یقیناً
بڈھ لوگ آواگون کے متعلق چار اصلی تتون یعنی آسرد۔ بندھ۔ سمور اور
نرجرا کے علمی اصولون سے بے بہرہ ہین گو کہ اونکی کتابون مین آسرو اور سمور
کے الفاظ مستعمل پائے جاتے ہین۔ جیسا کہ سب سے آخری محقق کی رائے ہے
(ڈیکھو ای۔ آر۔ ای جلد ۲ صفحہ ۲۷۴):-

"جینی لوگ ان اصطلاحون کو انکے لفظی معنون مین کام مین لاتے
ہین اور مکتی کے طریقہ کو سمجھانے مین استعمال کرتے ہین (آسرو انکا
سمور اور نرجرا موکش کے باعث ہین)۔ اب یہ اصطلاحات
اتنے ہی پورانے ہین جتنا جین مت کیونکہ بڈھ لوگون نے
جین مت سے آسرد کی نہایت پرمعنی اصطلاح لے لی
ہے اور وہ اوسکو قریب قریب اوسی معنی مین استعمال
کرتے ہین جس مین جینی لوگ مگر اوسکے لفظی معنی مین نہین۔
کیونکہ وہ کرم کو لطیف مادہ نہین مانتے ہین اور روح کی
ہستی سے منکر ہین جس مین کرمون کا آسرد ہو سکے۔ سمور
کے بجائے وہ اسو کھے جس کے معنے آسرد کا چھے (ناش)
ہونا ہین استعمال کرتے ہین اور اسکو مارگ یعنی راستہ
قرار دیتے ہین۔ یہ ظاہر ہے کہ بڈھون کے یہان آسرد کے
لفظی معنی جاتے رہے ہین اور اسلئے یہ ضروری ہے کہ

[illegible]

اجیوک دنگنہتہ دغیرہ) ہین جو یہ تعلیم دیتے ہین اور جنکا یہ
عقیدہ ہے کہ جو کچھہ کوئی متنفّس ہوگتا ہے خواہ وہ سکہہ ہو
یا دکہہ ہو یا ایسا تجربہ ہو جو نہ سکہہ ہے اور نہ دکہہ ہے وہ
تمام پچھلے کرمون کا پھل ہے پس تپ کے ذریعہ پرانے
کرمون کا ناش کرنے سے اور نئے کرمون سے
باز رہنے سے آئیندہ زندگی کے لئے آسرو نہین ہوتا ہے
آسرو کے نہ ہونے سے کرم کا ناش ہو جاتا ہے اور اسطرح پر
بدی کا ناش ہو جاتا ہے اور اسطرح پر سب دکہہ جاتا رہےگا
اے بھائیو نگنہتہ لوگ (جینی) ایسا کہتے ہین...... مین نے
اون سے پوچھا کیا یہ سچ ہے کہ اسکو تم مانتے ہو اور اسکی
تم منادی کرتے ہو...... انہون نے جواب دیا......
ہمارا رہبر ناٹ پوت (Nataputta) ہمہ دان
ہے...... وہ اپنے علم کی پورنتا سے یہ بتاتا ہے کہ
تمنے گذشتہ زمانہ مین برُے کرم کئے ہین انکو تم سخت
تپشیا اور سختیون کے برداشت کرنے سے ناش کردو
اور جتنا تم من سے بچن سے اور افعال سے اپنی عادتون کو
قابو مین لاؤگے اوتنی ہی برُے کرمون کی کمی ہوگی....
اسطرح پر تمام کرم انجام کار ناش ہو جائینگے اور
کل تکلیف بھی۔ اس سے ہمکو اتفاق ہے"
(ای-آر-ای جلد ۲ صفحہ ۷ مجہم ۲-۲۱۴)-

باوجود اِس اتفاق کے جب پریشاہ جے (सिद्धार्थ) کی
سختی کا سامنا پڑا جسکا مفہوم سنیاس کے متعلق سب قسم کی
تکلیفون کو خوشی سے برداشت کرنا ہے اور جب اوسنے اپنے کو
کمزور اور دبلا پایا لیکن وہ روشن ضمیری جسکا وہ متلاشی تھا نہ ملی تو
بدھ نے ایسا کہا کہ :-

"ان سختیون کے برداشت کرنے والے ناگوار راستہ سے
مین اوس انوکہے مکمل - اعلیٰ بلند مرتبہ (آریون کے)
گیان کو جو انسانی سمجھ کے باہر ہے حاصل کر پاونگا -
کیا یہ ممکن نہین ہے کہ اوس کے حاصل کرنے کا کوئی
دوسرا طریقہ ہو" (ای - آر - ای - جلد ۲ صفحہ ۷۰) -

اسوقت سے اوسنے جسم کی پرورش پھر شروع کر دی -
بالآخر وہ درمیانی طریقہ جسکی وہ تلاش مین تھا مشہور عالم بودہی
درخت کے نیچے حاصل ہوا - وہ درمیان کٹھن تپسّیا اور بغیر روک
ٹوک کی عیاشی کے جو کرم یوگ (سب قسم کے دنیاوی افعال مین
نِشکام یعنے بلا خواہش کے مشغول ہونے) کے بھیس مین مروّج تھی
ایک قسم کا صلح نامہ تھا - آیا یہ درمیانی راستہ علم سائینس کے مطابق ہے
یا نہین - یہ سوال نہ تھا - مطلب یہ تھا کہ دُکھہ سے ہر طرح سے بچین - اگر تپ
خود دکھہ کا کارن ہے تو اوس سے دُکھہ کا ناش کیسے ہو سکتا ہے -
بدھ نے کہا "دُکھہ بُرا ہے اور اس سے بچنا چاہئیے - زیادتی
دُکھہ ہے - تب ایک قسم کی زیادتی ہے اور دُکھہ کا بڑہانیوالا ہے
اوسکے برداشت کرنے سے بھی کوئی فائدہ نہین ہوتا وہ بے سود ہے

(ای۔ آر۔ ای۔ جلد ۲ صفحہ ۷۰)۔

ہمین یہ نہین معلوم کہ بدھ اس امر پر کیا خیال کرتا تھا۔ کیا اگر اسکو یہ
معلوم ہو جاتا کہ وہ سنیاس مین اپنے تئین پکا کرنے کی کوشش بغیر گرہست آشرم
کو باقاعدہ نبہائے ہوے کے کرتا تھا۔ غالباً اوسنے اسپر کبھی دہیان
نہین دیا کہ کوٹھے پر پہونچنے کے لئے سیڑہی کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ کہ
تپشیا سے سوائے تکلیف اور کلیش کے اور کچھ نہین حاصل ہوتا جب تک
وہ ٹھیک اعتقاد اور ٹھیک علم کے ساتھ نہ ہو۔ اسطور پر بدھ بڑی
عمر تک درمیانی مارگ کا پرچار کرتا رہا اور لوگون کو دکھہ سے بچنے
کے لئے نروان کی نیستی مین فنا ہو جانیکی تعلیم دیتا رہا وہ اسی برس کی
عمر مین سور کا گوشت کھانے سے مر گیا۔

بدھ کی تعلیم کا اثر بہت لوگون کے دلون پر خاص کر اسوجہ سے
پڑا کہ اس مین کڑی تپشیا نہین کرنا پڑتی تھی اور اسنے ہٹ یوگ کی
سختیون کو جو واقعی ایک فضول طریقہ جسمانی کلیشون کا ہے اور
جس کا تپشیا کی اصلی شکلون سے جیسا جین مت مانتے ہین دی ہوئی
ہین امتیاز کرنا ضروری ہے ہلکا کر دیا تھا۔ مگر ہم بدھ کی فلاسفی
کی بابت اوسکے آواگون کے مسئلہ کی نسبت جس مین فعل کرنے والے
کے بجائے ایک دوسرا شخص سزا یا جزا پاتا ہے اور اوسکی روحون کے
فانی ہونے کی تعلیم کی بابت چاہے جو کچھ خیال کرین یا کہین لیکن مجبوراً
ہمکو اوس کے سنساری جیو کے دکھہ کو بہت صاف طور سے محسوس
کرنے کے لئے اور اوس دکھہ کی الفاظ مین بے حد ٹھیک تصویر
کھینچنے کے لئے تعریف کرنی پڑتی ہے۔ عبارت کی عمدگی کے لحاظ سے

انسوس یہ کوئی مشکل سے سبقت لے گیا ہے۔

"افسوس ہے ایسی جوانی پر جسکو بڑھاپے کا ڈر لگا ہوا
شوک ہے تندرستی پر جسکو بہت سی بیماریاں نابش
کر دیتی ہین -افسوس ہے انسان کی زندگی پر جو بہت
تھوڑے عرصہ قائم رہتی ہے -لعنت ہے اون
جسمانی خواہشون پر کہ جن سے عقلمندون کے
دل بہل جاتے ہین -کاش کہ نہ بڑھاپا ہوتا نہ روگ
ہوتا نہ موت ہوتی اور نہ موت کی تکلیف"

(دیکھو للت وستار)۔

اسی لہجہ مین یہ بھی کہا ہے "دکھون سے بھری ہوئی یہ دنیا در اصل ہے
جس مین ابتدا ہے جنم لینا ہے بوڑہا ہونا ہے
نابش ہونا اور پھر دوبارہ پیدا ہونا ہے -افسوس
اون سب کے لئے جو زندہ ہین بڑھاپا اور بیماری
اور موت اور اسی قسم کی دیگر آفتین آتی ہین"

(حوالہ سابق)۔

درحقیقت یہ دنیا جو بے سمجھ انسان کو سکھ اور دلبستگی کے اسباب سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے مثل الف لیلا کے آدم خور غول کے جزیرہ کے ہے جسکے بدقسمت قیدی اسواسطے موٹے کئے جاتے ہین کہ کچھ دیر بعد کہا لئے جائین -یہان بھی ہمارے لئے نت کے جنون کا انجام بڑھاپے کی تکلیف اور موت کے سوا اور کچھ نہین ہے -ہم [illegible] وہ لوگ جو ہستی کے بہید کو سمجھ گئے ہین اور جن شرائط پر اوسکا [illegible]

اور جنسے واقف ہین دنیا کی شہوتون اور دل لبہانے والی چیزون سے
آنکہین مردم خور غول کے بڑے غار سے نکلنے کے لئے منہ موڑتے ہین ۔
لیکن نابلغ لوگ جو عشق اور ناچ و رنگ کے جلسون مین لگے ہوئے ہین
اور مختلف قسم کے کہانون کے عمدہ عمدہ ذائقون کا مزہ لینے مین مصروف
ہین آواگون کے دوامی چکّر مین بار بار پڑکر کچلے جاتے ہین اور موت کے
خاص درجہ جڑون مین اونکے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاتے ہین ۔

# پانچوان لکچر

## دیوی دیوتاؤن والے مذاہب

### (الف)

آج کی تقریر ایک ایسے مضمون پر ہے کہ جو امور مذہبی کے سمجھنے کے لئے نہایت ضروری ہے اور جسکا جاننا اسلئے بنی نوع انسان کے لئے لازمی ہے۔ آج ہم قصے کہانیون والے مذاہب کی تحقیقات کرینگے جنکو باوجود کوشش بلیغ کے موجودہ زمانہ کے لوگ نہین سمجھ سکے ہین۔ ان مذاہب کے محققین مین بہت اختلاف پیدا ہوا ہے اور دونون قسم کے واقف کارون کی یعنی خود ان مذاہب کے ماننے والون اور نیز بیرونی ماہران کی کوشش اب تک رائگان گئی ہے۔ کیونکہ کچھ لوگون نے تو ان مختلف ممالک اور مختلف دیوآلون کے دیوی دیوتاؤن کو واقعی زندہ متنفس اور اونکے عجیب وغریب کارنامون اور ناممکن تعلقات کو اونکے دیوتا ہونے کی دلیل مانا ہے جب کہ اون لوگون نے جنکو کسی قسم کے مذہبی توہمات نہ تھے کہ جن سے اونکی عقل گمراہ ہو جاتی یا جنھون نے اپنے تئین اس قسم کے توہمات سے تعلیم وغیرہ کے ذریعۂ آزاد کر لیا ان بیشمار دیوی دیوتاؤن کو روشنی۔ بارش۔ آگ وغیرہ جیسے طبعی واقعات یا مختلف علوم وفنون جیسے حکومت کرنے کا علم۔ کہانا بنانے کا علم وغیرہ وغیرہ کے روپک یعنے خیالی تصویرات ( personification ) سمجھا ہے

الله

سی باتین ایسی معلوم ہو جاتین جو اسکی سمجھ کو بہت پریشان کن محسوس ہوتین اوسکو یہ معلوم ہو جاتا کہ قدیم رشیون نے اس نہایت عجیب دیوتا کا ذکر حسب ذیل طریقہ پر کیا ہے۔

(۱) اوسکے تین ٹانگین اور سات ہاتھہ اور سات زبانین ہین۔

(۲) وہ سب دیوتاؤن کا پجاری ہے۔

(۳) دیوتا اوسکے بلانے سے آتے ہین۔

(۴) اوسکو کہلایا ہوا کہانا دیوتاؤن کو پہونچتا ہے اور اس سے اونکی طاقت بڑہتی ہے۔اور

(۵) وہ بہکش (پاک) اور ابہکش (ناپاک) دونون کا کہانیوالا ہے

اسکے علاوہ اور بہی اوصاف اگنی کے ہین لیکن محض اتنے ہی ہماری توجہ کو اٹکانے کے لئے کافی ہین۔ اب مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ آپ مجہے اپنی آگ یا کہانا پکانے کے علم مین اگنی کے ان اوصاف کو دکہا دین۔ یہ بہی مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ آپ محققین اور فصیح لکچرارون کے نتیجون مین اس امر کو ڈہونڈین کہ بارش یا برنے کس طرح پر اپنی گرو کی استری کے ساتہہ زنا کیا اور وہ بیماری کے داغ کہان ہین جنکو کہ برہماجی نے انجام کار آنکہون مین مبدل کر دیا۔ لیکن آپ جا ہے جتنی جستجو کرین محققین کے نتیجون مین ان امور کا آپ کو جواب نہین ملے گا۔ اسکے علاوہ یہ بہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آگ کو مذہب سے کیا سروکار ہے اور کہانا پکانے کا ہنر کنکی سے کیا تعلق رکہتا ہے۔ لیکن ان سوالون کا بہی کوئی جواب نہین ہے مین وید مقدس کے ایک برہمن کے ایک حصہ کا ترجمہ جسکو ایک آریہ سماجی نے کیا ہے پیش کرتا ہون جس سے اونکی تعبیر کی

[illegible] ہو جاتی ہے -

(۱) ہم ان طاقتور گہوڑون کی قوت پیدا کرنے والی خاصیتون کا بیان کرین گے جن مین بڑے بڑے اوصاف پائے جاتے ہین یا حرارت کی اوس زبردست طاقت کا ذکر کرین گے جس کو ماہران علوم کام مین لانے کی غرض سے پیدا کرتے ہین (قربانی کے لئے نہین) -

"(۲) وہ لوگ جو نصیحت کرتے ہین کہ صرف اوس سرمایہ کو حاصل کرنا اور خرچ کرنا چاہئے جو کہ جائز طریقون سے حاصل ہو سکے اور وہ لوگ جو کہ پیدایشی عقلمند ہین اور دوسرے علم و ادب پر خوش اصلوبی کے ساتہہ سوال کرنے مین اور ضعیف العقل اشخاص کی غلطیون کو دور کرنے مین کافی ملکہ رکہتے ہین صرف اون ہی لوگون کو اختیار اور حکومت کی معتادینی چاہئے -

"(۳) کار آمد خاصیتون والی بکری دودہ دیتی ہے جو گہوڑون کے لئے مقوی غذا ہے عمدہ سے عمدہ اناج اسیو قت مفید ہوتا ہے جب کہ وہ لذیذ کہانون کے طور پر پیش کیا جائے جسکو کسی عمدہ باورچی نے اصول و خواص اغذیہ کے مطابق تیار کیا ہو -"

اب آپ ایک ہی نظر مین دیکہہ سکتے ہین کہ اس خلاصہ مین خاص باتین یہ ہین -

(۱) اسکا مذہب سے کوئی تعلق نہین ہے - اور

(۲) اسکی طرز تحریر ایک مدرسہ کے طالب علم کے مضمون کی سی ہے
نہ کسی علم یا ماہر کے عالمانہ بیان کی سی۔

یہ کہنا غیر ضروری ہے کہ یہ وید کے اوس منتر کی جس کے ایک حصہ کا
یہ ترجمہ کہا جاتا ہے کوئی مستند تعبیر ہی نہین ہے - اگر رعایتاً یہ مان لیا جائے
کہ اس قسم کی تعبیر سے وید مقدس کی توہین نہین ہوتی تاہم یہ کہنا تو ضرور ہی
پڑے گا کہ اوس سے ویدون کی کچھ تعریف ہی نہین ہوتی اور نہ اوس
ہندو جماعت کی ہی جو ویدون کی پیرو کار ہے۔

ویدون کے سمجھنے مین سناتن دہرمیون نے ہی کچھ کامیابی حاصل نہین کی
انہون نے اپنے مورثون کی غلطیون کو اندھے پن سے دہرایا ہے اور
یہ نہین سوچا کہ انکے انیک دیوی اور دیوتاؤن کے جو کارنامجات بیان
کئے گئے ہین وہ دیوتاؤن کے شایان ہین یا نہین - اندر نے اپنے
گرو کی استری کے ساتھ زنا کیا اور دیو گرو (برہسپتی) نے اپنے
بڑے بہائی کی حاملہ عورت کو بہگایا اور سوم یعنے چندرمان نے خود
دیو گرو کی استری سے ایک لڑکا پیدا کیا - لیکن سناتن دہرمی
لوگ دیوتاؤن کے ان اور اسی قسم کے دیگر برے افعالون کو
نہین دیکھتے ہین - ان عجیب دیوتاؤن کی سب سے عجیب بات
یہ ہے کہ اب اونکے کارنامے جاری نہین ہین - اون کے سب کام
پرانون کے لکھے جانے کے پہلے ہی ختم ہو چکے تھے زندہ اشخاص کے لئے
یہ کیسے ممکن ہے خاص کر ایسے متنفسون کے لئے جو ایک لمحہ بہر بہی اپنے
پڑوسی کی عورت کو بہگانے کا خیال کئے بغیر نہین رہ سکتے ہین - ان
دیوتاؤن کی صرف اسی خصوصیت سے سمجھدار آدمیون کی آنکھین

کرنل ہوتا جاہیئین تہین لیکن بدقسمتی سے زیادہ تر آدمی لکیر کے فقیر ہی ہوتے ہین -

تو پہر ویدک دہرم کی سچی تعلیم کیا ہے اور منترون مین کہے ہوئے ایک دیوی دیوتاؤن کا راز کیا ہے - لیکن قبل اسکے کہ مین ان اہم سوالات کا جواب دون یہ ضروری ہے کہ آپ کو مین بتلا دون کہ اوپر کہے ہوسے تین قسم کے ویدون کے واقف کار یعنے توہمات سے خوف زدہ سناتن دہرمی - ڈاروِنی (انسان کو بندرون کی اولاد ماننے والا) یوروپین - اور نیم ڈاروِنی ہندوستانی کیون ویدون کے سمجھنے مین قاصر رہے ہے - اسکی وجہہ یہ ہے کہ ویدون کی زبان سنسکرت نہین ہے جیسے کہ انجیل مقدس کی زبان عبرانی اور یونانی اور قرآن شریف کی زبان عربی نہین ہے - کیا اسس سے آپ کو تعجب ہوتا ہے - تاہم یہ امر واقع ہے جن کتبون کا ذکر مین نے یہان پر کیا ہے یہ سب دو زبانون مین لکہی ہوئی ہین ایک مین تو جن الفاظ مین اونکی عبارت تحریر کی گئی ہے وبلا شک ایک قوم کی زبان ہین لیکن ان الفاظ مین مخفی ایک دوسری عبارت مفہوم کی ہے جو ان کتابون کی اصلی زبان ہے - ماہران مذاہب اسس چہپی ہوئی زبان سے بالکل ناواقف تھے اور انہون نے اپنی ساری کاریگری اون کتب مقدسہ کے مختلف زبانون مین نقل کرنے اور ترجمہ کرنے مین صرف کردی - مطلب کی تہ کو نہ پہونچنے پائے - یہی وجہ ہے کہ وید - ژند اوستا - انجیل اور قران ان عالمون کو بچون کی سی کہانیون اور دریاؤن اور نالون اور جہیلون کے دیوی دیوتاؤن سے بہری ہوئی معلوم ہوتی ہین - عموماً یہ کتب مقدسہ خود ہی ہمکو لفظی تعبیر کے خلاف

ہدایت کرتی ہین - لوئی جیکولیٹ صاحب اگرچہ بہ کیلئے
دے کر ہندو شاستروں کے متعلق ایسا فرماتے ہین
(Occult science in India صفحہ ۱۰۲) -

" مقدس کتابون کو مثل معمولی کتابون کے اونکے لفظی
معنون مین نہین پڑہنا چاہیئے - اگر اونکا اصلی مطلب
اون کے لفظی معنون مین عیان ہوتا تو شودرون
وغیرہ کو اونکے پڑہنے سے کیون روکا جاتا - - - - - وہ
خود اپنا مطلب نہین بتاتے ہین اور وہ تب ہی سمجھ مین
آسکتے ہین کہ جب گرو اس لباس کو جس سے
وہ ڈہکے ہوئے ہین دور کردیتا ہے اور اون بادلون کو
جو اونکی اندرونی روشنی کو چھپائے ہوئے ہین
ہٹا دیتا ہے - "

بدقسمتی سے جیکولیٹ خود ہندومت کے سمجھنے مین قاصر رہا گو کہ اُسکو
اس امر کا علم ضرور ہو گیا تھا کہ اسکی تعبیر خفیہ ہے - اس کا دماغ
مروج مادی خیالات سے اتنا بھرا ہوا تہا کہ اس مین روحانیت کے
اصلی اصولون کے لئے بہت کم گنجائش تہی -

کے - این آئر صاحب اپنی نہایت بیش قیمت کتاب
The Permanent History of Bharatvarsha
مین تحریر کرتے ہین کہ " وہ پاک شاستر گذشتہ زمانہ کے قصّہ نہین بتاتے ہین
لیکن ان مین انسان کے لئے نہایت مفید تعلیم بھری ہوئی ہے
دہرم مین ترقی کرنے کا علمی طریقہ ان مین تواریخ - جغرافیہ

استعمال کئے گئے ہین یہان تک کہ انسانی خیال ایک ایسے دو تعریب
اور محو کرنے والے جامہ مین ملبوس پایا جاتا ہے جو جستجو کرنے والی
عقل کو ہر موقع پر دہوکا دیتا ہے۔ یہودیون کی کتب مقدسہ اور
نئے عہد نامہ انجیل مین ایک طریقہ جسکو تعدادی معنی الفاظ کہنا غیر مناسب
نہ ہوگا مصنف کے اصلی مفہوم کو چہپانے کے لئے استعمال کیا گیا ہے
یہودیون کے مت کے رموز کبالہ ( Kabbalah )
کہلاتے ہین۔ ایس۔ ایل۔ میلگر یگر میتہر صاحب اپنی کتاب لا انو بلڈ
Kabbalah Unveiled کے دیباچہ مین تحریر کرتے ہین کہ
" اس بات کو اب لوگ سمجہنے لگے ہین کہ انجیل مین جسکو غالباً اور سب
کتابون کی نسبت لوگ بہت کم سمجہ پائے ہین بیشمار ایسی آیات درج ہین
جنکو کسی ایسی کنجی کی مدد کے بغیر کہ جو اونکے اصلی مفہوم کو واضح کر سکے
کوئی نہین سمجہ سکتا ہے۔ وہ کنجی کبالہ مین ملیگی " کبالہ تین حصون پر
منقسم ہے۔ جمیٹریا۔ نوٹیریکون اور تیمورہ۔ ان مین سے جمیٹریا
الفاظ کی قیمت پر مبنی ہے اور یہ بتاتا ہے کہ جو الفاظ ہم تعداد
ہوتے ہین وہ ہم معنی ہی ہوتے ہین۔ باقی دو بہت پیچیدہ ہین جیسے
کسی لفظ کے حرفون کو الگ الگ لفظ مان کر اون سے ایک جملہ
بنانا وغیرہ۔ مگر ہمکو اون سے یہان کچہہ سروکار نہین ہے۔ یہودی
علم معرفت مین اس قسم کے علم ہندسہ یا شمار کے اوپر بہت زور
دیا گیا ہے۔ عبرانی زبان مین ہندسے علیحدہ نہین ہین۔ ہر حرف کی
ایک مخصوص تعداد ہے جیسے الف = ۱ - ب = ۲ - ج = ۳
د = ۴ - وغیرہ - اسی گنتی کے اوپر یہ اصول مبنی ہے کہ ہر لفظ ایک قم

بالتعداد ہے اور ہر رقم ایک لفظ - اس قسم کا حروف تہجی کا شمار اردو
اور فارسی مین بھی ہے جسکو معمولی طور سے ابجد (ا - ب - ج - د = ابجد)
کہتے ہین - معلوم ہوتا ہے کہ یہودیون نے اپنی کتب مقدسہ مین اس طریق کو بہت
استعمال کیا ہے - اسطور پر اونکی کتب مقدسہ مخفی رموز کا ایک ذخیرہ ہین
جنکا مطلب اسوقت ہی معلوم ہوسکتا ہے جب اونکی عبارت کے خفیہ معنی
صاف ہوجاوین ”وہ کبالہ کے بموجب یہ سب رموز معرفت یہودیون کے
شاسترون مین موجود ہین - ناواقف لوگ اونکو نہین سمجھ سکتے ہین - لیکن اون
لوگون کو جو روحانیت مین داخل ہوتے ہین انکا راز بتایا جاتا ہے - انکو علم معرفت
کے دقیق امور جو شاسترون کے حروف اور الفاظ کی سطح کے نیچے چھپے رہتے
ہین معلوم ہو جاتے ہین“ (Ency. Brit. 11th ed. [illegible] جلد ۱۵
صفحہ ۶۲۱ آرٹکل کبالہ) -
بموجب ای - آر - ای (E.R.E [illegible] جلد ، صفحہ ۶۲۲ آرٹکل کبالہ)
”خفیہ معرفت کوئی حال کا پودا نہین ہے گو کہ اس فلسفہ کی ابتدا اور تاریخ
اور اسکے اسباب اور وجوہ کا پتہ لگانا بہت مشکل ہے تاہم یہ بات کافی
طور سے قابل یقین ہے کہ اسکی جڑین زمانہ ماضی مین بہت دور
تک پھیلی ہوئی ہین اور یہ کہ سن عیسوی کی درمیانی صدیون کا کبالہ
یہودیون کے علم معرفت کی ابتدا نہین بلکہ انجام ہے“
خفیہ تعلیم کا یہ طریقہ انجیل کے نئے عہد نامہ مین بھی استعمال کیا
گیا ہے - جے - ایم - پرایس صاحب ہمکو بتاتے ہین
(دیکھو The Apocalypse Unsealed صفحہ ۱) کہ :-
[illegible] نے مذاہب اور عیسائی [illegible] کی کتابون کا ہر ایک

مطالعہ کرنے والا اس امر سے لازمی طور سے موثر ہو جاتا ہے
کہ ان مین سے ہر ایک مین ایک خفیہ اسرار معرفت یا
یعنی رموز کے علم کی علامات پائی جاتی ہین جو بہت
قدیم زمانہ سے مسلسل چلا آرہا ہے - اِس خفیہ علم کا
بار بار حوالہ انجیل کے نئے عہد نامہ مین ملتا ہے اور اپنشدون
مین بہی کہ جن مین اوسکے چند مخفی اصولون کا احتیاط کے
ساتہہ اظہار کیا گیا ہے - اور اِدہر اودہر کے نظارون کو
جو اس کے حاصل ہوے ہین یہ صاف طور سے
ثابت ہے کہ وہ سب پُرانے مذاہب اور فلسفون
مین بہ لحاظ اصلیت ایک ہی تہا اور واقعی اِن سب کی
بنیاد تہا - عیسایون کی کلیسا کی ابتدا مین جو
مثل ایک خفیہ جماعت کے قائم ہوئی تہی اِس
مخفی اسرار الٰہی کی بہت احتیاط کے ساتہہ حفاظت
کیجاتی تہی اور اِس اصول کے مطابق کہ بہت سے
بُلائے جاتے ہین مگر ان مین سے چند ہی منتخب
ہوتے ہین وہ صرف انہین کو سکہایا جاتا تہا
جو اِس کی تعلیم کے مستحق سمجہے جاتے تہے -
امور مملکت کی گندہ کرنے والی مصلحتون اور
خودغرض نالائق پادریون کی اخلاقی کمزوریون کی
بدولت یہ خفیہ اسرار معرفت شروع ہی
کی صدیون مین عیسائیون کی جماعت سے جاتا رہا

اور اوسکے بجائے بعد کی صدیون مین نئے اور
پرانے عہدنامون کے الفاظ کی ظاہرا مردہ تعلیم
پر ایک احکامی شریعت خدا پرستی کی قائم ہوگئی
اس خیال پر کہ انجیل مین الہام کے طور پر
انسان کے ساتھہ خدا کے گذشتہ زمانہ کے
برتاؤ کا تذکرہ ہے اسکے تاریخی پہلو پر بہت
زیادہ زور دیا گیا ہے اور وہ کتابین جو خفیہ
اور تمثیلی عبارت مین تحریر ہوئی ہیں تواریخ سمجہکر
پڑہی جاتی ہین "

اور کتاب مکاشفہ کے بارہ مین مسٹر پرایس زور کے ساتھہ
رقم کرتے ہین (دیکھو حوالہ سابق صفحہ ۵) کہ

"وہ اس خفیہ اسرار الٰہی کی کنجی ہے جو ہر زمانہ مین
یکسان ہے اور سب عقیدون اور فلسفون سے
برتر ہے یعنے اس پوشیدہ علم کی جو دراصل
اسیقدر پوشیدہ ہے کہ وہ ہر چہوٹے سے چہوٹے
اور بیوقوف سے بیوقوف ذی روح مین بہی در پردہ
موجود ہے اور جس کے کہولنے کے لئے سوا
خدا اسکی ذات کے اور کوئی واضع کرنے والی کنجی کو
نہین کہا سکتا ہے ........ صاف الفاظ
مین ...... وہ مسیح کی کہانی کے معمّہ کو حل کر دیتی
ہے - وہ یہ بتاتی ہے کہ یسوع مسیح سے دراصل

کیا مراد ہے - وہ قدیم سانپ کا راز جو شیطان
یا خبیث کہلاتا ہے آشکارا کرتی ہے - وہ انسان کی
طرح کے خالق کی تردید کرتی ہے - اور نہایت ہی
اعلیٰ بندش خیال مین حیات جاودانی کے حصول کا
جو ایک ہی ذریعہ ہے اسکو بیان کرتی ہے "
یہ کوئی نئی گہڑنت نہین ہے جو مین آپ کے سامنے پیش
کر رہا ہون ایسے دور دراز وقت مین بہی جیسے کہ عیسائیون کے
سمت کی چوتہی صدی اوریجن ( Origen ) نے جو
Encyclo. Brit. کے بموجب عیسائی کلیسا کا سب سے
مشہور اور زبردست واقفکار تہا خفیہ تعبیر کے طریقہ کو انجیل
مقدس کی تہ تک پہونچنے کے لیئے استعمال کیا تہا - اوریجین کو
پورا یقین تہا کہ نئے اور پرانے عہد نامون مین ایک لفظ بہی ایسا
نہ تہا جو معرفت اور راز سے خالی ہو - وہ سوال کرتا ہے -
" لیکن کیونکر ہم اس معرفت کے خیال کے ساتہہ
انجیل کے ایسے قصّون کو مطابق کر سکتے ہین جیسے
لوط کا اپنی لڑکیون سے ہمبستر ہونا - ابراہیم کا پہلے
اپنی ایک بیوی سے اور بعد کو دوسری بیوی سے
حرام کرانا - آفتاب کے بنائے جانے کے قبل
کم از کم تین رات و دن کا وقوع مین آنا - ایسا
کون بیوقوف ہوگا جو یہ مان لے کہ خدا نے ایک
معمولی مالی کی طرح پر بہشت [ باغ عدن ] مین درختان

لگائے یعنے واقعی ایسے پیڑ نصب کئے کہ جنکو لوگ
دیکھہ سکین اور چھو سکین اور ان مین سے ایک کو
زندگی کا اور دوسرے کو نیک و بد کے امتیاز کا پیڑ
نامزد کیا جنکے پہلون کو آپ اپنے مادّی جبڑون سے
چبا سکین - کون اس کو مان سکتا ہے کہ خدا باغ
عدن مین چہل قدمی کا عادی تھا - یا اسکو کہ آدم ایک
درخت کے نیچے چھپ گیا اور قائن خدا کے چہرہ [سامنے]
سے بھاگ گیا - سمجھدار مطالعہ کرنیوالا اسکے پوچھنے کا مستحق
ہے کہ خدا کا چہرہ کیا ہے اور کس طرح پر کوئی اس سے
بھاگ سکتا ہے - اور پرانے عہد نامہ مین ہی ایسی باتین
نہین پائی جاتی ہین جنکو کوئی سمجھدار یا معقول شخص
امر واقعہ یا سچّی تاریخ نہین کہہ سکتا ہے
[نئے عہد نامہ کی] انجیلون مین ہی ایسے ہی
افسانہ بھرے ہوئے ہین - یہ کیسے سچ ہو سکتا ہے
یا کیونکر تاریخی واقعہ ٹھیرایا جا سکتا ہے کہ ایک ہی
پہاڑ کی چوٹی پر سے مادّی آنکھون سے
فارس سائیتھیا ( Scythia ) اور ہندوستان کے
اقالیم متصل اور ایک ہی وقت مین نظر آ سکین - اس
قسم کے بیشمار افسانہ احتیاط سے پڑھنے والے کو
انجیل مین ملینگے "

The History of New Testament Criticism,

[illegible]

اورون کے مطابق یسوع کی زندگی کا صرف
آخری حصہ ہی وہان صرف ہوا - یوحنا کی انجیل
مین جون بپتسمہ دینے والے کی وقعت بہت کم پائی
جاتی ہے - اوس مین معجزہ بھی مختلف ملتے ہین نیز وہ
زیادہ تعجب خیز ہین اور ساتھہ ہی ساتھہ خفیہ رموز کی
طرف اشارہ کرتے ہین - یسوع کی تمام زندگی یوحنا
کی انجیل مین بہ نسبت باقی ماندہ تین انجیلون کے
بہت زیادہ متبرک ہے اور لوگوس (کلام = الشور
واکیسہ) کی سی ہے - لیکن ساتھہ ہی مین یسوع کو وہ
یوسف کا لڑکا بتاتا ہے اور کنواری کے بچہ ہونے کا
ذکر نہین کرتا ہے ...... نہ باقی تین انجیلین ہی نہین
متفق ہوتی ہین متی یسوع کی پیدائش کی تاریخ سن
عیسوی سے چار برس قبل ہیرود کے زمانہ مین
قائم کرتا ہے - لوقا اسکو دس برس بعد اسم نویسی
کے سال مین قرار دیتا ہے یعنی سن چھہ عیسوی مین مگر آگے چلکر
کہتا ہے کہ تبریس قیصر کے پندرھوین سال (۲۹ء)
مین مسیح قریب تیس برس کا تھا ......
...... مرقس معجزانہ پیدائش کا ذکر نہین کرتا ہے -
متی اور لوقا یسوع کے دو مختلف نسب نامہ یوسف
اور داؤد کے بنسون کے دیتے ہین لیکن یہ ......
اوس کے کنواری سے پیدا ہونے کی روایت کے

خلاف ہین - اگر مریم اور یوسف کو معجزانہ پیدائش کا
علم ہوتا تو وہ جب مسیح نے ہیکل مین اپنے باپ کے
کام مین مشغول ہونے کا (دیکھو لوقا کی انجیل باب ۲ -
آیت ۵۰) ذکر کیا تہا کیون متعجب ہوتے - ان
تین سوانح عمری والی انجیلون مین لکھے ہوے معجزے
بہت کچھ یکسان ہین لیکن جن حالات مین ان کا وقوع
ہونا بیان کیا گیا ہے وہ بہت مختلف ہین - - - -
سب سے بڑا معجزہ یعنی لازرس کا جِلانا صرف
یوحنا کی انجیل مین پایا جاتا ہے - باقی معجزے - - - -
اکثر تمثیلی ہین (مثلاً روٹیون کی تعداد کا بڑھ جانا -
پانی کو شراب بنا دینا وغیرہ) جو آدمی صلیب کے
نیچے موجود تھے اُنکے نام دو انجیلون مین یکسان نہین
ملتے - مسیح کے جی اُٹھنے کے بارہ مین ان سوانح عمری
والی انجیلون کے مصنف ایک دوسرے سے بہت
اختلاف رکھتے ہین - مرقس کی انجیل کے سولہوین
باب کی نوین آیت سے بیسوین آیت تک کا مضمون
بعد کا بڑھایا ہوا ضمیمہ ہے - - - - - لوقا کے تاریخی
حوالہ جھوٹے ہین - ہیرودکبھی بادشاہ نہ تھا بلکہ گورنر تہا -
سرینیئس جسکو وہ یسوع کی تاریخ مین لالاتا ہی سنہ۶ء سے
سنہ۱۱ء تک حاکم تہا اور اسلئے اسکا یسوع کے قصہ سے
کوئی تعلق نہین ہے - وہ لسانیاس کا بہی تذکرہ کرتا ہے

[illegible]

گئے ہین لیکن یورپ مین تحقیقات نے صرف اونکے اختلافات
ڈھونڈنے پر ہی اکتفا نہین کیا ہے اونہنے انجیلون کی مختلف
روایتون کے مخرجون کی ہی جستجو کی ہے۔ اور اِس تحقیقات
کے نتیجہ کے طور پر اب یہ واضح ہوگیا ہے کہ:-

" عیسائیون کی کتب مقدسہ کی بہت سی معجزانہ
اور غیر معجزانہ باتین جنکو کہ عیسائی لوگ تاریخی واقعات
مانتے ہین یا کم از کم ایسی ایزادین مانتے ہین جو ایک
عجیب مذہبی اوستاد اور بانی کی سوانح عمری کے
گرد جمع ہوگئی ہین وہ در اصل بہت پُرانے زمانہ کی
روایتون سے ہی لئے گئے ہین اور اِس لئے
عیسائی مت کے بانی کی متنازعہ ذات ہی جسکا
وجود بعض اشخاص نے صرف مان لیا ہے اور بعض نے
نتیجہ کے طور پر اخذ کیا ہے اتنی ہی مشتبہ ہے
جتنی پُرانی روایات کے نیم خداوندون کی۔ . . . .
فروعات کو چھوڑکر بحث یہ ہے کہ جب انجیلون کے
یسوع کی روایت کا ہر ضروری جز وکم یا زیادہ
واضح طور سے مذہبی کہانیون کی قسم کا ثابت
ہوتا ہے (تعلیم کے لحاظ سے بھی اوتنا ہی جتنا
عمل کے لحاظ سے) تو پھر بالکل کوئی بات
باقی نہین رہتی جو کسی شخص کو اِس امر کا مجاز ٹھہراوے
کہ وہ یسوع کے نام کے پیچھے کسی سچی شخصیت کا

وجود قائم کرے - جیسا کہ محققین کو معلوم ہے
جہان ہین کی تاریخ مین یہ رائے کوئی نئی بات
نہین ہے گو کہ اوسکے وجوہ ممکن ہے نئے
ہون - دوسری صدی مین اگر پہلی مین نہین ایک فرقہ
جو ڈوسیٹی ( Docetae ) کہلاتا تھا
قائم ہوا تھا جسکے ممبر عیسائی مت کے بانی کو ایک قسم کا
بغیر جسم کا سایہ مانتے تھے جسنے صرف ظاہر مین صلیب
کی تکلیف برداشت کی تہی اور بہت سے عیسائی
عارف اسکو محض ایک لفظی اقتباس کے طور پر
مانتے تھے - ان مین سے ایک یا دوسری رائے وقتاً
فوقتاً بعد کی صدیون مین برابر ملتی ہے - پادریون
کی ایک خفیہ جماعت ہی جو ۱۰۲۲ء کے قریب
اورلینس ( Orleans ) کے مقام پر
توڑدی گئی تہی یسوع کے متعلق پہلی قسم کی رائے
رکہتی تہی اور سولہوین صدی مین انگلستان اور دیگر
ملکون مین مختلف فرقہ پائے جاتے ہین جنہون نے
عیسائی مت کے بانی کے وجود کو ایک خفیہ راز
مانا ہے - پہر اٹھاروین صدی مین دولٹیر بولنگ بروک
کے کچھ شاگردون کا ذکر کرتا ہے جنہون نے تاریخی
وجوہ پر یسوع کے وجود سے انکار کیا ہے - اور
فرانس کے انقلاب سلطنت کے زمانہ مین صرف

وولنے اور ڈوپوئی کی بہی تصنیفات نہین ملتی ہین کہ جنہون
مین انجیلون کی سوانح عمری کو ایک قسم کی شمشی تمثیلین
مانا ہے بلکہ ایک اجنب جرمن کی بتائی ہوئی کتاب کا
بہی پتہ چلتا ہے جسکا حوالہ سٹروس نے دیا ہے
اور جسنے مسیح کو روحانیت کا ایک ایسا خیالی
نمونہ ([illegible]) مانا ہے جو یہودیون کو پہلے سے
معلوم تھا گو کہ اس مین اختلاف کیلئے بہی گنجائش ہی۔
(دیکھو Christianity and Mythology
مصنفہ جے۔ ایم۔ روبرٹسن صفحہ ۲۷۶)۔

ایک اور مشہور مصنف اور ایسا مصنف ہی کہ جو بہت
دنون تک خود پادری کے عہدہ پر ممتاز تہا جس سے بالآخر وہ
مستعفی ہو گیا جوزف مک کیب ہے جو اپنی کتاب
موسومہ بہ [illegible] of Religion کے
صفحات ۱۶۲ و زان بعد پر لکہتا ہے کہ۔

"علم مقابلہ و موازنہ مذاہب ...... اس
امر کی تحقیقات کرتا ہے کہ انجیلون کے یسوع کا
خیال کیونکر پیدا ہوا اور یہ کوئی مشکل امر نہین ہے
ہم یہ نہین جانتے ہین کہ انجیلین کہان لکھی گئین تہین
لیکن ہم یہ جانتے ہین کہ جس زمانہ مین وہ لکھی گئین تہین
اوس زمانہ مین دین عیسوی بحر روم کے مشرقی کنارہ
پر کم از کم الیگزانڈریہ سے کورنتھہ تک پہیلا ہوا تھا

اور موجودہ انجیلین اوس طبقہ مین لکھی گئین تھین
ان شہرون مین سب مذہبون کی روایات عقاید اور
اور پجاری افراط سے موجود تھے - مصر - سریا -
فارس - یونان - روم اور سلطنت کے دیگر مشہور
مقامات کے پجاریون نے اپنے متون کے
مندر بنا رکھے تھے اور ہر جگہ لوگون کو اپنے اپنے
مذہبون مین شامل کرتے تھے - مذہبی روایات - کہانیان
اور رسوم ایک فرقہ سے دوسرے فرقہ مین آسانی سے
پھیل جاتی تھین - دور دراز کے ملکون مین بھی بہت سی
روایات آپس مین مشابہت رکھتی تھین - - - - - - مذہبی
افسانون کے گھڑنے کے لئے دنیا کی تاریخ مین اوس
قسم کی کوئی اور کوٹھائی نہین تھی جیسی وہ بحر روم کا مشرقی
کنارہ اوس زمانہ مین جب کہ روم کی سلطنت مین
مختلف قومین ملکر ایک ہوگئین تھین - پرانی سلطنتون کے
کتبون پرانے مذاہب کے شاسترون اور عیسائی پادریون
اور غیر عیسائی مصنفون کی تحریرون سے یہ بات اب ثابت
ہوگئی ہے کہ یسوع کی سوانح عمری کے تمام روائیتی
اجزا اوس مجموعۂ اقوام کی دنیا مین پہلے سے موجود
تھے - بیمارون کا چنگا کرنا اور دیگر معجزے بالکل خاص
تحقیقات کے محتاج نہین ہین ایسے معجزے صرف انجیل کے
پرانے عہد نامہ ہی مین مقدس آدمیون پر محمول نہین

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سلطنت مین جسمین عیسائی مت کی ابتدا اداقع ہوئی ہے
ایک خداوند کی موت اور اوسکے جی اوٹھنے کا سالانہ تہوار
بہت سے مذاہب مین پایا جاتا تہا - مصر کے اوسائرس
بے بی لونیا کے تمنذ (یا اے ڈونس) اور فروجیا کے
ایٹس کے متون نے اِس سالانہ تہوار کو نامعلوم
زمانہ سے منایا تہا اور اِسکو روم کی سلطنت کی تابع
قومون مین تمام مشرقی دنیا مین پہیلا دیا تہا یونانی لوگ
اِس تہوار کو یسوع کے پیدا ہونے کے کئی صدیون قبل
ماننے لگے تھے - ایران مین میتھرا کے مت والون نے
بہی اِسکو مانا تہا - ایسا کہنا غلط نہین ہے کہ اوس قدیم
دنیا مین مسیح کے زمانہ کے قبل کوئی شہر بہی ایسا نہین تہا
جس مین ایک یا زیادہ مندر مختلف مذاہب کے ایسے
موجود نہ ہون جو ایک خداوند کے مرنے اور جی اوٹھنے
کی رسم کو بڑی دہوم دہام سے سالانہ عوام مین نہ مناتے
ہون ‘‘

میتھرا کے مندرون مین تو عیسائی مت سے اسقدر مشابہت
پائی جاتی تہی کہ دوبارہ زندہ ہوکر اوٹھنے والے خداوند کو انجیل کے
مخصوص الفاظ مین یعنے ’’خدا کا برا جو دنیا کے گناہون کو دور کرتا ہے‘‘
کہکر مبارکباد دیجاتی تہی -

یقیناً یہ سب اِس خیال کو باطل کرتا ہے کہ نئے عہدنامہ کا بانی
مبانی یسوع کوئی تاریخی شخص تہا اور یقیناً یہ بڑے تعجب کی بات ہے

کر خدا نے اپنے لڑکے کا وجود کسی پہلے یا پچھلے پیغمبر پر ظاہر نہین کیا خاص کر
ایسے لڑکے کا وجود جیسے یسوع جو دنیا کا نجات دینے والا ہے۔
برعکس اوسکے یسعیاہ نبی کی معرفت خدا نے بہت صاف طور سے
ہمکو بتایا تہا (دیکھو انجیل مقدس یسعیاہ باب ۴۳ - آیت ۱۱) "مین
اور مین ہی خداوند ہون اور میرے سوائے اور کوئی
نجات دینے والا نہین ہے" اسکی تکذیب کہین نہین ہوئی بلکہ تائید
واعظ کی انجیل سے ہوتی ہے (دیکھو باب ۴ - آیت ۸) -
" ایک اکیلا ہے اور کوئی دوسرا نہین ہے - ہان اوسکے
نہ بیٹا ہے اور نہ کوئی بہائی ہے"
کیا وہی خدا جو یسوع کا باپ کہا جاتا ہے یہان پر بول رہا ہے۔
اگر ایسا ہے تو وہ کیون اپنے بیٹے کے وجود سے انکار کرتا ہے - اور
کیا وہ وہی خداوند ہے جسکو ہندو ایشور مسلمان اللہ اور پارسی
اہورہ مزدہ کہہ کے پوجتے ہین - اگر ایسا ہے تو اوسنے اون لوگون کو بہی
کیون نہین بتایا کہ اوس کے ایک لڑکا ہے - اسلام عیسائی مت سے
قریب چہہ سو برس کے بعد قائم ہوا اور کہا جاتا ہے کہ وہ الہام
پر مبنی ہے تو پہر اسکی کیا وجہ ہے کہ محمد نے یسوع کے خدا کا بیٹا ہونیسے
انکار کیا یہان غور کی سخت ضرورت ہے - ہم ان دو باتون مین سے ایک نہ
ایک پر قائم ہونے کے لئے مجبور ہونگے کہ یا تو یسوع کا آسمانی باپ
ہندون کا ایشور مسلمانون کا اللہ اور زردشت کا اہورہ مزدہ نہین ہے
اور یا ان سب مذاہب کی کتب تاریخی طور سے پڑہنے کے لئے نہین
لکہی گئین نہین - اصلیت یہ ہے کہ انجیلین خود اس امر کو افشا کردیتی ہین

کہ وہ ایک خفیہ زبان مین جسکا مطلب سمجھنا ضروری ہے لکھی گئین ہین یسوع
کی تعلیم تمثیلون کے پیرایہ مین ہوتی تہی جنکا مطلب بار بار شاگردون کو
سمجھایا جاتا تہا اور تسپر بہی وہ بسا اوقات نہین سمجھتے تھے (دیکھو مرقس کی
انجیل باب ۹ آیات ۳۱ و ۳۲ و لوقا کی انجیل باب ۱۸ - آیات ۳۲ لغایت
۳۴ و مرقس کی انجیل باب ۹ - آیت ۱۰) - یہ بہی کہا جاتا ہے کہ یسوع نے
اپنے جی اوٹھنے کے بعد اپنے شاگردون کی سمجھ کو کہولا (دیکھو لوقا کی انجیل
باب ۲۴ آیت ۴۵) تاکہ وہ کتب مقدسہ کو سمجھ سکین - اِس امر کی
ہدایت کے بے دینون کو مذہب کے اصلی اصول نہین تبانے چاہئین ذیل کے
قابل غور الفاظ مین متی کی انجیل کے ساتوین باب کی چہٹی آیت مین درج ہین -

"پاک چیز کتّون کو نہ دو اور اپنے موتی سورون کے آگے
نہ ڈالو ایسا نہ ہو کہ وہ اونہین پاؤن کے نیچے روندین اور
پلٹ کر تمہین پہاڑ ڈالین "

بنی اسرائیل کو یسعیاہ نبی نے پہلے ہی تبایا تہا (باب ۶ آیت ۹) "تم
سنتے ضرور ہو مگر سمجھتے نہین ہو اور تم دیکھتے ضرور ہو مگر غور نہین کرتے ہو "
یسوع اس سے مطابقت رکھتا ہے اور اسکی پورے طور سے تائید کرتا ہے
جب وہ کہتا ہے (دیکھو متی کی انجیل باب ۱۳ - آیات ۱۳ و ۱۵) -

"مین اونسے تمثیلون مین اسلئے باتین کرتا ہون کہ وہ دیکھتے ہین
اور پہر نہین دیکھتے اور سنتے ہین پہر نہین سنتے اور نہ وہ سمجھتے
ہین ...... کیونکہ اِن لوگون کے دلون پر چربی چہاگئی
ہے اور اِنکے کان سماعت مین مند پڑگئے ہین اور اپنی آنکہین
انہون نے بند کر لی ہین "

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اب ہم چند مذہبی افسانون [illegible] کو بیان کرینگے۔ سب سے پہلے ہم گنیش جی کا ذکر کرینگے جو اس امر پر اصرار کرتے ہین کہ سب دیوتاؤن سے پہلے اُنکی پرستش کیجائے گنیش کے اوصاف حسب ذیل ہین۔

(۱) وہ چوہے پر سوار ہوتا ہے۔

(۲) اسکے جسم مین ہاتہی کی سونڈ انسان کے دہڑ سے جڑی ہوئی ہے۔

(۳) وہ دیوتاؤن مین سب سے چہوٹا ہے۔

(۴) مگر اور سب دیوتاؤن سے زیادہ [illegible] ہوتا ہے بالخصوص اسوقت جبکہ کسی کام کے شروع مین اسکا آدر نہ کیا جائے۔

(۵) اوسکی خوراک لڈو ہے۔ اور

(۶) اوسکا نام ایکدنت ہے کیونکہ اُسکی سونڈ مین بجائے دو دانتون کے ایک ہی دانت ہے۔

اس بالک دیوتا کا پتہ آج تک کسی محقق کو نہین لگا کیونکہ وہ سب دنیاوی چیزون مین ہی اوسکو ڈہونڈتے رہے۔ اصل بہید اوسکا اِس زمانہ مین پہلے پہل کی اوف نولیج ([illegible] Knowledge [illegible]) مین دیا گیا تہا گنیش سے مراد عقل یا سمجہ سے ہے جیساکہ آپ ذیل کی مطابقت سے خود دیکہ سکتے ہین

(۱) چوہا جو چیزون کے کاٹ ڈالنے کی وجہ سے بہت زیادہ مشہور ہے علم تجزیہ (analysis) کی علامت ہے۔

(۲) گنیش جسکا جسم انسان کے دہڑ اور ہاتہی کی سونڈ سے جڑکر بنا ہے خود علم مرکبات ([illegible]) کی مورتی ہے۔

(۳) عقل دیوتاؤن (الٰہی اوصاف) مین سب سے کم عمر (بچہ) ہے کیونکہ وہ [illegible] جڑ مین ازل سے گہومنے والی روح کو جب وہ نجات پانیکے قریب ہوتی ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
1- ([illegible]) [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
([illegible]) [illegible]
[illegible] ( [illegible] ) [illegible]
[illegible]
[illegible] -

[illegible] ([illegible]) [illegible]
[illegible] ([illegible])
[illegible] ([illegible])
[illegible] ([illegible])
[illegible] -

[illegible]
[illegible] ([illegible])
[illegible] -

[illegible] اصل ایک ہی سمجھے گئے ہین [illegible] سورج - اندر اور اگنی ہین جیسے
[illegible] کے زمانہ مین لوگون نے سخت غلط بیان کی ہین - انکی ماہیت [illegible] سمجھنے کے لئے
ہمکو مذہبی سائنس کے وہ نتائج جو ہم ایک ما قبل کے لکچر مین نکال چکے ہین یاد رکھنے چاہئین -
انکا خلاصہ مین یہان ایکدفعہ اور کہونگا تاکہ حوالہ دینے مین سہولیت ہو وہ اسطور پر ہے -

(۱) روح ایک جوہر (دربیہ) ہے جو ہمہ دانی کی قابلیت رکہتی ہے یعنے جو ہمہ دان ہوتی اگر وہ اس خارج ہونے والی ناپاکی سے جو اسکے ساتھ لگی ہوئی ہے پاک ہوتی -

(۲) ناپاک روح نیت اندریون کے ذریعہ باہر کی دنیا سے بیوپار مین مصروف ہے اور آواگون مین مبتلا ہے -

(۳) تپشیا اور نفس کشی پر ماتما پن اور پورنتا (کمال) کے حاصل کرنے کے ذرایعہ ہین دوسرے الفاظ مین ہر روح مین پرماتما ہو جانیکی قابلیت موجود ہے - تاہم وہ جب تک مادہ سے لپٹی ہوئی ہے اسوقت تک وہ سنساری جیو یا جیوآتما (ناپاک روح) ہی ہے اور مادہ سے چھٹکارا تپشیا سے ملتا ہے - پس تین باتین جو ہر متلاشی نجات کو جاننی ضروری ہین یہ ہین -

(۱) جیو دربیہ (جوہر روح) کی ماہیت -
(۲) جیوآتما (ناپاک روح) کی حالت - اور
(۳) ناپاکی کے دور کرنے کی تدبیر -

(वाहप) یہی تین باتین اب مین آپ کو بتاتا ہون وہ امور ہین جو ہندو دیوآلا مین تین بڑے دیوتاؤن سورج اندر اور اگنی کے سروپ مین ظاہر کئے گئے ہین -

(۱) سورج ہمہ دانی کی علامت ہے کیونکہ جسطرح آفتاب کے آسمان مین نمودار ہونے سے سب چیزین دکہائی پڑتی ہین اسی طرح جب ہمہ دانی کی صفت روح مین نمایان ہو جاتی ہے تو اوسکو تمام چیزون کا گیان ہو جاتا ہے

(۲) اُلجھنے سے مراد ناپاک لیجے سنساری جیو سے ہے جو اندریون (حواس خمسہ) کے ذریعہ سے دنیا کے بیوپار مین مصروف ہوتا ہے۔
(۳) اُنکی پہنسائی مورت ہے جو نجات کا باعث ہے۔
تفصیل کے ساتھہ اندر نے
(۱) اپنے گرو کی استری کے ساتھہ زنا کیا۔
(۲) جسکی علّت مین اسکے جسم مین پہوڑے پہنسیان پہوٹ نکلین۔
(۳) یہ پہوڑے پہنسیان برہما جی کی مہربانی سے آنکھین بن گئین۔
(۴) علاوہ اسکے اندر اپنے باپ کا باپ بہی ہے۔
اِن امور کی مطابقت حسب ذیل ہے۔
(۱) الف ـ زنا سے مراد نور روح کا مادہ مین گہسنا ہے جو ایک ممنوع فعل ہے
کیونکہ نجات کے معنی ہی مادہ کی بغلگیری سے علیحدگی کے ہین۔
ب ـ حیات اور عقل روح کی دو صورتین ہین جن مین سے حیات برابر قایم رہتی ہے مگر عقل وقتاً فوقتاً نمایان اور غائب ہو جاتی ہے جیسے خواب مین
اس کا غائب ہو جانا۔
ج ـ حیات کی تعلیم کا ذریعہ عقل ہے چونکہ باہری کتب یا اوستاد تو حصول علم مین محض سہکاری کارن ہ (مددگار اسباب) ہی ہوتے ہین۔
د ـ عقل معمولاً مادہ سے تعلق رکہتی ہے اور شاذ و نادر ہی حیات کیطرف متوجہ ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر یوروپین عالمون کو دیکھئے کہ جن کی عقل کو ابہی تک روح کا پتہ نہین ملا ہے۔
اسلیئے نور کے مادہ مین داخل ہونے کے خیال کی شاعرانہ عبارت مین ایک ممنوع فعل یعنے زناکاری سے اسکے ساتھہ جو حیات کے اوستاد عقل سے مخصوص تعلق رکہتی ہے (یعنے حیات کی) اپنے گرو کی عورت سے زنا کرنے سے تشبیہہ دیجا سکتی ہے۔ پس ج

[illegible] اختلاط کو ہم یون کہہ سکتے ہین کہ گویا اندر دیوتا نے اپنے گرو کی استری سے [illegible]۔

(۲) بہوڑے بہنسیان اگیانی جیو ہین جو روح اور مادّہ کے اختلاط کے باعث اپنے اصلی سروپ سے ناواقف ہین۔ وہ ابتدا اندھے ہین۔

(۳) جب انکو برہم گیان یعنے اس امر کا گیان کہ آتما ہی برہم ہے ہو جاتا ہو تو گویا انکی آنکھین کھل جاتی ہین --- اسی امر کو پرارتھنا پر برہما جی کی مہربان ہوکر بہوڑے بہنسیون کو آنکھون مین مبدّل کر دینے سے تشبیہہ دی گئی ہے۔

(۴) اندر اپنے باپ کے باپ ہین کیونکہ۔

(الف) لفظ باپ کا مفہوم تشبیہہ کی زبان مین اُپادان کارن ہے۔ اور

(ب) کیونکہ شُدھ (خالص یا پاک) جیو کا اوپادان کارن اشُدھ (ناپاک) جیو ہے جبکہ اشُدھ (ناپاک) جیو خود مادّہ اور نور روح سے بنا ہے اسلئے ایک دوسرے کا باپ (اوپادان کارن یعنی مادّی سبب) ہے

یہ مختصر طور سے اندر را[illegible] کی اپنی گرو کی عورت سے قابل ملامت آشنائی کی روایت ہے ہمارے پاس زیادہ تفصیل مین جانیکے لیئے وقت نہین ہے لیکن یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ اس دیوتا کا دشمن تاریکی کا دیو ہے جس سے مفہوم اگیانتا سے ہے۔ اور بارش جو اندر کے نام سے وابستہ ہے شانتی کی تسکین بخشنے والی بارش ہے جو جذبات اور کفر کی سخت تپش کے رفع ہو جانے پر ہوتی ہے۔ اِن بڑے دیوتاؤن کی تثلیث کا تیسرا اگنی ہے جو تپشیا کی تصویر ہے جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہین۔ ہم دیکھ چکے ہین کہ اِس دیوتا کو آگ یا روٹی بنانیکی دو یا کارو یک ماننا کتنا لغو اور غیر متعلق ہے۔ لیکن تپ [illegible] تعلق خود عیان ہے۔ لفظ اگنی ہی اپنے مفہوم مین تپشیا کے اظہار کے لیئے نہایت موزون ہے کیونکہ تپشیا کے معنی دراصل ویراگ کی اگنی سے روح کو پاک

اہم اہم مسئلون کو شاعرانہ تشبیہ کی پوشاک پہنا کر پیش کیا گیا ہے۔ گو کہ یہ مضمون نہایت
دلچسپ ہے لیکن مین اب اسپر زیادہ توقف نہین کر سکتا ہون۔ آپ اسکا تذکرہ میری
تصنیف کردہ Practical Path مین زیادہ تفصیل کے ساتھ
Key of Knowledge مین ہی جس مین مختلف قومون کے دیبی دیوتاؤن
کے رموز کی تفتیش بغیر کسی قسم کی طرفداری کے کی گئی ہے۔ اس سلسلہ مین ایک اور
کتاب جسکا مین حوالہ دینا چاہتا ہون گا وہ دی پرمینٹ ہسٹری اوف بہارت ورسش
ہے جسکا اس لکچر مین پہلے ہی کئی بار تذکرہ آچکا ہے۔ اس مین سیکڑون دیبی دیوتاؤن کے
اصلی مفہوم کو شاسترون کا حوالہ دے دیکر ثابت کیا ہے گو کہ اونکے تشبیہی اوصاف کی
مطابقت دریافت کرنیکی کوشش نہین کی گئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ مین
ہندون کو اس قسم کے روپک النکارون کا خبط ہوگیا تہا اور وہ اپنے من کی خیالی
مخلوق کو تشبیہی پوشاک اور زیور سے آراستہ کرنے مین دل وجان سے مشغول ہوگئے
تھے۔ ایک لفظ بھی انکی مقدس تحریرون کا اسلئے تاریخی طور پر ٹھیک نہین ہے اور مہابہارت
اور رامائن کی نظمین بھی تاریخی افسانے ہین۔ اونکے زمانہ اور مقامات کے حوالہ سائنس
کی نگاہ مین اوتنے ہی مصنوعی ہین جتنے کہ وہ اشخاص جو اون اوقات اور مقامات سے
تعلق رکہتے ہین وسشٹ رشی انسان نہین ہین بلکہ شرتی یعنی الہام کی علامت ہے
جبکہ وشوامتر منس (عقلی غور و فکر) ہے۔ اونکے باہمی جھگڑون سے مراد الہام
اور عقل کے تنازعہ سے ہے جو خفیہ رموز والے مذاہب مین بسا اوقات پایا جاتا ہے
لیکن شرتی انجام مین عقل پر غالب آتی ہے اور اسی لیئے ہم وسشٹ کو اپنے مخالف
وشوامتر پر غالب پاتے ہین۔ چودہ لوک (طبقہ) روحانی ترقی کی چودہ منزلین
ہین۔ دنیا کی اوبتی سے مراد من مین روحانی خیالات کے آباد کرنے سے ہے تحفظ
سے مراد روحانی زندگی کی ترقی سے ہے اور ناش بری خصلتون اور عادات کا ہے

اسطرح پر سرشٹی کا رچنے والا برہما روحانی بدہی ہے جو من کی تاریکی کو دور کرتا ہے اور اوس مین پاک خیالات پیدا کرتا ہے - وشنو جو حفاظت کرنے والا ہے دہرم ہے جس سے روحانیت کی ترقی ہوتی ہے - وہ برہما کی سرشٹی کی حفاظت کرتا ہے مگر کسی اور چیز کی نہین - آخیر مین شیو یا مہیش سے مراد دہراگ سے ہے جو کرم اور بدی کا ناش کرنیوالا ہے دوسرے طریقہ پر رشبہہ دہرم ہے - بہرت رشبہہ کا لڑکا بھگتی اور بیل دہرم کا چہنہ یا علامت ہے - جمبودیپ فانی انسان کے لئے بہگتی کی اقلیم ہے اور بہارت ورش بہگتی کے طریقہ و معنی ہین - کوردہیتر دونون بہون کے درمیان کا چکر ہے - پریاگ سے مراد ہردی کمل (دل کے چکر) سے ہے متہرا ہزار پنکہڑی والا سہس رار ہے جو کہوپری مین ہے اور گوبردہن من کو کہتے ہین - ہردوار شانتی کا مقام ہے - گنگا جمنا اور سرستی - ایڑا - پنگلا اور سشمنا ناڑیان ہین اور تجگ تپشیا کے درجہ ہین جب کہ انسانی جسم ایک سال یا برس کے برابر ہے - اوتار سے مراد دہرم کے مارگ کے مرحلون سے ہے جو کمال کی منزل مقصود تک پہونچاتے ہین -

مین خیال کرتا ہون کہ آپ کو ہندون کے دیوی دیوتاؤن کے افسانون کی ماہیت کا گیان کرانے کے لئے اتنا ہی کہنا کافی ہوگا - اب مین 'Fall' (روحانی زوال) کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرون گا جو یہودیون اور عیسائیون کے مذاہب کا ایک بہت ضروری رکن ہے -

سب سے پہلے آپ کو اپنے من مین سے یہ خیال نکالڈالنا چاہیئے کہ اس دنیا مین یا آسمان پر کوئی ایسا مقام تہا جو عدن کہلاتا تہا جہان پر کہ ایک پرماتما نے کسی وقت پر خوبصورت درختون کا کوئی باغ لگایا ہو - ہمنے اوریجن (Origen) صاحب کی تحریر کے حوالہ سے دیکھ لیا ہے کہ ایسا خیال کسقدر لغو ہے - اور اگر آپ ان دو مشہور و معروف درختون کی طرف غور کرینگے جو زندگی اور

نیکی و بدی کے علم کے پیڑ کہے جاتے ہین تو باغ عدن کو ایک اصلی باغ ماننے کی لغویت
اور بہی زیادہ بیہودہ ثابت ہوگی - پہر نیکی و بدی کا علم انسان کے لئے ممنوع
کیون ہو - ؟ اور پہر صرف اسکے پہل کے ایک ٹکڑے کے کہانے کی سزا اسقدر سخت
کہ اسپر لعنت کیجاوے اُسکو باغ سے نکالدیا جاوے اور موت اس پر جاری بنادیجاوے
اور اسکے لڑکے پوتے اور انکی اولاد ہمیشہ کے لئے آخری آدم تک پریشان اور
سرگردان ہون - اور اگر سزا ہی دینا منظور تہا (اور ایک ہمہ دان خدا کو تو شروع ہی
مین معلوم ہوگا کہ آدم نافرمانی کریگا ) تو پہر یہوواہ بار بار پیغمبرون کو انسانون کی
رہبری کے لئے کیون بہیجتا ہے - کیا وہ ایک لفظ سے انکو پاک نہین بنا سکتا تہا جیسا
کہ اسنے انکو لعنتی بنایا تہا ایسا کرنے سے اسکو افسوس کرنا اور پچہتانا ہی نہ پڑتا -

اگر آپ ان سوالات پر اور ایسے ہی اور سوالات پر جو اس روایت کی لفظی تعبیر مین پیدا ہوتے ہین غور کرین گے تو آپ اور ہجن ( صفحہ ۶ ) سے اس امر پر اتفاق کرینگے کہ یہ تاریخی واقعات کے طور پر نہین سمجہی جا سکتی ہے - ویدک یوتاؤن کے مطلب کیطرح اسکا مطلب بہی پوشیدہ ہے - مین اب آپ کے سامنے اس افسانہ کے اصلی راز کو پیش کرتا ہون -

(۱) باغ عدن روح کے اوصاف کی تشبیہ ہے یعنے اس مین روح کو باغ اور اُسکے اوصاف کو درختون سے مشابہت دی گئی ہے -

(۲) ان مین زیست اور امتیاز نیک و بد دو بڑے اوصاف ہین - لہذا زندگی اور نیکی و بدی کے امتیاز کے درخت باغ کے بیچ مین پائے جاتے ہین -

(۳) آدم سے مراد اس متنفس روح سے ہے جس نے انسانی جون پائی ہے - یعنے جسنے انسانی جامہ پایا ہے -

(۴) حوا سے مراد عقل سے ہے جو آدم کے سوتے وقت اوسکی پسلی مین سے بنائی گئی ہے

ایک نہایت مناسب تشبیہ ہے کیونکہ بالآخر عقل تو روح ہی کی ایک شکل ہے جو
میں غائب ہو جاتی ہے اور سوا اٹھنے پر ظاہر ہوتی ہے۔

(۲) سب جانداروں میں انسان ہی موکش پا سکتا ہے اور اس لئے وہ ہی دہرم کی تعلیم کا مستحق ہے
وہ اپنی عقل کی کمی اور دیگر جسم و ذہن کے فرائض کی کوتاہیوں کی وجہ سے موکش نہیں پا سکتے
اور نرک کے باشندے بھی اس وجہ سے کہ وہ تپشیا نہیں کر سکتے ہیں موکش نہیں پا سکتے ہیں۔
اس لئے خاص کر انسان ہی دہرم کی تعلیم کا مستحق کہا گیا ہے۔

(۳) زندگی کے درخت سے مراد زندگی سے ہے اور نیکی اور بدی کے امتیاز کے درخت سے
مراد چیزوں کی قیمت کا یعنے انکے ہمارے محفوظ کر نیکی قابلیت کا تخمینہ کرنے سے ہے۔

(۴) نیکی اور بدی کے امتیاز کا پہل (نتیجہ) راگ (انس یا محبت) اور دویش (نفرت) ہیں
کیونکہ انسان اس چیز کے حاصل کرنے اور تحفظ کی کوشش کرتا ہے جسکو وہ عمدہ سمجھتا ہے اور اسکو
خارج کرنا چاہتا ہے جسکو وہ برا خیال کرتا ہے۔ اب اگر آپ نیکی اور بدی کی ماہیت پر غور کریں
تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ دراصل کوئی قدرتی شئے نہیں ہیں اور نہ ہمیشہ ایک صورت میں قیام
پذیر ہو سکتی ہیں۔ وہ تو صرف نسبتی الفاظ ہیں۔ پہلے کہی ہوئی بڈھے مالدار کے فرزند کی مثال
میں اس کا بڈھا باپ اسکے پیدا ہونیکی خوشی مناتا ہے لیکن وہ قریبی وارث جو اسکے باپ کے لاولد
مرنے کا منتظر بیٹھا تھا غم اور ماتم میں ڈوب جاتا ہے۔ مگر وہ بچہ جسکے باعث ایک شخص کو خوشی اور دوسرے کو
رنج ہوتا ہے اپنی ذات میں صرف ایک واقعہ ہے وہ اپنے والدین کے لیے بہبودی کی علامت
اور مبارک ہے اور اس لئے نیک ہے۔ لیکن اُن کے لئے جو اس بڈھے دولت مند کے مرنے پر
اسکی دولت پانے کے مشتاق بیٹھے تھے مایوسی اور مصیبتوں کا باعث ہے۔ ایک کے سینہ میں وہ
محبت اور الفت کے جذبوں کو پیدا کرتا ہے یعنے راگ کو اور دوسرے کے دل میں نفرت اور غصہ کو
یعنے دویش کو۔ اس طرح پر راگ (محبت) اور دویش (نفرت) نیکی اور بدی کے امتیاز کے
درخت کے پہل ہیں۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (٨١)
[illegible]

[illegible]
[illegible] (١١)
[illegible]
[illegible] (١٠)
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
"[illegible]"

[illegible]
[illegible]
[illegible] (٥)
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible] (٧)

اپنی کارگذاری میں مصروف ہو خود عقل کو نہیں حاصل ہے بلکہ منفس کی خواہشات پر موقوف ہے
اور اوسکی زبر دست خواہشات کے مطابق طے پایا ہے۔ جیسا کہ کی اوف نوبیج
میں بتایا گیا ہے عقل مثل ایک لالٹین کے انسان کے پاؤں کی رہبری کے لیئے ہے لیکن یہ بات کہ آیا وہ
اسکو عبادت کے مقام کی طرف لیجاوے یا ایک جوئے خانہ کیطرف خود انسان کی میلان طبع پر
موقوف ہے نہ کہ عقل کی مرضی پر۔

(۱) گنہگار دن کی سزائیں بہی جان ( [illegible] ) عقل اور خواہشات کی اہمیت
کو ظاہر کرتی ہیں۔

(الف) سانپ سب مویشیون اور میدان کے چارپایون سے زیادہ ملعون ہے وہ اپنے
پیٹ کے بل چلیگا اور عمر بہر خاک کہائیگا۔ چونکہ خواہشات انسان کو چارپایون اور مویشیون
سے بہی زیادہ ذلیل بنا سکتی ہیں اسلئے سانپ سب مویشیون اور چارپایون سے بہی زیادہ
ملعون ہوا۔ خواہشات میں لپٹا ہوا من ہمیشہ خاک کے بیوہارین لگا رہتا ہی جسکا مطلب یہ ہے
کہ وہ رات دن اندر یون کے ذریعہ لذات حواس کا مادہ بیرونی اشیا سے اپنی طرف کہینچا
کرتا ہے ان لذات احساس کا مادہ ہی جو اندریون کے ذریعہ سے رات دن کہینچا رہتا ہے
وہ خاک ہے جو سانپ کو عمر بہر کہانے کو بتائی گئی ہے۔ سانپ اور حوا کے درمیان میں عداوت
بہی قائم کی گئی ہے (دیکھو انجیل مقدس پیدائش کی کتاب باب ۳- آیت ۱۵)

"وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تو اوسکی ایڑی کو کاٹیگا۔"

اسکا اشارہ اوس مخالفت کی طرف ہے جو عمدہ عقل اور خواہشات کی
رغبت میں ہے۔ خواہشات کا بالآخر نتیجہ یا سے جو گیان (عقل کا بچہ) کا
نتیجہ ہے ناش ہو جاتا ہے۔ اسی کو نہایت خوبی کے ساتھ ہندو شاستروں میں
کرشن کا کالی ناگ کو ناتہنا کہا ہے۔ کرشن سے مطلب کسی آسمانی دیبی
دیوتا کے اوتار سے نہیں ہے بلکہ محض تشبیہ کی عمدہ زبان میں آ ہی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] (!!!)

[illegible] (!!)

[illegible] (!)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (!!!!)

[illegible] (!!!)

سامنے لاتے ہین لیکن ہابیل کا ہدیہ قبول ہوتا ہے اور قائن کا نہین - قائن اسپر ہابیل کو مار ڈالتا ہے جسکے باعث خدا اسکو سراپ دیتا ہے - سیت (جسکے لفظی معنے تعینات کیا گیا ہین) آدم کا تیسرا لڑکا ہے اور سیت کا لڑکا انوس ہے جس کے زمانہ مین انسان " اپنے کو خدا کے نام سے پکارنے لگے " (دیکھو پیدائش کی کتاب باب ۴ - آیت ۲۶ کے متعلق حاشیہ کی تشریح)

(۱۵) یہان پر ہابیل اعتقاد ہے جو زندگی کی طرف متوجہ ہے مگر قائن عقل ہے جو مادہ سے منسوب ہے اسوجہ سے ہابیل بھیڑون کا محافظ ہے جو زندگی کی علامت ہین اور قائن زمین (= مادہ) کا جوتنے والا ہے - ان بھائیونکی قربانی یا ہدیہ سے مطلب اونکے فرائض کا نتیجہ ہے - ہابیل کا ہدیہ زندگی کے محکمہ کے اعلیٰ ترین تحائف مثلاً برے کے اوصاف (اوتم مارذو = اعلیٰ درجہ کی حلیمی) وغیرہ ہین اور قائن کا مادی سائنس کی عمدہ ترین ایجادین (برقی روشنی - ہوائی جہاز وغیرہ وغیرہ) ہین ہابیل کی کارگذاری خدا کو جو الٰہی کمال اور آنند کا آورش (نمونہ ہے) ہے قدرتاً قبول ہوتی ہے کیونکہ اوتم مارذو (اعلیٰ درجہ کی حلیمی) وغیرہ واقعی مین نجات کے ذریعہ ہین لیکن عقل اور اعتقاد قدرتاً ایک دوسرے کے مخالف ہین کیونکہ ایک نکتہ چین ہے اور دوسرا اندھی پن کی اطاعت کا خواستگار اسلئے ہابیل قائن کے ہاتھہ سے مارا جاتا ہے -

(۱۶) قائن کا سراپ بھی عقل سے نسبت رکھتا ہے - کی اوف نولیج - کے چوتھے باب مین اوسکی تشریح کی گئی ہے - یہان ہمارے پاس اوسکے بیان کرنے کے لئے وقت نہین ہے - لیکن سیت جسکا مطلب تعینات کئے گئے سے ہے وہ سچا گیان ہے جو مقتول ہابیل (بلا دلیل کے اعتقاد) کی جگہ لیتا ہے - اور اس سچے گیان کا فرزند انوس ہے جو اپنے آپ کو خدا کرکے پکارتا ہے یعنے جو اپنے کو خدا جانتا ہے -

یہودیون کی شاستر مین آدم کے گناہ اور زوال کا یہ مطلب ہے جو ہم نے کہا
ہے - وہ ایک ہمہ دان خدا کے ضعیف البنیاد انسانون کے جوڑہ کی نافرمانی پر
غصہ ہونے کی حکایت نہین ہے - اور نہ انسانون کے بندرون کی قوم مین سے
علیحدہ ہونے کے وقت کی وحشیانہ حالت کی بچون کی کہانی ہی ہے بلکہ وہ
ایک ایسی روحانی علم کے چند بیش بہا اصولون کا خلاصہ ہے جسکی واقفیت روح
اور انتاہ کرن کے اوصاف کی ماہیت سے آج کل کے سائنس کی نسبت بہت زیادہ
صحیح اور معقول ہے -

۵ ۔ "کیونکہ دیکھو خدا کی بادشاہت تمہارے اندر ہے" (لوقا کی انجیل - باب ۱۷ آیت ۲۱) ۔

۶ ۔ "اور آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوائے اُس کے جو آسمان سے اترا یعنے ابن آدم جو آسمان میں ہے" (یوحنا کی انجیل باب ۳ - آیت ۱۳) ۔

۲ - آدم کا گناہ و زوال ۔

۱ ۔ "اسلئے کہ سب نے گناہ کیا ہے اور خدا کے جلال میں کم ہیں" (رومیون - باب ۳ آیت ۲۳) ۔

۲ ۔ "کیونکہ خدا نے جہالت میں سب کو ڈال رکھا ہے" (رومیون باب ۱۱ - آیت ۳۲) ۔

۳ - کلید معرفت سے نجات کا ملنا ۔

۱ ۔ "اے شرع کے عالمون تم پر افسوس ہے کہ تمنے معرفت کی کنجی غائب کر دی - تم آپ بھی داخل نہ ہوئے اور دیگر داخل ہونے والون کو بھی تمنے روکا" (لوقا کی انجیل باب ۱۱ - آیت ۵۲) ۔

۲ ۔ "اور تم سچائی سے واقف ہوگے اور سچائی تمکو آزاد کر دیگی" (یوحنا کی انجیل باب ۸ - آیت ۳۲) ۔

۳ ۔ "پس چاہیئے کہ تم کامل ہو جیسا کہ تمہارا آسمانی باپ کامل ہے" (متی کی انجیل باب ۵ - آیت ۴۸) ۔

۴ - قید گناہ یعنے کرمون کی وجہ سے ہے ۔

۱ ۔ "اور انسان چراغ جلاکر پیمانہ کے نیچے نہیں دہرتے ہیں" (متی کی انجیل باب ۵ - آیت ۱۵)
[یہاں پر اشارہ صاف طور سے گیانا ورنی کرم کی طرف ہے جو روح کی ہمہ دانی کی صفت پر پردہ کی طرح (گیان = علم + آورن = پردہ: حائل ہوتا ہے]

۲ ۔ "جو کوئی گناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے" (یوحنا کی انجیل - باب ۸ - آیت ۳۴) ۔

۵ - اس قید سے رہائی ریاضت اور دیگر نیمون پر عمل کرنے سے جو خواہشات کے قاتل ہین حاصل ہوتی ہے -

۱" کیونکہ اگر تم جسم کے مطابق زندگی گزاروگے تو ضرور مروگے اور اگر روح سے بدن کے کامون کو نیست و نابود کروگے تو جیتے رہوگے" (رومیون باب ۸ - آیت ۱۳)

۲" جو کوئی اپنے جسم کے لیئے بوتا ہے وہ جسم سے ہلاکت کی فصل کاٹیگا اور جو کوئی روح کے لئے بوتا ہے وہ روح سے ہمیشہ کی زندگی کی فصل کاٹیگا" (گلیتون باب ۶ - آیت ۸) -

۳" پس اپنے اون اعضا کو مردہ کرو جو زمین پر ہین" (کلسیون باب ۳ - آیت ۵) -

۴" اور جسمانی نیت موت ہے مگر روحانی نیت زندگی اور اطمینان ہے" (رومیون باب ۸ - آیت ۶) -

۵" تنگ دروازہ سے داخل ہو - کیونکہ وہ دروازہ چوڑا ہے اور وہ راستہ کشادہ ہے جو ہلاکت کو پہونچاتا ہے اور اس سے داخل ہونے والے بہت ہین کیونکہ وہ دروازہ تنگ ہے اور راستہ سکڑا ہے جو زندگی کو پہونچاتا ہے اور اسکو پانے والے تہوڑے ہین" (متی باب ۷ - آیات ۱۳ و ۱۴) -

۶" افسوس ہے تم پر جواب سیر ہو کیونکہ بھوکے ہوگے - افسوس ہے تم پر جواب ہنستے ہو کیونکہ ماتم کروگے اور روؤگے - مبارک ہو تم جو بھوکے ہو کیونکہ آسودہ ہوگے - مبارک ہو تم جواب روتے ہو کیونکہ ہنسوگے" (لوقا - باب ۶ - آیت ۲۱) -

۷" اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی سے انکار کرے اور اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہولے" - (متی - باب ۱۶ - آیت ۲۴) -

۸" اور جو کوئی اپنی صلیب نہین اٹھاتا ہے اور میرے پیچھے چلتا ہے وہ میرے لائق نہین ہے" (متی = باب ۱۰ - آیت ۳۸) -

۹ "اگر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے باپ اور مان اور بیوی اور بچون اور بہائیون اور بہنون بلکہ اپنی جان سے بہی دشمنی نہ کرے تو میرا شاگرد نہین ہو سکتا (لوقا - باب ۱۴ - آیت ۲۶) -

۱۰ "جو کوئی اپنی جان بچانے کی کوشش کریگا وہ اوسے کہوئیگا - اور جو کوئی اوسے کہوئیگا وہ اوسکو زندہ رکہیگا" (لوقا باب ۱۷ - آیت ۳۳) -

۱۱ "لومڑیون کے بہٹ ہوتے ہین اور ہوا کے پرندون کے گہونسلے مگر ابن آدم کے لئے سر دہرنے کی بہی جگہ نہین" (متی - باب ۸ - آیت ۲۰) -

۱۲ "محنت اور مشقت مین بارہا بیداری کی حالت مین بہوک اور پیاس کی مصیبت مین بارہا فاقہ کشی مین سردی اور ننگے پن کی حالت مین" (۲ کرنتہیون باب ۱۱ - آیت ۲۷) -

۱۳ "........ اور بعض خوجے ایسے ہین جنہون نے آسمان کی بادشاہت کے لئے اپنے آپ کو خوجہ بنایا ہے" (متی باب ۱۹ - آیت ۱۲) -

۱۴ "بلکہ مین اپنے بدن کو مارتا کوٹتا اور اوسے قابو مین رکہتا ہون (۱ - کرنتہیون باب ۹ - آیت ۲۷) -

۱۵ "اور جو مسیح یسوع کے ہین اُنہون نے جسم کو اسکی رغبتون اور خواہشون سمیت صلیب پر کہینچ دیا ہے" (گلتیون باب ۵ - آیت ۲۴) -

۱۶ "پس اے بہائیون مین خدا کی رحمتین یاد دلاکر تم سے التماس کرتا ہون کہ اپنے بدن زندہ اور پاک قربانی کے طور پر نذر کرو جو خدا کو پسندیدہ ہے - یہی تمہاری معقول عبادت ہے" - (رومیون باب ۱۲ - آیت ۱) -

ایسی روشنی ہے جو یہ فلسفہ کے بیش بہا بکہرے ہوئے لعل و جواہرات ہمارے سوالات پر ڈالتے ہین عیسائی رموزدان لوگ (Gnostics) (۱۷)

اُنکی کلی آزادی نہین دینیدار آدمیون کا جو مادّہ و نفس کی اسیری سے آزاد ہو چکے ہین حصہ سمجھتے تھے کیونکہ انکے مطابق مادّہ و گناہ [ایک دوسرے سے] جدا نہین ہو سکتے ہین۔"
اس فرقے کے مطابق کمالیت صرف علم کے ذریعہ سے ہے اور علم رموز مین داخل ہو (تعلیم پانے) سے حاصل ہو سکتا ہے۔" وہ ایک اندرونی روحانی حالت ہے جو رموزدانی سے حاصل ہوتی ہے اور جس کا مسیح سے کوئی زندگی کا تعلق نہین ہے" (ای۔آر۔ای۔جلد ۹ صفحہ ۲۳۷)۔

رموز معرفت کے تعلق مین مصلوب ہونے پہر زندہ ہو جانے اور آسمان پر اوٹھ جانے کے مسئلون سے عیسائی لوگ ایسے ہی ناواقف ہین جیسے ہندو اگنی۔ اندر و سورج کی۔ عیسیٰ کی کل زندگی نازک خیالی کی تمثیلات کا ایک سلسلہ ہے جسمین روحانیت مین ترقی کرنیوالی آتما کا جلال دکہایا ہے۔ جب روح کے پرماتما پن کا خیال دل مین پیدا ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ یسوع یا کرشن کی پیدائش ہوئی۔ زندگی سے اوسکی بہت گہری آشنائی ہونیکی وجہ سے اوسکا تعلق پیدا ہونے کے وقت سے ہی گایون سے پایا جاتا ہے۔ سنسکرت مین گائے سے مراد حواس خمسہ سے ہے اور انکو زیر کرنا اور اونپر فتح حاصل کرنا گایون کی حفاظت کرنا ہے جسکو گورکشا کہتے ہین (دیکھو پی۔ایچ بی جلد ۲ صفحہ ۵۲)۔ کنواری ماں مریم عقل ہے جو روح کی قدرت سے حاملہ ہوتی ہے۔ مسیح کا باپ ایک بڑھئی ہے جو ایک اور نازک تمثیل اوس ذہن کی ہے جسکا مظہر ہندوون کا دیوتا گنیش ہے۔ کیونکہ بڑھئی چیزون کو کاٹتا ہے (علم تجزیہ = analysis) اور جوڑتا ہے (علم مرکبات = synthesis) مسیح کا حمل مین آنا بغیر گناہ کے یعنی پاک طور سے ہوتا ہے کیونکہ یہ حمل عقل کو ہوتا ہے مرد و عورت کے یکجا ہونے سے نہین۔ بالک مسیح پوشیدہ طور سے نشوونما پاتا رہتا ہے جب تک کہ اوسکے دشمن غارت نہ ہو جائین جسکا مطلب یہ ہے کہ صحیح اعتقاد حاصل ہونے کے بعد درجہ مسیحائی اسوقت تک نہین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ سب تمثیلی رموز ہین جو اس زمانہ مین پہلی مرتبہ آپ کو بتائے جاتے ہین ۔
(۱) چٹانون کے پھٹ جانے سے مراد کرمون کی سخت فولاد کی سی بندشون کا ٹوٹنا ہے
جو روح کے اندرونی جسم مین پڑی ہوئی ہین ۔ آپ نے ہندؤن اور جینیون کی پرانون
مین پڑھا ہوگا کہ سادہون کی ریاضت سے اِندر کا آسن ہلنے لگتا ہے اور بزرگ
سادہون کی ہمہ دانی کے حاصل ہونے کے وقت دیولوک کے مندرون کے
گھنٹے خود بخود بجنے لگتے ہین ان عجیب و غریب واقعات کی اصلیت یہ ہے
کہ دہیان کے یکسو ہونے سے جو کرمون کی بندشین ٹوٹتی ہین اون سے
پیدا ہونے والی زبردست جنبشین ایک لطیف برقی مادّہ کے بلاتار
( [illegible] ) کے وسیلہ سے اوس لطیف مادّہ سے جسکے
اِندرون کے آسن اور دیولوک کے گھنٹے بنے ہوتے ہین ٹکراتی ہین جس سے
وہ ہلنے اور بجنے اور آواز دینے لگتے ہین ۔ سورگون کے راجاؤن (اِندرون)
کے تختون کے ہلنے اور دیون (سورگون کے باشندون) کے محلون کے
گھنٹون کے بجنے کی یہی وجہ ہے ۔
(۲) آفتاب کے تاریک ہونے سے مطلب محدود من کے کارخانہ کے بند
ہو جانے سے یعنی اِندریون (حواس) و عقل کی شکستگی سے ہے ۔ ہمہ دانی
کے طلوع ہونے پر یہ سب غارت ہو جاتے ہین اور پھر انکی ضرورت نہین
رہتی ہے ۔ یہ ضرور ہے کہ ہم حواس اور عقل کو بہت کار آمد پاتے ہین لیکن
دراصل یہ روح کی اصلی و جامع ہمہ دانی کی روشنی کے روکنے والے ہین
انکا غارت ہونا جب وہ ریاضت کی تکمیل کے وجہ سے ہو بڑی برکت ہے
کیونکہ فوراً ہی ماضی ۔ حال و مستقبل تینون زمانون کا پورا پورا علم انکی شکستگی پر
حاصل ہو جاتا ہے گو کہ باقی اور سب موقوف پر انکا غارت ہونا واقعی ایک مصیبت ہے

(٣) مندر کے پردہ کا پھٹنا بھی ایک تمثیلی راز ہے۔ جو پردہ پھٹتا ہے وہ کسی ہاتھون سے بنائے ہوئے چونے اور اینٹ کے مندر کا نہین بلکہ روح کے مندر کا ہے اندرونی روشنی کے اوپر جو پردہ پڑا ہوا ہے اوسکے پھٹنے سے یہان مراد ہے جس سے پرماتما ہن کا اصلی پرکاش ہو جاتا ہے نہ کہ ایک چونے یا پتھر کے بنے ہوئے مندر یا اوسکے کسی حصہ کے غارت ہونے سے۔ روحانی پرکاش (روشن ضمیری) اِس اندرونی پردہ کے پھٹنے کا فوری نتیجہ ہے۔

(۴) لیکن سب سے دلفریب تشبیہہ جو اس سلسلہ مین استعمال ہوئی ہے وہ قبرون کے کُھل جانے کی ہے۔ جس چیز سے یہان مراد ہے وہ صاف طور سے کسی قبرستان کی قبرون کی قطارین نہین ہین جن مین مُردے دفن رہتے ہین اور نہ مُردون کی سڑی ہوئی لاشون کے کسی زبردست قوت سے پھینکے جانے اور عوام مین ظاہر ہونے سے ہے۔ بلکہ انسانی حافظہ کے قبرستان سے ہے جہان گذشتہ زمانہ کے واقعات احساس وخیالات اسی طرح سے دفن پڑے رہتے ہین جیسے زمین کے "اندر مُردے۔ یہ تمثیل پچھلی جونون کے حالات کا یاد آنا جو ریاضت سے ممکن ہے ظاہر کرتی ہے۔

سمجھے یہ کہنا کہ آواگون عیسائی مذہب کا کوئی بنیادی اصول نہین ہے اور یہ کہ عیسیٰ کی تعلیم کلیتاً اِس مسئلہ کے مخالف ہے بے سود ہے۔ اصلیت یہ ہے کہ جو لوگ ایسا خیال کرتے ہین اُنہون نے اپنی انجیل کو اِس ہدایت کے لحاظ سے "جو پڑھے وہ سمجھے" کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہین نہین پڑھا ہے۔ جیسا اب آپ کو معلوم ہوگیا ہے انجیل مین خفیہ عقائد اور پوشیدہ مسائل بظاہر بے معنی الفاظ کے نیچے چھپے ہوئے ہین۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ کبھی نہین کہا جاتا:۔

"مین تمثیلون مین اپنی زبان کھولونگا مین وہ باتین ظاہر کرونگا جو

انجام کار جیتیسوین مین یہ طے کیا گیا کہ قید سے واقعی آزادی (لفظ واقعی یہان قابل لحاظ ہے) صرف فرزندی دے سکتا ہے جو ابد تک رہے گا - اب لفظ فرزند کے معنی یسوع کی زبانین اُس روح - ہین جسنے خدا کے مرتبہ اور جلال کو حاصل کر لیا ہو. سینٹ پال کہتے ہین: "اسلئے کہ جتنے خدا کے کمال کو مد نظر رکہکر چلتے ہین وہی خدا کے بیٹے ہین . . . . . . .
روح خود ہماری روح کے ساتہہ مل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خدا کے فرزند ہین اور اگر فرزند ہین تو وارث بہی ہین یعنے خدا کے وارث اور مسیح کے ہم میراث بشرطیکہ ہم اوسکے ساتہہ دکہہ اوٹہائین تا کہ اسکے ساتہہ جلال بہی پائین" (انجیل کتاب رومیون باب ۸ آیات ۱۴ و ۱۶ و ۱۷) - پس اگر ہم اپنے نتائج کو سلسلہ وار درج کرین تو حسب ذیل امور حاصل ہوتے ہین -
(۱) لفظ غلامی کے معنی مذہب مین گناہ کی قید یا بندش کے ہین -
(۲) یہ قید دوامی نہین ہے مگر فرزندی کی حالت ابدی ہے - اور
(۳) روح اصلی آزادی کو اوسیوقت پاتی ہے جبکہ وہ فرزندی کا مرتبہ حاصل کر لیتی ہے -

یہ امور جین مت کی تعلیم سے بالکل متفق ہین اور در اصل سائنس مذہب ہی کے تین رکن ہین اون سے آواگون کے اصول کی علت غائی پورے طور سے ظاہر نہین ہوتی اور وہ سمجھدار آدمی کے لئے محض اشارہ کے طور پر ہین - اگر پڑہنے والا اب اپنے سے یہ سوال پوچہے کہ گناہ کیا چیز ہے تو وہ جلد اس بات کو دیکہہ لیگا کہ اس نام کا کوئی ذی روح یا شئے نہین ہوسکتی ہے - یہ تو ایک محض لفظ ہے اور اگر ہم آج سے قیامت کے دن تک اسکی تلاش کرتے رہین تو یہ یقینی ہے کہ یہ ہمیشہ ایک محض لفظ ہی پایا جائیگا - اصلیت یہ ہے کہ گناہ کا مفہوم ناروا افعال کا کرنا ہے کیونکہ گناہ کوئی واقعی ذی روح یا شئے قدرات مین نہین ہے -

[illegible]

بلکہ اپنا آزاد نفاذ رکہتے ہین - اسلیئے جب بعض لوگ کہتے ہین کہ اونکو یہ خیال بہت تسکین دہ معلوم ہوتا ہے کہ اونکو کوئی شخص اپنے فضل سے نجات دیدیگا تو وہ جہوٹی حفاظت سے مطمئن ہوجاتے ہین اور اپنے تئین ایک ایسے ظاہرین بیجان نظر آنے والے آتش فشان پہاڑ کی چوٹی پر سُلا دیتے ہین جسکی ظاہری خاموشی عنقریب ہی اچانک غارتگری کی یورش سے مبدل ہوا چاہتی ہے - اُن قوانین سے جو روح کے متعلق پہلے بیان کئے جاچکے ہین یہ صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ اوسکی قید کو کوئی شخص اوسکے باہر سے کسی حالت مین نہین توڑ سکتا ہے - اوسکی وجہ یہ ہے کہ ایک روح دوسری روح کی خواہشات پر قابو نہین رکہتی ہے جو اسوجہ سے کہ وہ روح اور مادّہ کے اختلاط کا باعث ہین جب تک کہ وہ قایم ہین اپنا اثر ضرور دکہاتی رہتی ہین -

مُردون کے جی اُٹھنے کے متعلق عیسیٰ کی تعلیم جو عیسائیون کی آواگون کی مخالفت کی آخری گرطہی ہے خود آواگون کو ثابت کر دیتی ہے اگر اوس پر فلسفیانہ طریقہ سے غور کیجائے - یہ تعلیم بعض صدوقیون کے اس سوال کے جواب مین کہ قیامت مین ایک خاص عورت کسکی زوجیت مین آئیگی جسنے اس دنیا مین سات بہائیون سے اونکے یکے بعد دیگرے مرجانے پر شادی کی تہی دی گئی تہی - اور اسکا مضمون لفظ بہ لفظ حسب ذیل ہے (دیکہو لوقا کی انجیل باب ۲۰ - آیات ۳۴ تا غایت ۳۶)-

" اس جہان کے فرزندون مین تو بیاہ شادی ہوتی ہے لیکن جو
لوگ اِس لائق قرار دیئے جاینگے کہ اوس جہان کو حاصل کرین
اور مُردون مین سے جی اوٹہین وہ شادی نہین کرتے اور نہ اونکی
شادی کرائی جاتی ہے اور نہ وہ پہر مرسکتے ہین کیونکہ وہ فرشتونکے
مانند ہین اور خدا کے فرزند ہین اسوجہ سے کہ وہ قیامت کے

فرزند ہین ۔“

یہان یہ صاف طور سے بتایا گیا ہے ۔

(۱) کہ قیامت ہر شخص کے لئے نہین ہے بلکہ صرف اُنہین کے لئے ہے جو اوس دنیا کے پانے کے اور مُردون سے جی اوٹھنے کے لائق قرار دئیے جاتے ہین ۔

(۲) کہ اوس دنیا مین شادی کی قسم کی کوئی چیز نہین ہے ۔ اور

(۳) جو لوگ مُردون سے جی اوٹھتے ہین وہ ابدی زندگی پاتے ہین اور بوجہ قیامت کے فرزند ہونے کے خدا کے فرزند کہلاتے ہین ۔

لیکن ان مین سے پہلا امر ہی قیامت کے مسئلہ کے متعلق عوام کے عقیدہ کا قاتل ہے جس کے بموجب ہر شخص بلا لحاظ قابلیت کے زندہ کیا جائیگا ۔ یسوع صاف طور سے کہتا ہے کہ وہ حالت صرف اُنہین کے لئے ہے جو اوسکے لائق سمجھے جائینگے

دوسرا امر عوام کے عقیدہ کے اور بھی خلاف ہے جس کے بموجب مرد اور عورت مادی جسمون کے ساتھ جی اٹھینگے اور خاندان اکھٹے کئے جائینگے ۔ اب اگر مُردون سے جی اوٹھے ہوئے انسانون مین مرد و زن کا امتیاز ہوگا تو اونکی حالت اُن بیواؤن کی سی ہوگی جنکو دوبارہ شادی کرنے کی اجازت نہین دی گئی ہے اور جنکے ساتھ عیسائی لوگ اس وجہ سے کہ جبراً اون پر عمر بھر کا رنڈاپا ڈال دینا بے دردی اور نا انصافی کا فعل ہے نہایت ہمدردی ظاہر کرتے ہین ۔

ہم پوچھتے ہین کہ قیامت کے بعد کی دنیا کے اُن لوگون کی کیا حالت ہوگی جو مرد اور عورت تو ہونگے مگر جو شادی کی خوشی سے محروم رکھے جائینگے ۔ کیا اندر کا عطیہ جبکہ وہ اپنا کام نہ کر پاوے باعث نا قابل برداشت دکھہ کا نہ ہوگا ۔ اور ایسی بہر ودرح سے جس نے کسی قسم کے قواعد اور قرینہ کی پابندی نہین کی ہے اور جو تیشیا کے تنگ دروازہ اور سکڑے راستہ مین سے نہین بلکہ کسی نجات دہندہ کی

آیا ہے (دیکھو متی کی انجیل باب ۸ آیت ۲۲):-

"مردون کو اپنے مردے دفن کرنے دو"

انجیل کی کتاب مکاشفہ کا بہی ایسا ہی مفہوم ہے (دیکھو باب پہلا آیت ۱۸) کہ جہان ایک کامل آتما کے منہ سو کہلایا گیا ہے کہ۔

"مین وہ ہون جو زندہ رہتا ہے اور مرگیا تہا اور دیکھہ مین ابدالاباد زندہ رہون گا - آمین۔ اور موت اور دوزخ کی کنجیان میرے پاس ہین"

مُردون سے جی اُٹھنے یا قیامت کے معنی پس موت کے فتح کرنے کے ہین یعنے اوس کمزوری کے دور کر دینے کے جو روحانی زوال کے باعث سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ کمزوری راگ اور دویش کے باعث سے ہے (جنکو شاعرانہ خیال مین نیکی اور بدی کا پہل باندھا گیا ہے) اور افعال کو درست کر کے موت کو مغلوب کرنے سے رفع ہو جاتی ہے جب کہ وہ اشخاص جو اُس دنیا کے پانے اور مُردون سے جی اوٹھنے کے قابل خیال کیئے جاتے ہین پہر کبہی نہین مر سکتے (دیکھو لوقا کی انجیل باب ۲۰ آیت ۳۶)۔ اسطرح پر موت کی عملداری اُس علاقہ مین محدود ہے جہان راگ اور دُویش یعنی ذاتی محبت اور نفرت پائے جاتے ہین۔ جیسا کہ ہم سابق کے سائنس والے لکچر مین دیکھہ چکے ہین راگ اور دویش کرمون کے بندھن اور آواگون کے اصلی کارن ہین۔ اون سے نور روح اور مادّہ کا اختلاط ہوتا ہے جس سے روح کی طاقت کمزور پڑتی ہے۔ یہ وہی بات ہے جو عیسائی رموز دان عارفون نے خود بتائی ہے جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہین گو کہ اونکو اس کل مضمون سے تفصیل کے ساتھہ واقفیت نہ تہی۔ یہودیون کے پوشیدہ علم معرفت مین بہی جو اونکے مذہب کا سچا پہلو ہے جیسا کہ اسوقت بالکل صاف ہو گیا ہوگا (کیونکہ لفظی تعبیر مثل بے مغز کے پوست کے ہے) آواگون کو تسلیم کیا ہے (دیکھو ای - آر - ای - جلد ۶ صفحہ ۲۶) پروفیسر میجنی کوف صاحب کا کلام ہے

(دیکھو دی نیچر اوف مین صفحات ۱۴۳ و ۱۴۴):-

"کبالہ (خفیہ معرفت) کے فلسفہ کے زمانہ مین یہودی آواگون کے
مسئلہ کو قبول کرتے تھے اور اس بات کو مانتے تھے کہ آدم کی روح نے
داؤد مین جنم لیا تھا اور آئندہ مسیح ہوگی۔"

سچ تو یون ہے کہ آواگون کا مسئلہ یہودیون کے مت کے پرانے ابتدائی اصولون مین مفہوم ہے۔ لیکن اپنے مضمون کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے موت تو روح اور مادّہ کے اختلاط کا نتیجہ ہے اسوجہ سے کہ وہ ایک دوسرے سے آزادگی کی حالت مین امر ہین۔ کیونکہ دونون خالص نور روح اور نیز مادّہ کے ذرّے غیر مرکب ہین اور اسلئے غارت ہونے کے ناقابل ہین۔ پس جو کوئی حیات جاودانی کا طالب ہے اوسکو چاہیئے کہ وہ اسکو اپنی ہی ذات مین اپنی روح سے اوس بیرونی مادّہ کے ایک ایک ذرّہ کو جو اوس سے لپٹا ہوا ہے علیحدہ کرکے ڈھونڈھے۔ یہ ایک ہی طرح سے ممکن ہے یعنی صرف تپسّیا سے۔ جب کوئی متنفّس سب قسم کے راگ اور دویش سے مبرّا ہو جاتا ہے تب کہا جاتا ہے کہ اوسنے موت کو فتح کر لیا گو کہ وہ اس دنیا مین آدمیون کے درمیان زندہ رہتا ہے جب تک کہ اوسکا جسم (یا زیادہ صحت کے ساتھ اجسام) بالکل اوس سے علیحدہ نہین ہو جاتے۔ اس زمانہ مین وہ جیون مُکت کہلاتا ہے۔ بالآخر جب وہ سب قسمون کے مادّی تعلقات سے چھٹکارا پاتا ہے تو وہ فوراً اس کل کائنات کے سب سے اونچے مقام (سکھر) پر مثل خالص نور کے پہونچ جاتا ہے اور (The most High اللہ تعالیٰ) کہلاتا ہے۔ کیون اوس دنیا مین شادی نہین ہوتی ہے اور نہ کرائی جاتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اوس دنیا مین تذکیر اور تانیث کا امتیاز ہی نہین ہے۔ تذکیر اور تانیث کا تعلق جسم سے ہے نہ کہ روح سے۔ اسوجہ سے ایک ہی روح آواگون کے سلسلہ مین کبھی مرد اور کبھی عورت کا جامہ پہنتی ہے۔ لیکن جب وہ اس سنسار ساگر کے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"جنکے دل سچے اعتقاد سے پاک ہو گئے ہین وہ تیج - پرتاپ - وِدّیا کیرتی - لچھمی - فتح اور فضیلت کے مالک ہوتے ہین - وہ اونچے گہرانون مین پیدا ہوتے ہین اور دہرم - ارتھہ - کام و موکش کے حاصل کرنے والے اور انسانون مین برتر ہوتے ہین -

" جس نے دہرم کا امرت پیا ہے وہ جو سب قسم کے دکہون سے آزاد ہوتا ہوا اپار بے مثال اور سب سے عمدہ موکش کے پرم آنند کے سمندر سے اپنی تسکین کرتا ہے -

"جو جیو دیا اور دہرم کے کڑے مارگ پر چلتے ہین وہ ہمیشہ کے لئے مکتی کے پرم آنند (بے مثال سکہہ) کو بہوگتے ہین اور انہین لامحدود گیان - اعتقاد قوت - شانتی - خوشی - تریتی اور پورنتا (فضیلت) پائی جاتی ہین - اور اگر کوئی ایسی آفت بہی آجاوے جو تینون لوکون (تمام کائنات) کے غارت کرنیکو کافی ہے تو بہی سیکڑون کالونکی گذرنے پر مکت جیون کی حالت مین ذرہ بہی کمی نہین ہوسکتی ہے"

اب ہم یسوع اور یوحنا بپتسمہ دینے والے کے باہمی تعلق کو سمجہنے کی کوشش کرینگے جن مین سے آخر الذکر کی شخصیت انجیل مقدس مین نہایت پیچیدہ ہے - اول تو وہ مسیح کا اوسکی مان کے رشتہ سے بہائی کے طور پر قریبی رشتہ دار ہے اور مسیح کی مان کی آواز کو جب کہ مسیح اوسکے پیٹ مین تہا خود اپنی حاملہ مان کے پیٹ کے اندر رہی سے سنکر خوشی کے مارے اچہل پڑتا ہے (دیکہو لوقا کی انجیل باب ۱ - آیت ۴۱) - یہ بہی لکہا ہے کہ یوحنا یردن ندی کے کنارہ عیسیٰ کو ملا اور جب عیسیٰ نے اوس سے بپتسمہ لینا چاہا تو اوس نے حلیمی سے جواب دیا (دیکہو متی کی انجیل باب ۳ آیت ۱۴) :-

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہتا ہے - جو آسمان سے آتا ہے وہ سب سے اوپر ہے "
اور یہ بھی کہا (دیکھو لوقا کی انجیل باب ۳ - آیت ۱۶) :-
"مین تو پانی سے تمہین بپتسمہ دیتا ہون لیکن میرے بعد ایک آنیوالا ہے جو مجھ سے بہت زیادہ زور آور ہے جسکے جوتہ کا تسمہ کھولنے کے لائق مین نہین ہون وہ تمکو روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دیگا "
یوحنا نے یہ سب کچھ کہا تاہم چند مہینون کے بعد جب ہیرودو نے اسکو قید خانہ مین ڈالدیا تو اوسنے واقعی اپنے شاگردون کو بھیجا کہ وہ جاکر یسوع سے دریافت کرین کہ "آیا وہ وہی ہے جو آنے والا تھا" یا وہ کسی دوسرے کے منتظر رہین (دیکھو متی کی انجیل باب ۱۱ - آیات ۲ و ۳) -
مین یوحنا کی اس عجیب قلا بازی کے متعلق خود کچھ نہین کہونگا بلکہ صرف ایونسن ([illegible]) صاحب کو جو بہت دنون تک عیسائی کلیسیا کے پادری تھے اور جنہون نے بالآخر اپنے کو اوس کلیسا سے بوجہ اختلاف رائے کے علٰحدہ کرلیا تھا خود اپنی رائے آپ کے سامنے اس مضمون پر ظاہر کرنے دونگا :-
"اب یہ ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا کو جو بچپن ہی سے یسوع سے واقف تھا اور جو اوسکے بارہ مین وہ سب حال جانتا ہوگا جو اوسنے اپنے اور اوسکے خاندانون سے معلوم کیا ہوگا اور جسنے معجزانہ طور پر اپنی مان کے پیٹ ہی مین سے اپنی محبت اور تعظیم کا اظہار محض اوسکی (یسوع کی) مان کی آواز کے سننے پر خوشی کے مارے اچھل پڑنے سے کیا تھا کسی وقت یسوع کے مسیح ہونے مین شبہہ ہوا ہو "
۹۱صفحہ History of New Testament Criticism
جس کتاب کا بیان پر حوالہ دیا گیا ہے اوسکے مصنف مسٹر ایف - سی - کونی بیر تھا

[illegible]

تصویر ہے اور یوحنا لذات دنیاوی سے بچہا کر دستکش ہونے والی عقل کی
چونکہ جوہر روح ایک ہی ہے جسکی یہ دو مختلف صورتین ہین اسلئے وہ آپس مین
رشتہ دار ٹہیرتے ہین - اس وجہ سے یسوع اور یوحنا آپس مین ماؤن کے
رشتہ سے بہائی ہین - یوحنا کی زندگی کی غرض مثل ایک بیابان مین رونے والیکی
آواز کے ہے اور اوسکے رونے کا مطلب انسانون کو توبہ کرنے کی ہدایت کرنا
اور خداوند کی آمد کے لئے راستون کو سیدہا کرنا ہے (دیکہو مرقس کی انجیل باب
۱ - آیات ۳ و ۴) - یہ اس مَن کی حالت ہوتی ہے جو صدق دل سے اپنی عاقبت
پر بچار کرنے لگا ہو - جب انسان دنیاوی بہوگون سے عاجز اور خواہشات
نفسانی سے پریشان ہو جاتا ہے تب وہ اپنی عاقبت کا خیال کرتا ہے اور اُسوقت
اسکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہ کوئی دوست واحباب نہ دولت نہ مرتبہ نہ جسمانی قوت
نہ کوئی اور دنیاوی شئے اُسکو موت کے پنجہ سے چہڑا سکتی ہے اور نہ عدم کی تاریکی کو
جو اسکے آگے آتی ہے ہٹا سکتی ہے - تب وہ اس دنیا کو مثل بیابان کے پاتا ہے
اور تنہائی کی دہشت سے چلاتا ہے - پہر وہ فانی انسان کے سکہون اور بہوگون سے
کہ جن مین اب تک اسکا دل پہنسا ہوا تہا رنجیدہ ہو کر آہستہ آہستہ یہ معلوم کرلیتا ہے
کہ تمام خوشی اور سرور اور ہمیشگی کا خزانہ خود اوسکا آتما ہی ہے - یہ حالت ہے کہ
جسکی تشبیہ ایک شخص کے بیابان مین رونے سے دی گئی ہے جو یہ کہتا ہے کہ " توبہ
کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت قریب ہے " - اب چونکہ عقل کی کارگذاری محض جسمانی
پاکیزگی پر ختم ہو جاتی ہے اور چونکہ زندگی ( will ) نہ کہ عقل اصلی ترقی
کا باعث ہے اسلئے یوحنا کا بپتسمہ پانی پر محدود ہے - عقل مادّہ کی بنی ہوئی مادّی
ہے - لیکن روح نور ہے اور نورانی ہے - اسلئے عقل سے کہنا پایا گیا ہے کہ وہ مسیح
کے جوتے کا تسمہ کہولنے کی قابلیت نہین رکہتی ہے - تاہم چونکہ عقل ہی سے

ذریعہ سے ہم اپنی روح کی اصلی ماہیت سے واقف ہو سکتے ہین اس لئے عقل
ہی آنے والے مسیح کا کہ جسکے حمل ہین آنیسے وہ خود شکم مادر (بچپن یعنے ابتدا کی
حالت) مین خوشی سے اچھل پڑتی ہے اکیلی شاہد یا گواہ ہے - لیکن اس حد تک کہ
جہان تک مسیح کی زندگی مین دانش ایک نہایت ضروری جز ہے وہ اوسکے بغیر عقل
کے بپتسمہ کے کامیاب نہین ہو سکتا ہے - لہذا یسوع کے پُرمعنی الفاظ: "اب
ایسا ہی ہونے دے کیونکہ ہمکو اسی طرح ساری راستبازی پوری کرنا چاہیئے" (دیکھو
متی کی انجیل باب ۳ - آیت ۱۵) -

عقل سکھہ کی ہو گئنے والی نہین ہے اسلئے وہ دولہا نہین ہے - لیکن یہ اسکے لئے
قدرتی فعل ہے کہ وہ دولہا کی آواز سنکر خوش ہو کیونکہ اُسکے آتے ہی بیابان بہشت سے
مبدل ہو جاتا ہے - اور آخری بات یہ ہے کہ چونکہ نجات کے حاصل ہونے مین بڑائی
حاصل ہوتی ہے جو عقل و حافظہ وغیرہ کے غارت ہونے کے بعد حاصل ہوتی ہے اسلئے
یوحنا (عقل) کہتا ہے کہ "ضروری ہے کہ وہ بڑھے لیکن مین گھٹون گا"

یوحنا کا اپنے شاگردون کو اس امر کے دریافت کرنے کے لئے بھیجنا کہ آیا یسوع (روح
مسیح یعنے نجات دینے والا ہے باوجود اسکے کہ وہ اُسکی حاملہ ماں کی آواز سنکر خوشی سے
اچھل پڑا تھا عقل ہی کی خاصیت کو ظاہر کرتا ہے جو ہمیشہ شبہ و شک مین پڑی رہتی
ہے اور شاذ و نادر ہی اپنے نتائج سے مطمئن ہوتی ہے - پس یہ ظاہر ہے کہ یوحنا
بپتسمہ دینے والے کا خیال اُس انسانی عقل کی طرف اشارہ کرتا ہے جسکو آتما کے
خدا ہونے کا پتہ لگ گیا ہے -

روح القدس یا متبرک روح وہ پاک روحانی خیال ہے جو انسان کو متبرک یا کامل
بناتا ہے - وہ پورنتا یا متبرک پن کا دینے والا ہے یعنے صاف الفاظ مین روح القدس
اور پراگیہ ہی کا دوسرا نام ہے جس کا مفہوم دنیاوی تعلقات سے نہایت درجہ [illegible]

قطع تعلق ہے - آگ سے مطلب تپشیا سے ہے جیسے روزہ وغیرہ - ونیز اگیہ اور تپ روح کے پاک کرنے کی دو ذریعہ ہین - اسلئے مسیح روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دیتا ہے - روح القدس کو تسکین دینے والا ہی کہتے ہین کیونکہ گو کہ ریاضت شروع شروع مین نہایت سخت اور دشوار معلوم پڑتی ہے تاہم اونچے درجہ کے سادہون کو اتنی خوشی محسوس ہوتی ہے کہ جس کا ذکر الفاظ مین نہین کیا جا سکتا ہے - ریاضت سے ہمہ دانی کا ملنا ہی یسوع کے ذیل کے کلام سے عیان ہے (دیکھو یوحنا کی انجیل باب ۱۴ - آیت ۲۶ - اور باب ۱۶ - آیات ۱۴ و ۱۳) -

"لیکن تسکین دینے والا جو روح القدس ہے جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہی تمہین سب باتین سکھائیگا اور جو کچھ مین نے تمسے کہا ہے وہ سب تمہین یاد دلائیگا -

"مجھے تمسے اور بھی بہت سی باتین کہنی ہین لیکن اُن کو ابھی تم برداشت نہین کر سکتے ہو - البتہ جب وہ سچائی کا روح آویگا تب وہ تم کو سب باتین بتاویگا "

اب اس امر کے بارہ مین کہ یہ ہمہ دانی کہان سے پیدا ہوگی ہمکو یہ پہلے ہی معلوم ہوچکا ہے کہ تعلیم کے معنے علم کے روح کے اندر ہی سے نکلنے کے ہین - انگریزی لفظ ( education ) کا بھی اصلی منشا یہی ہے جسکے استخراجی معنے educo + e باہر نکالنے کے ہین - متی کی انجیل مین بھی ایسا لکھا ہے (دیکھو باب ۵ - آیات ۱۴ و ۱۵) :-

"تم دنیا کے نور ہو جو شہر پہاڑ پر بسا ہوا ہے وہ چھپ نہین سکتا - اور چراغ جلا کر پیمانہ (سرپوش) کے نیچے نہین بلکہ چراغ دان پر رکھتے ہین تو اُس سے گھر کے سب لوگون کو روشنی پہونچتی ہے "

"ضروری ہے کہ وہ بڑھیگا اور مین گھٹونگا"

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے مسیح کا خیال ہندو مت مین بہی کرشن کی صورت مین پایا جاتا ہے جو گوپیون اور گایون کا ناتہہ ہے۔ یہان پر مین اس روپک کے بنیادی اصولون کا نہایت ہی اختصار کے ساتہہ بیان کر سکتا ہون بلحاظ اس امر کے کہ اوسکے چارتر نے پوری پورانون کو بہر دیا ہے۔ اور اس روپک کے حل کرنیکی کوئی خاص ضرورت بہی اسوقت محسوس نہین ہوتی ہے کیونکہ اب ایک مستند تشریح بہاگل مہابہارت کی گوڑہہ تعلیم کی جس مین کرشن کا جیون چرتر بہی شامل ہے موجود ہے یہ آئیر صاحب کی کتاب ہے جس کا حوالہ پی۔ ایچ۔ بی کے اختصار کے طریق پر ہم پیشتر دے چکے ہین۔ عام طور پر جبکہ نیک کرمون کے پہل کے باعث کوئی متنفس اپنی آتما کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو آتما کے پرماتما ین کا خیال عقل مین معکوس ہوتا ہے اور سچے اعتقاد کے حاصل ہو جانے سے اوسکی آتما مین زندگی کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ پولس رسول نے اسکو ذیل کے الفاظ مین خوب ادا کیا ہے

(۱۔ کرنتہیون ۱۵/۴۵):-

"پہلا آدمی یعنے آدم زندہ نفس (روح) تہا۔ پچہلا آدم زندہ نور ہو گیا"

نور کا اس طور سے زندہ ہونا ہی کرشن کی پیدائش ہے جو اصلی نجات دہندہ ہے کیونکہ جب وہ پورے طور سے جاگ اٹہتی ہے تو خود روح ہی ایک پورن پرماتما ہو جاتی ہے۔ اسوجہ سے کرشن تمام صفات الہی کا مخزن ہے۔ وہ گوپیون اور گوپون (دہیان ورسوم وغیرہ) کا سوامی ہے۔ بچپن ہی مین وہ کالی ناگ راج کو مطیع کرتا ہے جسکی تعبیر یعنی خواہشات یا نفس امارہ کے مارنے کے ہم پہلے کر چکے ہین۔ اندر (ناپاک جیو) گایون کو چرانا چاہتا ہے کہ کرشن گوبردہن پہاڑ (خواہشا

کے من ہ) کو اپنی چہوٹی انگلی پر اٹہالیتا ہے اور اس طور پر انکی رکشا کرتا ہے اندہیری
راتون مین گوپیون کو انکے شوہرون کے بسترون پر سے بلانا - جمنا کے کنارہ پر کے
چاندنی رات کے مستانہ رقص - چوری چہپے کے بوس وکنار جو اخلاقی لحاظ سے
نہایت برے افعال ہین اگر وہ کسی واقعی شخص سے سرزد ہون سب مسیح یا کرشن کے لئے
نہایت ہی انسب ہین - کیونکہ کرشن گوپی (روح) کے لئے پرماتما پن کی پورنتا کا آدرش
(نمونہ) ہے تاکہ وہ اس سے دل کہول کر محبت کرے - اسکے لئے لازم ہے کہ وہ
رات کی تاریکی مین یعنے اپنے من سے دنیاداری کے خیالات علیحدہ کرکے شوہر کی محبت اور
ہم نشینون کے طعنون (دنیاوی تعلقات) کا خیال دل سے نکال شانتی سے بہنے والی جمنا
(چت یا من) کے کنارہ پر جا نکلے - جب وہ اپنے نجات دینے والے کے سامنے اپنے
کپڑے اوتار کر (دنیاوی مقبوضات واملاک کو چہوڑ کر) کہڑی ہو جاتی ہے جب وہ عورتونکی
شرم کی آخری علامت کو بہو لجاتی ہے اور اپنی برہنگی اور سوسائٹی کے قاعدون کو خیال مین
نہ لاکر سیدہی کہڑی ہوئی حالت مین اپنے ہاتہہ اپنے سر کے اوپر اٹہا کر جوڑتی ہے تب طالب
و مطلوب کی دوئی کا خیال دل سے نکلتا ہے اور محبت کے ثمر کا حظ آتا ہے محبت مین مبتلا گوپیون
کی تمنائین اور خوف انکی گہر کے کاروبار سے بے خبری - انکی مطلوب سے ہمبغل ہونے کی
پرجوش خواہش - یہ سب محض تشبیہین ہین جو اس امر کو ظاہر کرتی ہین کہ نورانی فضیلت کے
حاصل کرنے کے لئے جو نجات دہندہ کرائسٹ یا کرشن کے روپ مین باندہا گیا ہے کیسے
غائیت درجہ کی بہگتی و سرگرمی کی ضرورت پڑتی ہے (کی اوف نولیج باب ہفتم) -

کرشن کی پیدائش اس بڑی سے بڑی لڑائی (مہابہارت) کی ابتدا انکی جو روح کو اپنی
زندگی مین لڑنی پڑتی ہے علامت ہے - جگا ہوا نور چپ نہین رہ سکتا ہے - اسکو بہت
کام کرنا ہے - عیسائیون کے شاشترون کی زبان مین اسکو باپ کے امور کو طے کرنا ہے
لوقا کی انجیل مین لکہا ہے (باب ۲ - آیت ۴۹) -

"ہر ایک گھاٹی بھر دیجائیگی - ہر ایک پہاڑ اور ٹیلہ نیچا کیا جائیگا
جو ٹیڑہا ہے سیدہا بنایا جائیگا - جو اونچا نیچا ہے وہ ہموار
کیا جائیگا"

لیکن یہ کام بغیر مخالفت کے نہین ہو سکتا ہے - تاریکی کے دیو مقابلہ کو طیار ہین پہلے اُن سے تصفیہ کرنا ضروری ہے - اب خاندانون اور قومون کی فراہمی ہوتی ہے سورما پیدا ہوتے ہین - بہادرون کو سپہ گری کی تعلیم دیجاتی ہے - فوجین اکہٹا ہوتی ہین - کرشن کی رہبری سے کمزور کم اعتقاد روح (ارجن) دشمن کی زبردست فوجون سے خونخوار جنگ کرتا ہے - انجام کار بدی مغلوب ہوتی ہے روح کی فتح ہوتی ہے اور قید سے رہائی ملتی ہے - پہر نروان ہے اور خوشی اور آنند جہان پر نہ کوئی لڑائی لڑنے کو باقی رہتی ہے نہ کوئی دشمن خوف دلانے یا زیر کرنے کو -

مختصر طور سے یہ مہابہارت کا مطلب ہے - بعض اوقات یہ خونخوار جنگ دیون اور اسرون (شیاطین تاریکی و غضب) کی جنگ کہلاتی ہے دیون کی فوج کا سردار اندر ہے جسکی موجودگی مین دیوتا خوب بہادری سے لڑتے ہین - اس کی وجہ یہ ہے کہ دیوتا لوگ صرف روح کی مختلف قسم کی اصلی صفات ہین اور اس سے علیحدہ کوئی چیز نہین ہین - یہ دیوتا امر ہین گو کہ یہ جنگ مین اکثر شکست کہاتے ہین - لیکن شیاطین فانی ہین - اس کا مطلب یہ ہے کہ روح کی آلہی صفات در اصل روح کے جوہر کی خاصیتین ہین جو وقتاً فوقتاً محدود و بے اثر تو ہو سکتی ہین مگر قطعی غارت کبھی نہین ہو سکتین - برعکس اسکے جہالت اور غضب وہ قوتین ہین جو مادّہ کے میل سے ناپاک روح مین پیدا ہوتی ہین اور مادّہ کی علیحدگی پر بالکل جاتی رہتی ہین - بیشتر مذہبی افسانون مین روشنی کے دیوتاؤن اور تاریکی اور بدی کے شیاطین کے

یہ سب اوسکے ذاتی افعال ہین گو کہ انکا محسوب کرنا اس امر کے دریافت کرنے کیلئے کہ اوسنے کہان تک اصلی روحانی ترقی کی تہی ضروری ہے -

اسمین شبہہ نہین - ہے کہ اسلام کی منشا شروع مین ضرور اون عیاشیون اور زر پرستی کے متعلق جو محمد کے زمانہ مین عربون مین پائی جاتی تہین ایک قسم کی ریفارم سے تہی لیکن تلوار نے جسکو محمد اپنی حفاظت مین کہینچنے کے لئے مجبور ہوا اس خیال کو پورا نہین ہونے دیا - میرا ایمان کوئی تعلق اسلام کے پولیٹکل پہلو سے نہین ہے - لیکن یہ ظاہر ہے کہ انجیل اسلام مین سابق مذاہب کی وہ تعلیم جو سادہو کو اعلیٰ درجہ کی چہما اور شانتی کی ہدایت کرتی ہے نہین پائی جاتی ہے اور نہ ممکن ہی تہی ضروریات وقت کے نتیجہ قرآن شریف مین یہ تعلیم نہ آسکتی تہی اور نہ واقعی آئی کہ اگر کوئی ایک گال پر تہپڑ مارے تو دوسرا اوسکے سامنے کر دیا جاوے - جہاد بیرونی علامت اسلام کی ٹہیرا گو کہ ہلال اب تک اوسکی اندرونی نشانی ہے -

اسمین شبہہ ہے کہ آیا اسوقت کوئی زندہ مسلمان اس امر سے واقف ہے کہ یہ ہلال کہان سے آیا - غالباً ان مین سے بہت سے اپنے من مین اوسکو معجزہ شق القمر سے نسبت دیتے ہون گے لیکن اوس معجزہ کی اصلی تعبیر بالکل مختلف ہے جیسا کہ اوف نولیج مین دکہایا گیا ہے - اوس معجزہ سے مراد صرف ایک قسم کی روشن ضمیری سے ہے جسکو غالباً تہیوسوفی والے ایسٹرل طبقہ کا مشاہدہ یا نظارہ کہتے ہین - یہ قیاس کیا گیا ہے کہ روشن ضمیری کو روکنے والے پردون مین سے پہلا پردہ ایک نہایت لطیف مادّہ کا ہے جسکو ایسٹرل مادّہ کہتے ہین اور جسکا چاند کے ساتہہ ایک قسم کا مقناطیسی تعلق ہے اور اس معجزہ سے مطلب صرف اس مادّی پردے کو پہوڑ کر نگاہ کا پار نکل جانا ہے - ہلال کی تشریح کے بارہ مین مجہے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مین آپ کو قدیم جین مت کی علامت کا حوالہ دون

جس مین ایک ہلال ستیئے کی شکل کے اوپر مع ایک بندی کے جو اسکے اوپر ہے اور
مع تین بندیون کے جو نیچے ہین بنا ہے - یہ علامت ذیل کی شکل کی ہے -



اسکی تشریح اسطور پر ہی کہ ستیئے یا کر اسکی چار شاخین چار گتیونکو بتاتی ہین جنمین آواگون کرنیوالا جیو بار بار جنم لیتا ہے یہ گتیان یہ ہین:

(۱) دیو گتی - یعنے بہشتون کے باشندون کی حالت -

(۲) منش گتی - یعنے انسانی زندگی -

(۳) نرک گتی - یعنے دوزخ کے باشندون کی حالت - اور

(۴) باقی تمام زندگی کی حالتین جنکو تریچ گتی کہتے ہین - مثلاً پرندے درندے - کیڑے - مکوڑے - نباتات - ادنیات وغیرہ وغیرہ -

ستیئے کے اوپر کی تین بندیون کا مطلب سچے اعتقاد سچے علم اور سچے عمل سے ہے اور ہلال سے مراد جاگ اوٹھنے والے نور سے ہے جو روز بڑہتا اور افزون ہوتا ہے جب تک کہ وہ بڑھ کر چاند کی طرح پورن نہ ہو جاوے - سب سے اوپر کی بندی پرماتماپن اور پورنتا کو ظاہر کرتی ہے - ہلال کی یہ تشریح ہے جو خفیہ علم معرفت بتاتا ہے -

جبرئیل فرشتہ کے بارہ مین سر سید احمد نے اوسکی ہستی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ جب کہ پیغمبر صاحب نے کہا کہ اونکے پاس ایک فرشتہ آیا تہا تو اونکا مطلب صرف اتنا ہی تہا کہ اونکو ایک اجنبی شخص ملا تہا دیکھو خواجہ خان کی Philosophy of Islam صفحہ ۵۴) - مگر اسکے اصل مطلب کا پتہ اور ہی مقام سے لگتا ہے - شیو سنگہت نامی یوگ کی مشہور کتاب مین ایسا لکہا ہے :-

"جب یوگی اپنی آنکہون کو اندر کی طرف اوٹھاکر پرم آتما کا

دہیان کرتا ہے اور اپنے من کو اپنی پیشانی مین لگا لیتا ہے تب وہ پرم آتما کے جلال کو دیکہہ سکتا ہے۔ وہ دانایوگی جو اسطرح ہمیشہ دہیان کرتا رہتا ہے وہ اوس پرم آتما کا اظہار اپنی آتما مین کرتا ہے اور اوس سے گفتگو بہی کرسکتا ہے"

باقی فرشتون مین سے دو وہ ہین جو انسان کا اعمال نامہ تیار کرنے کے لئے مقرر ہین۔ ایک اوسکے داہنی ہاتہہ اور دوسرا بائین بیٹہتا ہے وہ ایک لفظ بہی نہین کہہ پاتا ہے لیکن اوسکے ساتہہ ایک نگہبان ہے جو فوراً اوس کو لکہہ لیتا ہے"

(قرآن شریف باب ۵۰)۔ یہ صاف طور سے پران کی دو ناڑیان ہین جنکو ایڑا اور پنگلا کہتے ہین جو ریڑھ کے چکرون کے سلسلے مین جن مین تنفس کے جسمانی حرکات جذبات۔ عادات وخیالات کا خلاصہ محفوظ رہتا ہے گذرتی ہین۔ یہ مناسب ہوگا کہ مین آپکو یہ بتادون کہ ایڑا بائین نتہنے سے اور پنگلا داہنے نتہنے سے گذرتی ہے۔

اسلام کے اصلی اصولون کے بارہ مین اس مین شک نہین ہے کہ وہ ہی سب اصول جو دیگر مذاہب مین پائے جاتے ہین اسلام مین بہی موجود ہین گو کہ بوجہ نمایان کارآمد اور بے کار امور کا اجتماع قرآن شریف مین بہت زیادہ طبیعت کا پریشان کرنے والا ہے۔ بیشمار موقعون پر قرآن شریف مین خدا کی تعریف ان الفاظ مین کی گئی ہے کہ جو دیکہتا اور سنتا ہے۔ ہم جانتے ہین کہ دیکہنا اور سننا اور ادراک یا زندگی کی صفت ہین کسی ایک تنفس یا روح کی ملکیت نہین ہین۔ سورۃ الحدید مین ایسا آیا ہے۔

"خدا تمہارے ساتہہ ہے جہان کہین تم ہو"

سورۃ الرحمان مین کہا گیا ہے کہ وہ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر اور باطن ہے

یہی حاصل کرنا چاہیئے۔ خود پیغمبر صاحب نے کہا ہے:۔

"او انسان تو اپنے کو پہچان"

عارفون مین سے ہم الہلاج کا جسکو عام طور سے لوگ منصور کہتے ہین اور جسکا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے حوالہ دے سکتے ہین۔ شمش تبریز بھی انہین مین ہوا ہے جسنے کہا ہے:۔

عجب من شمش تبریزم کہ گشتم شیفتہ بر خود
چون خود را خود نظر کردم ندیدم جز خدا در خود

اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

مین کیا عجیب شمش تبریز ہون کہ اپنے ہی اوپر عاشق ہو گیا ہون۔
جب مین نے اپنے کو غور سے دیکھا تو مین نے سوائے خدا کے اپنی ذات مین اور کسیکو نہین پایا۔

مولانا روم کہتے ہین" اے میری روح مین نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تلاش کیا۔ مین نے تجھہ مین سوائے مطلب کے اور کسیکو نہین پایا۔ اے میری روح مجکو کافرمت کہہ اگر مین کہون کہ تو ہی مطلوب ہے۔ اے تم لوگون جو خدا کی تلاش کر رہے ہو تم کو تلاش کرنیکی ضرورت نہین ہے کیونکہ خدا تم ہی ہو خدا تم ہی ہو"

فریدالدین عطار کے ساتھہ تصوف کا خیال کمال کے درجہ تک پہونچتا ہے جسنے کہا ہے:۔

تا تو ہستی خدا اے در خواب است
تو نمانی چون او شود بیدار

اسکا اُردو ترجمہ نظم ہی مین اسطور پہ ہے۔

تیری ہستی ہے باعث ایک خدا کے خواب غفلت کی
رہے جب تو نہ عالم مین تو وہ بیدار ہو جاوے

(٧) [illegible]

[illegible]

(٦) [illegible]

[illegible]

(٥) [illegible]

[illegible]

(٤) [illegible]

[illegible]

(٣) [illegible]

[illegible]

(٢) [illegible]

[illegible]

(٢) [illegible]

[illegible]

(١) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیدہ وا کن چہرۂ اسرار بین۔
(۹) کشف در معنی بود رفع حجاب۔
بود تو آمد بردے تو نقاب۔

ان کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

(۱) روح کا مقام میرے لیئے بہت تعجب خیز تھا۔
مین شرمندہ ہون کہ مین اوسکی تعریف کرنے مین قاصر ہون۔
(۲) تو ہی ظاہری عاشق طریقہ کے بموجب ہے۔
اور تو ہی دراصل خود معشوق بہی ہے۔
(۳) اگر تو اپنے راز کو پائے۔
تو خدا اور خلق کے راز سے بیشک آگاہ ہو جاوے۔
(۴) اسیو جہ سے بحر صفا مین کہا ہے۔
کہ میرے جبہ مین سوائے خدا کے دوسرا نہین ہے۔
(۵) تو تو خود آب (پانی) ہے اور پانی کو ڈہونڈتا ہے۔
اپنی پونجی کو بہول گیا ہے اور اب کہتا ہے تعجب ہے۔
(۶) تو بادشاہ ہے بہکاری کسلئے بنتا ہے۔
سب خزانے تیری ملکیت مین ہین پہر تو مفلس کیون ہے۔
(۷) معشوق نقاب کے اندر چہپا ہوا ہے۔
مثل دریا کے کہ حباب سے ڈہکا ہو۔
(۸) نقاب دور کر اور یار کا جمال دیکہہ۔
آنکہین کہول اور اسرار کو سمجہہ۔
(۹) حجاب معنی کے سمجہنے سے جاتا رہتا ہے۔

تیری ہی ہستی تیرے چہرہ پر نقاب کیطرح حائل ہوئی ہے -

یہ سب پیغمبر کے اوس مختصر بیان کی تشریحین ہین جو ذیل مین دیا ہوا ہے:-

"جو اپنے آپ کو جانتا ہے وہ خدا کو جانتا ہے"

(دیکھو Sayings of Muhammad) ——

اسلام کے بموجب روح کی ایسی ماہیت ہے جو اوپر دکہائی گئی ہے - اور مجکو اس امر کو معلوم کرکے کہ قرآن شریف مین حیوانون کی جان کو انسان کے برابر درجکا مانا ہے بہت خوشی ہوتی ہے (دیکھو قرآن شریف باب ٦) -

"دنیا مین کوئی کسی قسم کا چوپایا نہین ہے نہ کوئی مرغ جو پرون سے اوڑتا ہو لیکن یہ سب تمہاری طرح جاندار ہین - ہمنے اپنے احکام کی کتاب مین کسی چیز کو نہین چھوڑا ہے - تب وہ سب اپنے خداوند پر واپس پہونچینگے"

قرآن شریف مین ایسی آیتون کو پاکر ہی کہ جن مین اس امر اقبال ہے کہ اسکے پیشتر اور قومون اور ملکون مین سچے مذہب مروج تہا دل کو فرحت ہوتی ہے - فی الحقیقت یہ امر قرآن شریف کی تعلیم کا ایک جزو ہے کہ شروع مین انسان صرف ایک ہی مذہب کے معتقد تہے لیکن بعد کو اون مین تفرقین ہوگئین (دیکھو Sales Quran صفحہ ۱۵۱)

آواگون کے بارہ مین تقدیر کا مسئلہ کہ جسکی وجہ سے اسلام پر fatalism (تدبیر کے منکر ہونے) کا الزام لگایا گیا ہے خود روحون کے بار بار جنم مرن کو ثابت کرتا ہے اگر اس کو فلسفانہ نگاہ سے دیکھا جاوے - ٹی - پی - ہیوجیز صاحب Dictionary of Islam مین لکھتے ہین :-

"تقدیر یا نیکی و بدی کی نہ ٹلنے والی ڈگری اسلام کا چھٹا رکن ہے - اور مسلمان لوگون کا عقیدہ ہے کہ جو کچھ نیک و بد ابتک اس دنیا مین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

— ([illegible]) ———

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

([illegible]) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

([illegible]) — 

[illegible]

[illegible]

([illegible]) — 

[illegible]

[illegible]

([illegible]) — 

جو خود بخود انسانون کے اعمال اور اونکے قرار داده پہل کو درج کرتی رہتی ہے جنہین ہندوؤن کی کرم فلاسفی مین صاف اور واضح طور سے دکہائی گئی ہین - پس یہ کل مسئلہ کرم کے فلسفہ کا نہایت مختصر اور گہٹا ہوا خلاصہ ہے -

یہ مضمون کہ

"اے میرے لوگون یہ کیا بات ہے کہ مین تمکو نجات کی طرف بلاتا ہون
(نجات کی ہدایت کرتا ہون) لیکن تم مجکو آگ کی طرف بلاتے ہو
(جہنم کے حوالہ کرتے ہو)"

جو چالیسوین سورة مین آیا ہے قرآن کے مسائل پر بہت بڑی روشنی ڈالتا ہے

۱ـ ذیل کی آیت قرآن کی اس سلسلہ مین قابل غور ہے (دیکھو قرآن شریف مترجمہ ابوالفضل - جلد ۲ - صفحہ ۳۸۶):-

"یقیناً خدا نہین بدلتا ہے اوسکو جو آدمیون کے پاس ہے جبتک
کہ وہ جو اونکے اندر ہے نہین بدلتے ہین"

اسی آیت کا ترجمہ سیل صاحب نے ذیل کے پُر معنی الفاظ مین کیا ہے (دیکھو Sale's Quran صفحہ ۱۸۲):-

"یقیناً الہ اپنے فضل کو جو انسانون مین ہے نہین بدلیگا جب تک کہ وہ
اپنی روح کی (اندرونی) طبیعت کو گناہون سے نہ بدل دین"

جن الفاظ کے نیچے لکیر کہینچی گئی ہے وہ سیل صاحب نے ترجمہ مین مفہوم کو صاف کرنے کے لئے استعمال کئے گئے ہین جو یون ہی کافی طور سے واضح ہے - یہان صاف طور سے مطلب اوس چیز کی بُرے افعال کے ذریعہ تبدیلی کرنے سے ہے جو آدمیونکے اندر ہے - دیگر الفاظ مین طبیعت کے افعال سے بدل جانے سے - یہ یقیناً حقیقت کے مطابق ہے جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہین -

[illegible]

مین شمس تبریز اور فریدالدین عطار کی تصانیف مین سے ذیل کے چند اشعار اپنے
اس بیان کی تائید مین پیش کرتا ہون۔

| | |
|---|---|
| (۱) ز دنیا ترک گیر از بہر دین تو | توکل بر خدا کن بالیقین تو |
| (۲) قلم اندر بصورت خویش و زن | حصار نفس را از بیخ برکن |
| (۳) حواس خمسہ را چون دزد بربند | جو بستن دزد ایمن باش میخند |
| (۴) چو باید فتنت زین دار دنیا | چرا بندی تو دل در کار دنیا |
| (۵) بغفلتہائے دنیا خلق مغرور | بکرده یاد مرگ از دل ہمہ دور |
| (۶) علایقہائے دنیا قطع گردان | حزین دل باش در وے چون غریبان |
| (۷) زہے غفلت کہ مارا کور کرد است | کہ یاد مرگ از دل دور کرد است |
| (۸) تا نگردد نفس تابع روح را | کے دوا یابی دل مجروح را |
| (۹) مقام فقر بس عالیمقام است | منی و ما در آنجا بس حرام است |
| (۱۰) دران منزل بود کشف و کرامات | وے باید گذشتن زان مقامات |
| (۱۱) اگر دنیا و عقبیٰ پیش آید | نظر کردن دران ہرگز نشاید |
| (۱۲) اگر گردی تو در توحید فانی | بحق یابی بقائے زندگانی |

ان کا اردو مین ترجمہ اس طور پر ہے۔

(۱) تو دین کے واسطے دنیا کو چھوڑ دے + تو خدا پر یقیناً بھروسہ کر۔
(۲) خودی کی صورت مین تو قلم مار دے + تو نفس کے حصار کو بنیاد سے اکھاڑ کر پھینک دے
(۳) اندریون کو تو چور کی طرح سے قید کرلے + جب چور پکڑ لیا تو تو امن سے خوشی منا
(۴) جب تجھے اس دنیا سے جانا ہے + تو پھر اپنے دلکو دنیا کے کاروبار مین کیون لگاتا ہے
(۵) دنیا کے نشون مین خلقت مغرور ہے + سبھون نے موت کا خیال دل سے بھلا دیا ہے
(۶) دنیا کے تعلقات کو قطع کردے + تو اون مین مسافرونکی طرح سے [illegible] سے رہ

(۷) کیا غفلت ہے کہ ہمکو اندھا کر دیا ہے، کہ موت کا خیال دل سے نکال دیا ہے۔
(۸) جب تک نفس روح کا مطیع نہین ہو جاتا، دل مجروح کا علاج کیسے ممکن ہے۔
(۹) فقیری کا مقام عالیمقام ہے، مین اور میرے کا گذر اسمین نہین ہے۔
(۱۰) اس منزل مین کشف و کرامات ہوتے ہین، لیکن وہانسے گذر جانا چاہئیے۔
(۱۱) اگر دنیا و عقبیٰ فقیر کے سامنے آجاوین، تو بھی نظر نہین ڈالنی چاہئیے۔
(۱۲) اگر تو توحید مین فانی ہو جاوے، تو حقیقت مین ابدی زندگانی پاوے۔

قرآن شریف کی ذیل کی آیات مین ترقی کرنیکے ذرائعون مین علم پر اصرار پایا جاتا ہے۔ حوالہ سیل (Sale) صاحب کے انگریزی ترجمہ کے صفحون کا ہے۔

(۱) "برداشت کو عمل مین لا اور عادلانہ ہدایت کر اور جاہل سے دور ہٹ جا" (صفحہ ۱۲۵)۔

(۲) "...... کہ وہ اپنے تئین مذہب مین اسکو سمجھ کر تعلیم دے سکین" (صفحہ ۱۴۹)۔

(۳) "کتنے آدمی ان باتون پر اپنے من مین بچار کرتے ہین" (صفحہ ۳۵۳)۔

(۴) "یہ ایک انسان کے لئے زیبا نہین ہے کہ خدا اسکو ایک الہامی کتاب دے اور دانش دے اور پیشین گوئی کرنے کی قابلیت عطا کرے۔ اور وہ آدمیون سے کہے کہ تم خدا کے علاوہ میری پرستش کرو۔ لیکن اسکو یہ کہنا چاہئیے کہ تمکو علم اور عمل مین کامل ہونا چاہئیے۔ کیونکہ تم شاستروں کے جاننے والے ہو اور تمکو ان پر چلنا چاہئیے" (صفحہ ۴۱)۔

آخری حوالہ اس امر کو صاف طور سے ثابت کرتا ہے کہ نجات پانے کے
لئے ٹہیک اعمال کی ضرورت ہے - اب میں آج یہیں پر رک جاؤنگا
اور کل اور سمت مین دیوی دیوتاؤن والے مذاہب کی تفتیش
جاری رکہون گا -

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بخوبی معلوم ہین لیکن میرے ہونٹ اون کا تفصیلاً اظہار کرنیسے باز رہینگے ''

اور پلوٹرک (Plutarch) اتنا اور کہتا ہے کہ

"آئیسس (Isis) نہین چاہتی کہ خود اسکے مصائب اور غم آلودہ سفرنامے اور اوسائیرس کی دانش اور بہادری کے کارنامے بہول اور خاموشی مین ڈالدیے جاوین - اس لیے اُسنے پاک متبرک رموز قایم کیے ہین جو اوسائیرس کے مصائب کی ناٹک کے پیرائے مین نقل کرتے ہین تاکہ وہ اُن مردوزن کے لیے جو ویسی ہی مصیبتون مین گرفتار ہین ایک مذہبی تعلیم اور تشفی دہ امید کے طور پر کار آمد ہون "

۲۷- دیکہو پلوٹرک کی آئیسس و اوسائیرس ——————

ایک مصری روایت کے بموجب اوسائیرس کو اسکے بہائی سیتہہ (Seth) نے جس کے نام کا مفہوم تند طوفان ہے قتل کرڈالا تہا اور اسکی نعش تابوت مین بند کرکے دریاے نیل مین بہادی گئی تہی - وہ وہان سے بہہ کر ایک ایسے مقام پر پہنچی کہ جہان آئیسس نے اوس کا پتہ لگالیا - اور وہان سے اسکو وہ مصر لیگئی - یہان پر سیتہ کو وہ نعش ملگئی جس نے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے دریاے نیل مین ڈالدیے آئیسس نے اس نعش کی پہر تلاش شروع کی اور جہان جہان اسکو کوئی ٹکڑا اس کا ملا وہان وہان اُسنے ایک قبر بنادی - اس کے بعد ہورس (Horus) ابن اوسائیرس اور اسکے دوست تہوتہہ (Thoth) اور انوبس (Anubis) اوسائیرس کا بدلہ لینے کے واسطے آئیسس کے مددگار ہوئے - اُنہون نے دیوتاؤن کے دربار مین اوسکو بے گناہ ثابت کیا اور اوسکی

مدفون نعش کو زندہ کیا اور امر کر دیا - اِس طور پر اوسائیرس نے اپنا ملک اپنے لڑکے ہورس کے حوالہ کر دیا جو مصر کے فرعون کا مورث اور مربی ہوا (دیکھو ای-آر- ای جلد ۹ صفحہ ۷)-

اوسائیرس کے رموز کی ترتیب جو ایک پُرانی تحریر سے جسکی تاریخ ۲۵۰۰ قبل مسیح ہے از سر نو قایم کیگئی ہے حسب ذیل ہے - (۱) آئیسس اور نیفتھیس (Nephthys) اوسائیرس کی نعش کو تلاش کر کے دریائے نیڈیٹ (Nedit) پر ڈہونڈھ نکالتے ہین اور وہان پر تک رونا پیٹنا ہوتا ہے -

(۲) واویلا کو سنکر دیوتا فوراً آتے ہین - ہورس اور انوبس اور تہوتھ جادو کے آئے اور تازہ پانی سے بھرے ہوئے خشت لیکر آتے ہین - اوسائیرس کے جسم سے پانی کی چار دہارون اور دہونیون کے ذریعہ سب دہبے دہو ڈالے جاتے ہین -

(۳) متبرک منترون کے اثر سے متعدد معجزے ہوتے ہین - (الف) اوسائیرس کی نعش کے سب ٹکڑے جڑ جاتے ہین (ب) تیلون اور لیپون کے استعمال سے اور انوبس کے لبولہ کی مدد سے موںہہ آنکھہ اور کان اوسائیرس کے جسم مین کہولے جاتے ہین -(ج) سب اعضا متحرک کئے جاتے ہین اور ہر عضو مین جان ڈالی جاتی ہے -(د) اوسائیرس کے جسم مین دوبارہ جان ڈالنے کے لئے اور طریقے استعمال کئے جاتے ہین - وہ زمین مین دفن کیا جاتا ہے - (۴) حیوانی جسم کے بہانہ سے اوسائیرس مین جان ڈالی جاتی ہے - وہ پوجاری جو انوبس کا پارٹ کرتا ہے ایک قربان شدہ جانور کی کہال اوڑہکر اسطور سے لیٹتا ہے جیسے بچہ مان کے حمل مین - یہ اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ اوسائیرس

از سرِ نو حل ہین آیا ہے گویا اپنے قربان شدہ دشمن سیتہ (ـ[illegible]) کی زندگی کو جذب کر کے کمال ہین از سرِ نو پیدا ہوا ہے۔

ان سب رسمیات کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اوسایرس پہر زندہ ہوتا ہے۔ ایوقت اوس کو نذرین گذرتی ہین اور اوسکو زیور وغیرہ سے آراستہ کرتے ہین اور اوسکو تاج پہنایا جاتا ہے۔ اوسکو کراماتی آواز بہی حاصل ہو جاتی ہے جس سے وہ کل خطرون سے اپنی حفاظت کر سکتا ہے اور ہر چیز کو جسکی اوسکو خواہش ہو فوراً پیدا کر سکتا ہے (دیکہو ای-آر-ای جلد ۹ صفحہ ۵۰۷)۔

ان رسوم کے علاوہ معلوم ہوتا ہے کہ اور بہی رسوم ہین جنکا تعلق اوسایرس کے پاک کئے جانے سے تہا اور جو غالباً صرف چیدہ چیدہ ازدان اشخاص کو ہی معلوم ہین۔ یہ رسوم اسوجہ سے کیجاتی ہین کہ وہ اُن مردون اور عورتون کو جو اوسی قسم کی تکالیف برداشت کرین تشفی دین اور راستبازی کا راستہ دکہادین ای-آر-ای ہین مصری رموز کے مضمون کے مصنف فرماتے ہین کہ "مصری رموز مثل Eleusinian کے اور sacred رموز کے ....... اُس مارگ (راستہ) کو ظاہر کرنے کا دعوے کرتے ہین جس پر چل کر انسان ایک نئی اور مبارک زندگی کو حاصل کر سکتا ہے۔ ہمکو جتنی واقفیت ان کے بارہ ہین ہے وہ سب اوسایرس کے تعلق ہین ہے جو مصر کے دیوتاؤن ہین بالخصوص مر کر جی اوٹہنے والے دیوتا کے طور پر مشہور رہے ہین"

اب ہین یونانی رموز کی طرف متوجہ ہوتا ہون جنکی کئی قسمین ہین اور جنکی بابت لوگون کا یہ اعتقاد تہا کہ اونسے آدمیون کو عقبیٰ کی مصیبتون سے نجات ملتی ہے جبکہ اُن پر عمل نہ کرنے سے انسان دُرگتی کو پہونچتا ہے۔ یہ صاف طور سے بتایا گیا تہا کہ آخرت ہین صرف انہین لوگون کو سکہہ ملیگا جنکا ان رموز ہین دخل ہوگا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس روایت کا مطلب اورفیس ( Orpheus ) کے سکول کے
[illegible] اس طور پر بتایا کرتے تھے :-

" ہم سب مین ایک الہی [illegible] ہے جو بدی سے جسکی ٹائیٹنز ( Titans )
علامت ہین بالکل مغلوب [illegible] ہو گیا ہے - اپنے ساتھ لگی ہوئی ناپاکی
کی وجہ سے انسان جنم مرن کے چکر مین پڑتے ہین جس سے صرف
پاکیزگی اور رموز کی تعلیم سے بچ سکتے ہین اور یہ ماتماؤن کی صحبت
مین بیٹھنے کے قابل بن سکتے ہین" ( دیکھو ای - آر - ای جلد ۹
صفحہ ۸۰ ) -

مین نہین خیال کرتا ہون کہ مجھے اسکی مزید تشریح مین ایک لفظ بھی اور لکھنے کی
ضرورت ہے کیونکہ اب آپ کو یہ بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا کہ ان رموز مین مرکزی
از جہتکا مسئلہ خود روح کے پرماتما پن پر حول ہے جسکو ٹائیٹنز ( Titans )
یعنے کرمون اور آواگون مین پھانسنے اور پھنسائے رکھنے والی قوتون سے چھڑانا
از رام کرنا ہے اور جسکے کل اعضا ر اور قوتان (= اصلی روحانی اوصاف) کو پھر
قائم کرنا ہے - اسکی مطابقت ہندو پرانون کی ذیل کی عبارت سنے پورے پر
ہوتی ہے جو ہم اپنے پہلے لیکچر مین دے چکے ہین -

" تمام کوتاہیون کو چھوڑ -
اپنی پراچین (اصلی) صورت اکمرتبہ پھر اختیار کر -
مع اون تمام اعضا ر اور اوصاف کے جو پہلے تیرے تھے -
ہر قسم کے (مادّی) میل سے پاک ہو کر "

اب مین چین کے ملک کے اس پرانے مذہب کی تعلیم کو مختصر طور پر بیان کرونگا
جو تاؤ ازم ( Taoism ) کے نام سے مروّج ہے - اسکو از سر نو ایک

چینی عارف نے جو لاؤ تزے (Lao - tsze) کے نام سے مشہور تہا
چہٹی صدی قبل مسیح کے قریب قایم کیا تہا - لاؤ تزے کے خیالات بہت
کچہہ ہندوستانی خیالات سے ملتے جلتے ہین اور اصل مطلب کے لحاظ سے
جین مت کی تعلیم کا ہی خلاصہ ہین - لفظ تاؤ (Tao) کے معنے جس نے
انگریزی مترجمون کو بہت پریشان کیا ہے (دیکہو ایس - بی - ای جلد ۳۹ دیباچہ
صفحات ۱۵ - ۱۲) حیات سے ہین اور بوجہ اون مختلف صورتون کے جن مین
حیات اپنا ظہور کرتی ہے اوس نے انسانی خیال کو بہت چکر مین ڈالدیا ہے
بعض لوگ اوسکے معنے راستہ یا سڑک کے لگاتے ہین بعضون کا یہ خیال ہے
کہ وہ قدرت کے لئے استعمال ہوا ہے - دوسرون کا یہ خیال ہے کہ وہ
سمجہہ کو ظاہر کرتا ہے - لیکن اوس کا اصلی مفہوم حیات سے ہے جسکی بہت سی
مختلف صورتین ہین اور جو خاص طور پر "راہ - حق و زندگی" کے ہے (دیکہو
یوحنا کی انجیل - باب ۱۴ - آیت ۶) - چنانچہ لاؤ تزے اپنے تاؤ کی تعریف
بطور آخری اصلیت یا ہستی کے کرتا ہے جو آسمان سے پہلے کی اور اس سے
برتر ہے اور جو زمانہ کی ابتدا اور ظہور مین آئے ہوئے خدا کے ماقبل ہے -
واقعی حیات ابدی ہے اور جوہر حیات اپنے تئین ایک کامل خدا کے طور پر
ظاہر کرنے کے قبل سے ہے (یعنے جوہر حیات دوامی ہے گو کہ وہ پرماتماپن
کے کمال کو ناپاکی سے پاک ہونے پر ہی حاصل کرتا ہے) - لفظی اقتباس (عام
صفت) کے طور پر اوس مین شخصیت نہین ہے اور نہ انسانی اوصاف ہی جن مین
عقل بہی شامل ہے اوس صورت مین جو ہمین پائے جاتے ہین - اوسکا فعل لازمی اور
کل کے پرزون کے فعل کی مانند ہوتا ہے اور وہ امور تک ہے یعنے وہ حواس
کے ذریعہ نہین محسوس ہوسکتی ہے - ہستی کا آخری مخزن وہ کل کائنات مین

موجود ہے اور سب چیزوں پر اُنکا رنگ چڑھتا ہے اور اُن مین مطابقت پیدا
کرتی ہے - اور اسکا چپ چاپ کا مگر پورے طور سے اثر پذیر ہونے والا طرز عمل
انسانی افعال کے لئے ایک نمونہ یا مثال ہے جسکا ہر بات مین دخل دینے والے
بڑپن اور کھلبلی پیدا کرنے والی خود آرائی سے جو عام طور سے انسانون مین پائی
جاتی ہین امتیاز کرنا چاہیئے - تاؤ فی الحقیقت انسان کا قدرتی ورثہ ہے لیکن بہت سے
حالات مین وہ وراثت دوسری قسم کی دلبستگیون کے لئے طبیعت سے بہلا دی گئی
ہے - تاؤ کے حصول مین ضرور ہمکو کوشان ہونا چاہیئے اگر ہم اوس امن اور کامل
قناعت کو حاصل کرنا چاہتے ہین جو دنیا دار کو کبھی نصیب نہین ہو سکتے ہین - کیونکہ
تاؤ ہی وہ منزل ہی ہے جسکی طرف سب چیزین رجوع ہوتی ہین - منزل مقصود پر
پہونچنے کے ذرائعہ عام طور سے ہر شخص کو حاصل ہین کیونکہ اُسکے لئے صرف خودی کو
پورے طور سے چھوڑنا ہوتا ہے شیخی کے لہجہ مین اپنا اعلان کرنے والی عالمانہ دانش
سے بچنا - دل سے پورے طور سے خود غرضی کو علیحدہ کر دینا اور تاؤ کی آمد کے لئے
من اور احساس کے سب راستون کو کہول دینا اوس آخری انجام پر پہونچنے یعنے
تاؤ پر بازگشت کرنے کے لئے ضروری سیڑہیان ہین - ترشنا (خواہش) عیش
وعشرت دولت اور لذات حواس خمسہ تاؤ کے مرید کو اپنی زندگی مین سے نکال
ڈالنے چاہین - اوسکو صرف شانتی کے حصول کے لئے کوشان رہنا چاہیئے کسی اور
چیز کے لئے نہین - نیکی کی ترقی کے لئے بہی نہین اور نہ اپنے مذہب کو پہیلانے کے لئے
ہی تاؤ کا معتقد مصنوعی (ظاہری) نیکی کو بمقابلہ اوس اندرونی نیکی کے جو تاؤ کا
قدرتی پرکاش ہے بہت بے وقعت جانتا ہے - پس ہر طور سے تاؤ کو حاصل کرنا
چاہیئے - پہول اوسی وقت کہل سکتے ہین جبکہ جڑ موجود ہو - ذریعون مین سب سے
اوّل ذریعہ یا سیڑہی دل کی صفائی ہے - صرف وہی شخص جس نے ہمیشہ کے لئے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ...... [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] (women to marry by [illegible]) [illegible]
[illegible] (Hox [illegible]) [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۸۱ - اور ۱۴۳ برس کی عمر مین فانی جسم کے بہندون سے آزاد ہوکر حیات جاودانی کے آنند مین داخل ہوا"

میرے خیال مین یہ زیادہ تر ایک پوشیدہ تعلیم ہے بہ نسبت کسی واقعہ یا واقعات کے لفظی بیان کے - اور اس تعلیم کی علامتی اہمیت کا ایک زبردست اشارہ اوس جزو مین پایا جاتا ہے جسمین جسم کے بہندون سے رہائی پانیکا ذکر ہے جو درحقیقت نروان کی علامت ہے اور جسمانی ہستی کو کیمیائی مرکبات یا جوب سے ہمیشہ قائم رکہنے کے خلاف ہے -

تاؤ مت کی مخفی کتاب تاؤ تہ چنگ (Tao Teh Ching) مین لکہا ہے کہ

" جتنا ہی زیادہ دور کوئی شخص اپنی ذات سے باہر جاتا ہے اوتنا ہی کم وہ اپنے کو جانتا ہے" (ایس-بی-ای جلد ۳۹ صفحہ ۸۹)

اور حسب ذیل عبارت اوسی کتاب کی

" وہ شخص جسکی ذات مین تاؤ کے اوصاف بہ افراط ہین مثل ایک بچہ کے ہوتا ہے - زہریلے کیڑے اوسکو ڈنک نہین مارتے خونخوار جانور اوسکو نہین پکڑتے - شکاری چڑیان اوسکو نہین کہاتین"

(حوالہ سابق صفحہ ۹۹) -

اوسی لہجہ مین ہے جیسا کہ مرقس کی انجیل کے سولہوین باب کے آخیر مین کہی ہوئی پیشینگوئی اور ہندو مت کی تعلیم (دیکہو یوگ وششٹ) - پرماتما کو جاننے کے لئے اپنی آتما کا گیان ضروری بتایا گیا ہے -

" انسان اپنی دماغی قوتون کو پورے طور سے کام مین لانے سے اپنی ماہیت کو سمجہ جاتا ہے - اور جب وہ اپنی ماہیت کو سمجہ جاتا ہے

عقلی کارگذاری باقی نہ رہے۔ ہونٹوں کو کیسے خاموش رکھیں تاکہ
صرف قدرتی سانس ہی اندر جاسکے اور باہر آسکے۔ اگر تم من کی
فضیلت کے حصول مین مصروف ہو جاؤ تو راست اور باطل معلوم
ہو جاوین۔ اگر زبان اپنے قدرتی قانون کے تابع ہو جاوے تو
اوس کو نفع اور نقصان یکسان محسوس ہوگا"
(Taoist Teachings صفحہ ۴۱)۔
اسی ذریعہ سے ہمکو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ
"جسم سے رہائی پانے کے لئے صرف ایک ہی راہ ہے یعنی من سے
جذبات کا نکال ڈالنا" (حوالہ سابق صفحہ ۴۲)۔
من مبارک تاثیرون کی نشست گاہ ہے۔
"اوس روزن کو دیکھو۔ اوسکے ذریعہ سے خالی کمرہ مین روشنی آتی ہے
مبارک تاثیرین (من مین جسکی یہان پر تشبیہ دی گئی ہے) اسطرح
پر رہتی ہین جیسے کوئی اپنی خاص آرام گاہ مین رہے" (ایس۔
بی۔ ای جلد ۳۹ صفحہ ۲۱۰)۔
اصلی انسان یعنی تاؤ کا مرشد یا روح کی مانند انسان کی تعریف "بطور پہاڑی
خلوت نشین کے ہے جسکی جسمانی ہیئت بدل گئی ہے اور جو آسمان پر چڑھ جاتا ہے"
(حوالہ سابق صفحہ ۲۳۷)۔ "دانا آدمی" فاتح اعظم ہے" (حوالہ سابق صفحہ ۳۸۵)۔
"وہ انسان جنمین اعلیٰ درجہ کی صفات پائی جاتی ہین روشنی پر پرواز کرکے اوپر
چڑھ جاتے ہین اور جسم کی قیدین غارت ہو جاتی ہین" (حوالہ سابق صفحہ ۳۲۴)۔
انسانی روح یہ کہا جاتا ہے (حوالہ سابق صفحہ ۳۶۷) کل چیزون کی صورت
تبدیل کر دیتی ہے اور اونکی پرورش کرتی ہے۔ کسی مخصوص صورت سے اوسکا

[illegible]

جیساکہ اب ہم کو معلوم ہو چکا ہے -

یہان پر ہم انجیل مقدس کی اوس آیت کے ٹہیک مفہوم کو دریافت کرنیکے لئے رکہینگے جسکا مضمون "مین راہ حق اور زندگی ہون" (یوحنا کی انجیل باب ۱۴ - آیت ۶) ہے -

یہ فی الحقیقت دوسرے الفاظ مین اظہار یعنے واقعی لفظی ترجمہ سچے اعتقاد سچے علم اور سچے چارتر (عمل) کے رتن ترے (سہ جواہرات) کا ہے جو ملکر جینیت کے بموجب مکتی (نجات) کا مارگ ہین -

راہ = سچا مناسب یا صحیح اعتقاد -
حق = سچا مناسب یا صحیح علم -
زندگی = سچا مناسب یا صحیح چارتر (عمل)

سب سے پہلا ہی سوتر جینیون کے مقدس شاستر کا جسکو تتوارتہہ سوتر کہتے ہین ہمکو سکہاتا ہے کہ

**सम्यग्दर्शनज्ञानचारित्राणि मोक्षमार्गः॥**

اس کا مطلب یہ ہے کہ سچا اعتقاد سچا گیان اور سچا عمل (چارتر) تینون ملکر مکتی کا مارگ ہین - اور دربیہ سنگرہ کے ستائیسوین شلوک مین یہ بتایا گیا ہے (دیکہو ایس - بی جے - جلد ۱ صفحہ ۱۱۰): -

"کیونکہ قاعدہ کے مطابق دانشمند آدمی نجات کے دونون کارنون (اسباب) کو دہیان سے حاصل کرلیتا ہے اسلئے احتیاط کے ساتہ دہیان کرو"

مکتی کے دونون محولہ کارن نشچے اور بیوہار کہلاتے ہین - اونکا امتیاز اس امر پر مبنی ہے کہ کس پہلو سے اُن پر غور کیا جاوے - بیوہار ظاہر اور شئی ہے مگر نشچے واقعی یا اصل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسمین مترائی مت ( [illegible] ) کی طرف متوجہ ہوتا ہون
جو ایک زمانہ مین ایشیا کے تمام مغربی حصہ مین ہندوستان کی سرحد سے لیکر روم
( Rome ) تک پہیلا ہوا تہا - یہ کم از کم اصلیت مین تو ضرور ہی تہا خواہ نام مین
کہین کہین نہ ہی ہو - یہ عام طور سے قیاس کیا گیا ہے کہ متہرا دیدون کے متر کا معکوس ہے
اُن کتبون کے بموجب جو ایچ ونکلر صاحب کو بمقام بوغازکیوی ۱۹۰۷ء مین دستیاب
ہوئے تھے اور بالخصوص اُسکے بموجب جس مین شاہ شبّی لولیوما اور متی اُوازہ ابن تُشرت
شاہ متّنی کے صلحنامہ کا ذکر ہے متر - ورُون اندر اور سمرو واشون کمارون کی
پرستش متّنی کے ضلع مین چودہوین صدی قبل مسیح کے دور دراز زمانہ مین ہوتی تہی
یہ امر اس بات کی زبردست شہادت ہے کہ اوس قدیم زمانہ مین ہندوستانی آریہ
لوگ ایشیا کوچک تک حکمران تھے - مین مولٹن صاحب کی اس رائے سے اتفاق
کرنے پر راغب ہون کہ اس امر سے غالباً بجز اسکے اور کوئی نتیجہ نہین نکلتا ہے کہ
آریا لوگ بادشاہ تھے مگر رعیت وہین کے اصلی باشندے تھے جنپر آریاؤن نے
فتح پائی تہی - اس سے یہ بہی نتیجہ نکل سکتا ہے کہ کچھہ آریا لوگ تاریخی زمانہ سے
بیشتر مغرب کی طرف چلے گئے تھے جیسا کہ بعض عالمون کا خیال ہے -

ایران کے پارسی بلاشک ہندوستانی آریاؤن کی ایک شاخ معلوم ہوتے ہین
جو کہ بہت قدیم زمانہ مین فارس مین جا کر بسے تھے اور ہندوستانی آریاؤن کے خیالات
و رسومات اپنے ساتہہ لیگئے تھے جیسا کہ بابو گنگا پرشاد صاحب نے جنکی
رائے اس معاملہ مین یورپین محققین کی رائے سے متفق معلوم پڑتی ہے
اپنی کتاب موسومہ بہ Fountainhead of Religion مین
پورے طور سے ثابت کر دیا ہے - اسیریا کے بادشاہ اسر بنی پال (۶۲۶ - ۶۶۸
قبل مسیح ) کے کتب خانہ کی ایک تختی ملی ہے جسکی تحریر سے متہرا اور شمس کا ایک

ہونا پایا جاتا ہے جبکہ اسرمزداش فی الحقیقت اسریا کے لوگون کی زبان مین ایران کے
خدا اہورا (= سنسکرت زبان کا اسُر) مزدہ کا نام ہے (دیکھو ای-آر ای جلد ۸
صفحہ ۷۵۴) - پلوٹرک ہمکو بتاتا ہے کہ متھر کی پرستش روم مین سسلی کے بحری ڈاکون
نے جو ۶۷ سنہ قبل مسیح مین گرفتار ہوئے تھے پہونچائی تھی (حوالہ سابق صفحہ ۷۵۵) -
متھر سے کیا مراد ہے - ؟ اسکے بارہ مین کوئی شبہہ نہین ہے کہ متھرا اور اسکا دوست
ورون روشنی کے دیوتا مانے جاتے ہین جسکا مطلب یہ ہے کہ وہ دونون گیان یا
دہرم کے کسی پہلو کے روپ ہین - میترون کا دیوتا ہے اور ورون رات کا دن اور
رات غالباً روح کی اصلی اور ناپاکی کی حالتون کا اظہار کرتے ہین - اسطور پر میتر (جسکے
لفظی معنی دوست کے ہین) الٰہی دانش یا الہام یا سمجھ کو جو انسان کی بڑی کارآمد دوست
ہے ظاہر کرتا ہے اور ورون زندگی کے کسی خاص فعل کو جو آواگون کی حالت مین
پایا جاوے - چنانچہ ورون جاندارون کی قسمت کا منصف مصنف ہے جو خود بخود
قانون قدرت کے تابع بنتی رہتی ہے - ورون کا ہندو دیوتاؤن کے کارنامون
مین اسطور پر ذکر آیا ہے: -

" اوسکی نگاہ تیز کہی جاتی ہے کیونکہ وہ انسانون کے دلون کی
بات کو جانتا ہے - وہ دیوتاؤن اور انسانون کا راجہ ہے - وہ
بلوان اور خوفناک ہے - اور کوئی اسکے حکم کو ٹال نہین سکتا ہے -
وہ عالم کا حکمران شہنشاہ ہے - وہ ہی سورج کو آسمان مین
طلوع کراتا ہے - وہ ہوائین جو چلتی ہین محض اسکے سانس ہین
اسنے دریاؤن کے راستے کہودے ہین جو اوسکے حکم سے بہتے ہین -
اور اوسنے سمندر کے عمق کو بنایا ہے - اسکے احکام مقررہ ہین -
اونکو کوئی رد نہین کرسکتا ہے - اونکے نفاذ سے چاند روشنی مین چلتا ہے

اور تارے جو رات کو آسمان مین نظر آتے ہین دن مین چھپ جاتے ہین ہوا مین اُڑنے والی چڑیان اور کبھی نہ سونے والے دریا وسکی طاقت اور غضب کو نہین جان سکتے ہین۔ لیکن وہ آسمان مین پرند اُڑان کو بہت دور دراز سفر کرنیوالی ہوا کے رُخ کو اور سمندر مین جہازون کے راستون کو جانتا ہے اور تمام پوشیدہ باتون کو جو آج تک ہوئی ہین یا آئندہ ہونگی دیکھتا ہے ۔ وہ انسانون کی جھوٹ اور سچ کا شاہد ہے۔

" اوسکے جاسوس آسمان سے اوتر کر تمام دنیا مین چارونطرف گھومتے ہین۔

" اونکی ہزار دونا آنکھین دور سے دور مقامون تک زمین مین دیکھتی ہین۔

" جو کچھ بہشت مین اور زمین پر ہے اور جو آسمان کے باہر ہے۔

" وہ سب ورون بادشاہ کے سامنے صاف صاف موجود ہے۔

" ہر ایک ذی روح کی آنکھون کی پوشیدہ جنبشون کو وہ گنتا ہے۔

" وہ اس دنیا کے ڈہانچہ کو اسطور پر سادھے ہوئے ہے جیسے کوئی پاسہ پھینکنے والا پاسہ پھینکے۔

" وہ گرہ دار پھندے ۔ اے خدا ۔ جو تو پھینکتا ہے۔

" ان مین سب جھوٹون کو پھنس جانے دے لیکن سب سچون کو اُنسے بچا "

(Wilkins's Hindu Mythology)

ورون کی ہمہ دانی بلاشک شاعرانہ خیال ہین نیچر (قدرت) کی ہمہ دانی ہے جسکی خلاف ورزی نہین ہو سکتی نہ جسکو دہوکہ دیا جا سکتا ہے اور نہ جسکے ساتھہ دغا ممکن ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ( Demy ) [illegible]
[illegible] ....... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اشا (Asha) ارتا (Arta) کے مطابق
نہین ہے بلکہ ارمتی راستبازی دعا برابر ہے ارمیتی راستبازی
دانش کے کشتر ورون کی بادشاہت ہے جیسے کشتھر ادیریا مزدہ
کی اقلیم ہے۔ سوروتات یعنے دیانت داری ہوروتات کے برابر
ہے جبکہ پوترسن (دوہومناہ) کا خیال گو دید مین اس کا ذکر نہین آیا ہو
(تاہم وہ) قدیم ہندوستانیون کی اخلاقی لغت مین معلوم ہوتا ہے
پایا جاتا تھا کیونکہ وید کے پجاریون مین سے ایک سومنس یعنے پاک من
والا کہلاتا تھا۔

رات سے ورون کے تعلق کی مطابقت بھی پارسی مذہب مین پائی جاتی ہے۔
"جب اہورا مزدہ جسنے ارواح کا بنایا ہوا جامہ جو ستارون سے
مزین ہے پہن لیا ہے متھرا اور رشنو اور پاک آرمیتی کے ہمراہ
جس کا نہ شروع ہے اور نہ انجام ہے وہان ہے" (یشت ۱۳-۳
ای-آر-ای جلد ۹ صفحہ ۵۶۸)۔

عالم کے اودرسیئر (Overseer) کے طور پر ورون کی تشبیہ
چاند سے دیجا سکتی ہے جو رات کا بادشاہ ہے۔ اسیریا و بے بی لونیا کے دیوتاؤن
مین چندر ما دیوتا کہا جاتا ہے بڑے اونچے درجہ کا دیوتا تھا (ای-آر-ای جلد ۹
صفحہ ۵۶۹)۔ زردشت کے مذہب مین بھی چاند کو بڑے مقرب فرشتون کے
رہنے کا مقام بتایا ہے۔ "وہ بار بار تو یعنے مرشد یا مربی و اشا (انصاف)
کہا گیا ہے" (ای-آر-ای جلد ۹ صفحہ ۵۶۸ بحوالہ یشت ۷-۳)۔

دنیا کی ابتدا کے متعلق بھی ایرانی خیال کا خفیہ پہلو ہر مقام پر نمایان ہے۔ ایل
ایچ ملز صاحب کے بموجب (دیکھو ایس-بی-ای جلد ۳۱ صفحہ ۲۶):۔

[illegible]

".......روح کی حفاظت کی ضرورت سے روح کی ناپاکی
و گمراہی ثابت ہین - اور روح کی ناپاکی اور گمراہی سے انسان کے
خیالات الفاظ اور افعال کے گندہ اور بھرشٹ کرنے والے کا
وجود ثابت ہوتا ہے - پس سب باتون پر لحاظ کرنے سے یہ ظاہر ہے
کہ روحون کا کوئی گمراہ کرنے والا ہے"

مصنف موصوف بلا غلطی کئے ہوئے اتنا اور کہہ سکتا تھا کہ - ایک جوہر
ہستی کے گندہ کرنے کے لئے گندہ کرنے والا بھی ضرور کوئی جوہر ہونا چاہیئے -
اس ناپاکی کا نتیجہ دینا ئے ہیوگ خرد (ایس - بی - ای جلد ۲۴ صفحہ ۳۲) مین
اسطرح درج ہے:-

" اور اہرمن شیطان نے اکشون اور خبیثون کو اور مابقی
شیاطین کو اپنے ناجائز دخول (اختلاط) سے پیدا کیا"

یہ شیاطین خواہش نفسانی لالچ - غصہ و روح کی دیگر قسم کی بری صفات و
جذبات ہین جو اوسمین مادہ کے اختلاط سے پیدا ہو جاتے ہین - لیکن یہ تو دراصل
جینیون کے آسرو اور بندھ کے اصول ہین جنکا ذکر ہم مذہبی سائنس کے سلسلہ
مین کر چکے ہین - یہ امر زادسپرم (باب ۲ - ۹) سے بھی ظاہر ہوتا ہے:-

"........کل روے زمین پر سانپ بچھو اور بہت اقسام کے
ایذا رسان حشرات العرض تھے اور اسواسطے دیگر اقسام کے
چوپائے رینگنے والے کیڑون مین کہڑے تھے - زمین کسی جگہ پر
ان مخلوقات سے خالی نہ تھی یہان تک کہ سوئی کی نوک کے
برابر بھی جگہ نہین بچی تھی جسمین یہ کیڑے نہ بھر گئے ہون"

زادسپرم کے چوتھے باب کی دسوین آیت مین اہرمن کے بارہ مین یہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اہوزا مزدہ اہرمن کو بدی سے جو اوسکی دائمی خصلت ہے روک سکتا ہے تو اوسکا مطلب یہ ہوگا کہ خبیث کو دیوتا اور دیوتا کو خبیث بنانا ممکن ہے اور تاریک کو روشن اور روشن کو تاریک بنانا ہی امکان مین ہوگا واہ کیا خوب کہا ہے - بیشک قدرت کُلی مین ناممکن کو وجود مین لانا شامل نہین ہے چنانچہ اینگرا امینیو ذیل کے قابل غور الفاظ مین اپنے انباشی ہونیکی شیخی مارتا ہے :-

"تمام دیوتا ہی مل کر مجھے نہ مار سکے برخلاف میری ذات کے ۔ در صرف زردشت کی رسائی مجھ تک ہو سکتی ہے برخلاف میری ذات کے - وہ مجھے آہوناویریا سے جو پتھر جیسا مضبوط اور مکان جیسا بڑا آلہ سب ہے مارتا ہے - وہ مجھے اَشاوَہشت سے جلاتا ہے گویا وہ پگھلا ہوا پیتل ہے - وہ ثابت کر دیتا ہے کہ میرے لیئے اس دنیا کو چھوڑ دینا اچھا ہوگا - وہ سپیتم زردشت صرف ایک ہی شخص ہے جس سے مین ڈرتا ہون" (ایس - بی - ای جلد ۲۳ صفحات ۲۷۴ و ۲۷۵) -

اہوناویریا پاوسیون کی دعا ہے اور اَشاوَہشت اونکا ایک پاک منتر ہے - پس مطلب یہ ہے کہ جس دشمن کو تمام دیوتا غارت نہین کر سکتے ہین اوسکو ایک بزرگ سادہو جس نے اپنے تئین دسہرم اور ویراگ مین کامل بنالیا ہے جیت سکتا ہے -

اِن دونون مخالف قوتون کا ملنا انکے درمیانی علاقہ مین ہوتا ہے جو ایک قسم کا لاوارث مقام ہے جس مین بالآخر انکی آخری جنگ ہی ہوتی ہے - اسکی وجہ یہ ہے کہ نہ تو روح کی اصلی ماہیت (دسہرم گیان کی اقلیم) اور نہ مادہ کی اصلی ماہیت (اہرمن یعنے بدیہرمی کے علاقہ) مین ایک دوسرے کا دخل کسی طور سے ممکن ہے حتی کہ جو چیز اونکے ملنے سے موثر ہو سکتی ہے وہ محض اوصاف کا اظہار ہے

اسلئے اہورامزدہ اور اہرمن کے بارہ مین یہ کہا جاتا ہے کہ "انکے درمیان خالی خلا رہتی یعنی جسکو ہوا کہتے ہین جس مین اب انکا ارتباط ہے" (بندا ہش باب ۱ - آیت ۴ ولیس - بی - ای جلد ۵ صفحہ ۴) -

مخالفین روشنی کے فرشتے اور تاریکی کی اولاد یعنی شیاطین ہین - اول الذکر کا بادشاہ اہورامزدہ ہے جو ہمہ دان ہے لیکن شیاطین کا افسر اندھا اور جاہل ہے (بندا ہش باب ۱ - آیت ۱۹) اور اپنی آیندہ پیش آنیوالی تباہی کو نہین دیکھ سکتا ہے - (ڈنکرو - وای - آر - ای جلد ۱ صفحہ ۲۳) - چنانچہ اہورامزدہ بدی کے شیطان سے کہتا ہے: "اے بُری روح تو ہمہ دان اور قادر مطلق نہین ہے اسلئے تو مجکو غارت نہین کرسکتی ہے اور میرے مخلوق کو میری طرف آنے سے نہین روک سکتی ہے" (بندا ہش باب ۱ - آیت ۱۶) - اہرمن کی آخری شکست انسان کے ہاتھ ہے (ای - آر - ای جلد ۱ صفحہ ۲۳) -

دہرم گیان (اہورامزدہ) اسلئے اپنے اندھے اور جاہل دشمن سے مہلت حاصل کرلیتا ہے جسمین "دو لڑنے والے بہڑے رہین" (بندا ہش باب ۱ - آیت ۱۸) کیونکہ اسوجہ سے کہ بدی کی پوری شکست حق پرست آدمی کے پیدا ہونے تک ناممکن ہے اسلئے اہورامزدہ جو غیر ممکن کو ممکن نہین کرسکتا ہے اپنے بڑے مخالف پر فتحیاب نہین ہوسکتا ہے - یہ زمانہ لڑنے والون کے بہڑے رہنے کا ہے جس مین روح مادنیات نباتات حیوانات اور نیچے درجہ کی انسانی جونون مین آواگون کہاتی رہتی ہے - مقرب فرشتے حسب ذیل ہین:-

(۱) وہومناہ = پاک خیال -

(۲) اشاوہشت = کامل راستبازی -

(۳) شتروِیریا = مطلوبہ بادشاہت -

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(٤) [illegible]

(٥) [illegible]

(٦) [illegible]

اور جو پوجا دہ آتش کدہ مین کرتے ہین جب کہ وہ ٹھیک سے ہی نہین ہوتی ہے
تو وہ شیاطین تک نہین پہونچتی مگر وہ پوجا جو دوسرے مقامات پر کیجاتی ہے
جب کہ اوسے لوگ ٹھیک طور پر نہین کرتے خبیثون تک پہونچتی ہے کیونکہ
پوجا مین کوئی درمیانی حالت نہین ہے۔ یا تو وہ فرشتون تک یا شیاطین
تک پہونچتی ہے" (شائیست لاشائیست باب ٩-٥)

فرشتے ہمارے افعال سے پیدا نہین ہوتے کیونکہ وہ تو پہلے ہی سے روح کی بُری خصلتون کے مخالفین کے طور پر موجود ہین۔ پس روح کی شیطانی حرکات کے ناش کرنے ہی سے اونکا ظہور ہوتا ہے لیکن وہ اسطور سے پیدا نہین ہوتے ہین۔ اسوجہ سے وہ دہرم گیان (ادہا رحزد) کی مخلوق تصوّر کئے جاتے ہین جیکے مدی جلال سے وہ پیدا ہوتے ہین۔ انکے بارہ مین کہا جاتا ہے کہ وہ انسان کو برکتین اور نعمتین دیتے ہین کیونکہ بہبودی ایسی نیک صفات کا صلہ ہے جیسے پاک خیالات۔ روحانی پاکیزگی وغیرہ۔ فرشتے روشنی کی اقلیم مین دہرم گیان کے جلال مین رہتے ہین جنکی حفاظت کے لئے سمجھ کی فصیل قائم ہے (زادسپرم باب ٥-١) جسکو مربّی روح اہورامزدہ نے بنایا ہے۔ خلقت کے دیگر اقسام مین ہر چیز کسی نہ کسی صفت کو ظاہر کرتی ہے جو مذہب یا اوسکے مخالف بے دینی سے تعلق رکھتی ہو۔ موشا روحانیت کے معدوم ہونے کو کہتے ہین۔ بہرشتا بداعتقادی کی غلاظت کو اور گائے روحانی راستبازی کو۔ ایرانی لوگون سے مراد اہورا مزدہ کے پاک معتقدون سے ہے۔ اَرمیتی اعلی راستبازی ہے اور گایون کی روح زاہدون کی آتما ہے جو مسیح (نجات دہندہ) کی آمد کے لئے رو رہی ہے۔ خلقت کے تمام دیگر محکمون مین بہی اسی قسم کے روپک پائے جاتے ہین۔ اس امر کا بیان بہت صاف طور سے بندیش کے اونیسوین باب مین کیا گیا ہے جس مین سے مین حسب ذیل قابل غور خلاصہ پیش کرون گا:۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] to bunya[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

([illegible]) -

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ......

[illegible]

[illegible] ...... [[illegible]] [illegible]

[illegible]

[illegible] ......

[illegible]

[illegible]

[illegible] ......

[illegible]

مغربی وشمال مغربی ملکون مین گذشتہ زمانہ مین مروّج تھے ۔

مین امید کرتا ہون کہ پارسی لوگ اب اطمینان سے خاموش نہین بیٹھے جب تک کہ وہ اس کل معمہ کو حل نہ کرلین جو قدرتاً اون کے لئے بمقابلہ ایک بالکل اجنبی شخص کے جو اونکے دستور ورواج اور بالخصوص اونکی زبان اور روایت سے ناواقف ہے زیادہ آسان ہوگا ۔ مین نے سمت تفتیش کو بتانے کے لئے یہان پہ کافی کہا ہے اور میرے خیال مین پارسیون کی ایک کارپرداز اور قابل سرگرم جماعت ہے ۔ اُسے ایک تھوڑے ہی عرصہ مین اپنے دہرم کے پاک داونچے مندر کو از سر نو ساخت کرنے مین کوئی دقت نہ ہوگی ۔ مگر اون کو اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے کہ اونکی مقدس کتابون کے بموجب الہام "بے مثل اویا مزدہ کی نیکی اور ہمہ دانی" ہے (بُندہِش باب ۱ - آیت ۲) - اور اوسکا تعلق "دونون جوہرون کے اختلاط کی تشریح" سے ہے (حوالہ سابق آیت ۳) اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ شاستر کا تشبیہی مضمون صرف سائنس مذہب کے اصولون کو جسکی بیشمار صورتین بطور فرشتون انسانون وغیرہ کے باندہی گئی ہین مدنظر رکہہ کے سمجھ مین آسکتا ہے ۔ اسلئے ٹہیک ٹہیک علم (یا سائنس) ہی رموز مذاہب کے انکشاف اور خفیہ روایات کے زنگ آلودہ تالون کو کہولنے کے لئے اصلی کنجی ہے ۔

خلقت کی ترتیب کے اختتام پر غور کرتے ہوئے یہ امر قابل لحاظ ہے کہ خود قیامت کا ٹہیک وہی علمی مفہوم ہے جو نجات یا نروان کا ہے کیونکہ یہ کہا گیا ہے (یاسنا ۱۹ - ۹) :-

" اور اون دونون جوہرون مین سے زیادہ فیاض (اہو امزدہ)
نے مجھہ [زردشت] کو پاکیزگی کی کل خلقت تبلادی جو اب موجود ہے
اور جو وجود مین آرہی ہے اور جو آیندہ وجود مین آویگی ایسی زندگی
کے چرتر اور حصول مدعا کے لحاظ سے جو اہورا مزدہ کی بہگتی مین
غرق ہو "

عالمون کے لئے یہ بطور ایک اشارہ کے ہے (حوالہ سابق آیت ۱۱) - تعدسوین یاسنا مین اس مسئلہ کے بارہ مین بہ زیادہ صاف طور سے دکہلایا گیا ہے کہ اسکا تعلق فرداً فرداً انسانون سے ہے - دیکہو دوسری آیت جو حسب ذیل ہے :-

"تب تم اپنے کانون سے سنو اور عمدہ من کی نگاہ سے چمکدار شعلہ
کو دیکہو - یہ مذہب کے بارہ مین ہر انسان کے لئے فرداً فرداً تجویز
کرنا ہے - مدعا کے حاصل کرنے کی بڑی کوشش کے پہلے تم سب
ہماری تعلیم کو سمجہو"!

پہر تیسری آیت مین ہدایت کی ہے کہ انسان اپنے امتیاز کو بدی کرنیوالون کے طور پر عمل مین لاوین :-

"اسطور پر ابتدائی جوہر قدیم سے مشہور ہین جو جوڑے کے طور پر
اپنے مختلف میلانون کے ساتہہ ایک دوسرے سے مخلوط ہین -
اور تاہم ہر ایک اونمین سے اپنی ذات مین آزاد ہے - ان
دونون مین سے خیال تقریر اور فعل کے لحاظ سے ایک عمدہ
اور ایک ناقص ہے - ان مین سمجہہ کر کام کرنے والے کو غور سے
انتخاب کرنا چاہیے نہ کے بدی کرنے والے کے طور پر"

بالآخر زادسپیرم مین یہ کہا ہے (باب ۵ - آیت ۴) :-

"شاستر مین اسطور پر لکہا ہے پس یہ دونون جوہر (روح) ہی پہلی
خلقت مین ایک دوسرے سے مل گئے یعنے دونون گایومرد کے
جسم مین حلول کر گئے - جو کچہہ زندگی مین ہے اہورامزدہ کے
اس مطلب سے ہے کہ مین اسکو زندہ رکہون - جو کچہہ موت مین
ہے وہ بدی کے شیطان کے اس مطلب سے ہے کہ مین اوسکو

بالکل غارت کردون اور جو کچھ اسطور پہ ہے وہ دنیا مین آخری ذی روح تک ہے حتی کہ وہ (دونون جوہر) لقیہ انسانون مین ہی حلول کرتے ہین اور بدون کے بالکل بدہونے کی وجہ سے اونکا ناش پورے طور پہ جاتا ہوا ہے - اور اسی طور پہ اوس شخص کا کامل دہیان (تصور) جو راستباز ہے اور یار مزدہ کی ہمیشگی کی امید ہے" (ایس بی - ای جلد ۵ صفحہ ۱۲۸)- زروشت اسلئے دنیا کا نجات دینے والا نہین ہے بلکہ اوسی قسم کی خیالی صورت ہے جیسے مختلف مذاہب کے مسیح مثلاً کرشن - یسوع - محمد وغیرہ -

قیامت مین چیزون کے از سر نو ترتیب پانے سے صرف جوہر روح کی پاکیزگی کر مراد ہے جسکو شاعرانہ خیال مین دنیا کی نو ترتیبی باندہا ہے کیونکہ جوہر روح کو اوسین سے مادہ کے سب ذرون کو نیکی اور بدی کے ترک سے علیحدہ کر کے پاک کرنا ہے - برماتما مین نیکی اور بدی دونون سے اوپر ہے اور اپنی ہی ذات کے خالص تصور کا نام ہے لیکن نیکی آواگون کی اوتنی ہی باعث ہوتی ہے جتنی بدی - دونون مین فرق صرف اسقدر ہے کہ نیکی سے پیدا ہونے والی قید کم ناگوار اور زیادہ تر خوشگوار ہوتی ہے اور بدی سے پیدا ہونے والی بہت تکلیف دہ اور ناقابل برداشت -

قیامت کی آخری نو ترتیبی کے متعلق یہ صاف طور سے کہا گیا ہے کہ وہ کسی بالکل ہی نئی چیز کی خلقت نہین ہوگی کہ جسکا کوئی وجود پہلے نہ تہا یعنی اون اوصاف کی طرح نہ ہوگی جو روح اور مادہ کے ملنے سے پیدا ہوتے ہین جو نہ تو خالص روح اور نہ خالص مادہ ہی مین پائے جاتے ہین بلکہ جنکی پیدائش کہنا چاہیئے کہ معجزہ کے طور پہ نیستی سے ہوتی ہے - اسلئے یہ کہا گیا ہے:-

"دیکھو جبکہ وہ پیدا کر دیا گیا جسکا وجود نہ تہا تو اوسکا جو پہلے تہا از سر نو پیدا ہونا کیون ناممکن ہے - کیونکہ اوسوقت پر تہو ی کی روح سے

[illegible]

[illegible]

(... to Burgess ...)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسکو دانش کی اوس بڑی مجلس مین جہان مذاہب کی کانفرنس پر امتیاز صدر نشین سے
جگہ نہ مل سکے - میرا یہ خیال ہوتا ہے کہ پارسی مت کی اعلیٰ تشبیہات ہی وہ بنیا دہین جنکے اوپر
اوسکے قرب وجوار کے بعض بعض دینون نے اپنے دیوآے (مذہبی افسانون کے سلسلے)
قایم کئے ہین - دنیا کی پیدائش اور طوفان (پرے) منجملہ دیگر مسائل کے مختلف مذاہب مین
تعجب خیز مشابہت رکھتے ہین - اونکی تشریح بہی اوس طریقہ پر کرنی چاہیئے جو ہم پہلے بتا چکے ہین
نہ کہ تاریخی مفہوم مین - شاید وہ دن بہت زیادہ دُور نہین ہے جب ان تمام مذہبی روایات کا
مطلب دریافت ہو جاویگا - اس اثنا مین ہمارا موجودہ علم ہمکو پورے طور سے یہ یقین دلاتا ہے
کہ اونکا مفہوم ہرگز دنیا کی پیدائش سے جیسا کہ عام لوگ خیال کرتے ہین نہین ہے - اصلیت
یہ ہے کہ ان مذہبی روایات کے رموز اتنے گہرے اور نازک تھے کہ معمولی آدمی کی سمجھ کے
باہر تھے اور کم از کم یہودیون نے تو انکے مطالعہ کو جب تک وہ غلطی سے بچنے کے لئے
پوری احتیاط کے ساتھ نہ پڑے جاوین قطعی منع کر دیا تہا - مشنا کی تعلیم ہے: "پیدائش کی
روایت دو آدمی کی جماعت کو مطالعہ نہ کرنا چاہیئے اور فلسفہ کو تنہائی مین بہی نہین پڑھنا
چاہیئے سوائے اوس حالت کے کہ جب طالب علم ذہین ہے اور ٹہیک نتائج نکالنے کی قابلیت
رکھتا ہے" (ای - آر - ای جلد ۴ صفحہ ۲۴۵) - ہندون نے بہی شودرون (رموز سے
بے بہرہ لوگون) کو ویدون کا پڑہنا منع کیا ہے - پارسی مت مین بہی یہ لکہا ہے: -

"مقدس ذات کا سمجھنا پوری طاقت و سمجھ سرگرم تمیز اور مستعد دانش
کے ذریعہ سے ممکن ہے" (شیکند گمانیک وجار باب ۵ - آیت ۹۵ وکیہ

بی - ای جلد ۲۴ صفحہ ۱۴۲) -

مقدس ذات کے سمجھنے کے بارہ مین پہر اوسی کتاب مین ایسا لکہا ہے (باب ۱۰
آیات ۴۷ - ۴۳):

"ہر سمجھدار آدمی کے لئے اتنا جاننا ضروری ہے کہ نہین کس سے بہاگنا

اور بچنا چاہیئے اور کس کے ساتہہ امید ہے اور کون ہماری حفاظت کرسکتا ہے
ایکے حصول کا طریقہ ذات پاک کے سمجھنے کے سوا اور کچھہ نہین ہے کیونکہ
..... صرف اوسکی ہستی ہی کا جان لینا کافی نہین ہے بلکہ اوس کی
ماہیت اور مرضی کا سمجھنا بہی ضروری ہے "

اب مین اِس لکچر کے اختتام کے قبل پارسی مت کے اصلی اصولون کی اس مختصر تفتیش کو ختم کرونگا - یہ امر کہ اوس کے اصولون مین آواگون شامل ہے اوسکی عام تعلیم سے جس کا تذکرہ مین اوپر کرچکا ہون صاف ظاہر ہے - روح کے لافانی ہونیکا ثبوت بہی پارسیون کے شاسترون مین پایا جاتا ہے -

دادستان دینک (باب ۱۷-۴) مین تحریر ہے: "جسم کی روح اسوجہ سے کہ جسم مین دل کے لیئے روحانی زندگی ہے انباشی ہے اور اسیطرح سے قوت ارادی یا ادراک ([illegible]) بہی ہے جو اُس کے اندر رہتی ہے - اوسوقت مین بہی جبکہ اوسکو جسم سے رہائی دیدی جاوے "

شایست لاشایست کے بموجب (دیکہو باب ۱۷-۷) -
" اغلام کرنے والے کی روح شیطان بنیگی اور دہرم سے بہرشٹ
ہوجانیوالے کی روح ہیٹنے والا سانپ "

شکند گو مانک وجار کے چوتھے باب مین روح کا آئندہ انجام اسطور پر بیان کیا گیا ہے:

" اگر بیدالیشات کا اظہار دنیا مین موت کے وقوع ہونیکی وجہ سے زیادہ تر ہوتا ہے تو بہی یہ دیکھا جاتا ہے کہ موت مین ہستی کا بالکل ہی ناش نہین ہوجاتا ہے بلکہ وہ ایک ضرورت ہے ایک مقام سے دوسرے مقام پر یا ایک منصب ([illegible]) سے دوسرے منصب پر

"داستانِ دینک کے پینتیسوین باب مین ایک اہم سوال اٹھایا گیا ہے کہ "آیا یہ دنیا بالکل بغیر انسان کے ہو جاتی ہے یعنی ایسے [illegible] قسم کی جسمانی ہستی نہین رہتی ہے جب قیامت ہوتی ہے یا یہ کیونکر ہے؟" اسکا جواب حسب ذیل دیا گیا ہے:-

"جواب یہ ہے کہ دنیا اپنی ابتدا کی حالت سے اپنے از سر نو نئے بننے تک برابر نہ بغیر آدمی کے رہی ہے اور نہ رہیگی۔ اور بدی کی روح مین جو ناچیز ہے اسکی کوئی متحرک خواہش نہین پیدا ہوتی۔ اور از سر نو نئے بننے کے زمانہ کے قریب جسمانی وغیرہ کھانا ترک کر دیتے ہین اور بغیر غذا کے زندہ رہتے ہین اور ان سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ امر ہوتی ہے کیونکہ انکے جسم [illegible] اور خون سے خالی ہوتے ہین۔ ایسے وہ لوگ ہین جو باجسم انسان دنیا مین ہین جب کہ ایسے انسان ہین جو گذر گئے ہین اور پھر پیدا ہوتے ہین اور زندہ رہتے ہین"

[illegible] گنگا پرشاد کی Fountainhead of Religion مین بہت سی کتابون کا حوالہ دیا گیا ہے [illegible] آواگون کے مسئلہ کی بالکل صاف طور سے تعلیم دی گئی ہے۔ محولہ مین چند مضامین حسب ذیل ہین۔

(۱) "پرانے جسم کا چھوڑنا اور نئے جسم کا دھارن کرنا لازمی ہے" (ہوشنگ ۱۴)۔

(۲) "...... اچھے کرمون کا کرنیوالا ...... اپنے کرمون کے پھل بھوگنے کیلئے بادشاہ وزیر۔ حکمران یا امیر آدمی کے طور پر جنم پاتا ہے ...... بادشاہون کو سکھ ہین جو رنج تکالیف اور بیماریان آگھیرتی ہین وہ انکے پچھلے جنم کے کرمون کا پھل ہین ...... شیر چیتا تیندوا۔ پلنگ بھیڑیا اور تمام خونخوار جانور جو دوسرے جانورون کو ایذا دیتے ہین پچھلے جنم مین ...... باختیار اور ذی عہدہ اشخاص تھے اور [illegible] انسان مارتے ہین اونکے وزرا۔ ملازمین اور کارپرداز تھے جنھون نے اپنے مالکون کے حکم [illegible] برے افعال کئے تھے اور معصوم اور غریب جانورون کو ایذا پہونچائی تھی" (زاد سپارم ۲۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷)۔

مجوسیون کے مزداکیہ فرقہ کے لوگ علانیہ طور سے آواگون کے معتقد تھے (دیکھو ہوگ صاحب Essays on The Parsis صفحہ ۱۵)۔

ان حوالون سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ روح موت کے بعد قائم رہتی ہے اور مختلف گتیون (صورتون یا حالتون) مین آواگون کرتی رہتی ہے جب تک کہ وہ پاک کرنے والے (روح القدس یعنی تپشیا) کی مدد سے موت کے دائرہ سے باہر نکلنے کی قابلیت حاصل نہ کرے جسکے حاصل ہونے پر وہ پوتر پاک کئے ہوئے نور کے طور پر جوہر پہلو سے متبرک امرا در اہی سے پوجیہ پرماتماؤن کے مقام پر جا پہونچتی ہے۔

تپشیا کے بارہ مین ہمارے زمانہ کے کمزور انسان سب کم وبیش اس بات کے کوشان ہین کہ اسکو نامرغوب قرار دین اور پارسی لوگ بہی اس سے مستثنی نہین ہین جیسا کہ مسٹر کپاڈیا کی Teaching of Zoroaster (صفحہ ۴۴) کے ذیل کے مضمون سے واضح ہے:-

"دیگر مذہبون کے خلاف وہ [پارسی مت] روزہ رکہنے یا غذا کے بالکل نہ کہانے کو ایک برا اور بے وقوفی کا فعل قرار دیتا ہے جس سے جسم کو نقصان پہونچتا ہے اور وہ کمزور پڑتا ہے"

مگر یہ ہماری واقفیت کے لحاظ سے بالکل غلط ہے۔ داوستان دینیک سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ کو دور کرنے کے لئے متقشف کی کوشش اوس حد تک پہونچنی چاہیئے جو پریشانی کا درجہ کہا گیا ہے۔

"......اچھے خیالات اچھے الفاظ اور اچھے اعمال کے ذریعہ گناہ کی کمی اور نیکی کی ترقی دراصل اوس کوشش اور دلچسپی سے جو روح کے مذہبی اصولون پر عمل کرنے کا نتیجہ ہین ہوتی ہین۔ اور کوشش کی سختی چار تر کے استقلال اور روح کی حفاظت سے جو ایماندار کو حاصل ہے

ہوتی ہے" (ایس-بی-ای جلد ۱۸ صفحہ ۳۴) -
جسمانی زندگی قربانی کے طور پر پیش کرنی پڑتی ہے- یاسنا ۳۳ (آیت ۱۴) مین
ایسا لکہا ہے:
"پس زردشت قربانی کے طور پر خود اپنی جسمانی زندگی کو دیتا ہے"
(ایس-بی-ای جلد ۳۱ صفحہ ۹۷) -
یاسنا ۴۱ (آیت ۲) مین پہر یہ آیا ہے: -
"اور تم برائے نعمت بخشنے والے امردیوتاؤن مین اپنے جسم کا گوشت
بہی صدقہ کردونگا اور بہبودی کی تمام نعمتون کو بہی" (ایس-بی-
ای جلد ۳۱ صفحہ ۲۵۳) -
اِن آیات کی جو تعلیم ہے وہ وہی پرانا اصول جسمانی خواہشات اور شہوتون کے
مارنے کا ہے گو کہ درحقیقت فاقہ کشی ہی صرف مقصود زندگی نہین ہے -
"ہم لوگون مین روزہ رکہنا یہ ہے کہ ہم آنکہون سے زبان سے
کانون سے ہاتہون سے اور پیرون سے گناہون کے ارتکاب سے
روزہ رکہین" The Teaching of Zoroaster
صفحہ ۴۴) -
مین یہ خیال نہین کرتا کہ زبان اور ہاتہون کے بارہ مین یہ کہا جاسکتا- ہے کہ وہ روزہ رکہتی ہین
جب کہ وہ کسی بے گناہ کو مارنے اور اوسکا گوشت نگلنے مین مصروف ہون - یہ بہی صاف
طور سے کہا گیا ہے کہ نوترتیبی کے زمانہ کے قریب جسمانی ہستیان کہانا چہوڑ دیتی ہین اور
بغیر کہانے کے زندگی بسر کرتی ہین (دادستان دینک باب ۳۲- آیت ۲ و ایس-بی-
ای جلد ۱۸ صفحہ ۷۷) -

# لکچر ہفتم

## خدا

آج کے لکچر کا مضمون خدا یا خدا کا خیال ہے جسکی تعلق مین بے حد غلط فہمی انسانون مین پیدا ہو گئی ہے - خدا کی بابت سب سے زیادہ عالمگیر خیال یہ ہے کہ جاندارون کی تقدیرون کا ناتھ اور دنیا کا حکمران اور صانع ایک خدا تعالیٰ ہے جو انسان کے کرنونکا موازنہ کرکے اونکے اعمال کے مطابق اونکو بدل دیتا ہے - آج ہم اس خیال کی اوسکے مختلف پیرایون اور صورتون مین جانچ کرینگے -

پہلا ہی سوال جو ایسے خدا کے خیال کے متعلق پیدا ہوتا ہے وہ شہادت کے بارہ مین ہے جو اوس کی ہستی و اوصاف کے ثبوت مین پیش کیجائے - کسی بات کا ثبوت تین طریقون سے ہوتا ہے یعنی (۱) ذاتی مشاہدہ سے (۲) انومان یعنے منطق سے اور (۳) کسی معتبر گواہ کی شہادت سے - اب دیکھنا یہہ ہے کہ اس عوام کے عقیدہ کی تائید مین کیا ثبوت ہے - ہمارا ذاتی مشاہدہ تو قطعی کسی ایسے خدا کی ہستی کو ثابت نہین کرتا - کسی شخص نے نور ہستی کو واقعی نہین محسوس کیا ہے یا دیکھا ہے اور خدا یقیناً ایک نور ہستی کہا جاتا ہے - علاوہ برین نور ہستی مین حواس خمسہ سے محسوس ہونیوالی خاصیتین نہین ہوتی ہین انسانون کے اندرونی احساس ( intuitions ) کی نسبت بحث کرنا محض فضول ہے کیونکہ کوئی ایسا خدا نہین ہے جسکے عابدون نے یہہ دعوے نہ کیا ہو کہ اونہون نے اوسکو اندرونی احساس سے جانا ہے - علاوہ اسکے جیسا کہ اول لکچر ہی مین بیان کیا جا چکا ہے اگر عقل سلیم کی بجاے انسانون کے مبہم عقائد مان لئے جائین تو پھر فلاسفی اور سائنس کی ضرورت ہی کیا ہے - انسانون کو

خدا کے نام سے ہوئی ہے اوس سب کا مرتکب وہ ٹھہرتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کوئی خالق پرست یہہ سب باتین اپنے خدا کو منسوب کرنا نہین چاہے گا۔

ایک ہمہ دان مرشد کے کلام کی اصلی علامات رتن کرنڈ شراوکا چار مین حسب ذیل دی ہوئی ہین۔

(۱) وہ ایک تیرتھنکر کا کہا ہوا ہوتا ہے جو ہر کال مین ۲۴ ہوتے ہین (ایک کال بیشمار برسون کا ہوتا ہے)۔

(۲) وہ بحث مباحثہ مین کبھی جھوٹا ثابت نہین ہوسکتا ہے۔

(۳) وہ مشاہدہ یا دلیل یا شہادت سے رد نہین کیا جاسکتا ہے۔

(۴) وہ چیزون کے وجود کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

(۵) وہ تمام روحون یعنی انسانون اور حیوانون اور تمام دیگر جانداروں کے لیے مفید ہوتا ہے اور

(۶) وہ ہر قسم کے جھوٹھہ کو باطل کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

رحم اور سچائی کا دہرم جسکو ہمہ دان ہوئے انھون نے بیان کیا ہے سچا الہام (الہی کلام) ہے کیونکہ دیا نہ کہ قربانی سب کو فائدہ مند ہے اور ٹھیک ٹھیک علمی سچائی مین ہی باقی قسم کے مذکورہ بالا اوصاف پائے جاتے ہین۔ اور ایس کلام کی کبھی نہ زائل ہونے والی صحت کی پوری گارنٹی مرشد کی ہمہ دانی ہے جو اپنی وسعت میں سب باتون کو شامل کرتی ہے۔ پرانے افسانہ تالیفون مین ان اوصاف کی تلاش کرنا بیکار ہے۔ ان کا جین مت کے علمی سدھانت مین ملنا زیادہ قرین قیاس ہے۔ اگر مختلف مذاہب کے خالق پرست اپنے اپنے خدا کے اوصاف۔ فرائض۔ تعلقات اور افعال پر غور کرینگے تو وہ بہت جلد یہہ نتیجہ اخذ کر لینگے کہ وہ خدا جو عیسی کا باپ کہلاتا ہے اسلام کا خدا یا ہندون کا ایشور نہین ہوسکتا جو اس امر سے

منکر ہین کہ اونکے خدا کے کوئی لڑکا ہے ۔ نہ عربون کا اللہ جو اسباب کا دعوے کرتے ہین کہ اس مضمون کے متعلق اونکو براہ راست الہام ہوا تھا وہ خدا ہوسکتا ہے جسکے پیرون کو عرب اور فلسطین مین الہام ہونے سے قطعی انکار ہے ۔ ایسی صورت مین الہام کا تذکرہ فضول ہے ۔ اسکی نسبت تو زیادہ مفید یہہ ہوگا کہ ہم مختلف مقدس کتابون اور انجیلون کا موازنہ اون طریقون پر جوان لکچرون مین قائم کئے گئے ہین کرین تاکہ اون کا اصلی مطلب معلوم ہو ۔ فی الواقع جو امور ہم ابتک کہہ چکے ہین وہ اس امر کے باطل کرنے کے لئے کہ مذہبی کتابون مین خالق پرستی سکہائی گئی ہے کافی ہین خیال اور اظہار دونون مین افسانہ سازی کے طرز کی یہہ کتب ایک امر مین بھی تاریخ نہین مانی جاسکتی ہین ۔

اب منطقی دلیل باقی رہی کہ جس سے ایک ہمہ دان خالق و منتظم خدا کا وجود ثابت کیا جاوے ۔ اس سلسلہ مین مین آپ کے سامنے مسٹر جوزف میک کیب صاحب کا جو بہت عرصہ تک عیسائی کلیسیا کے پادری رہے ہین مفصلہ ذیل کلام پیش کرتا ہون ۔ وہ فرماتے ہین کہ ۔

"ہمارے زمانہ کے مرد و عورت تو نکو پہاڑون اور چاندون اور ستارون کے خدا سے زیادہ دلچسپی نہین ہے ۔ ایک لاپرواہ دانش جو ذرون اور ستارون اور پہولون کی زیبائش مین مصروف ہے اور انسانون کو اونکی نامکمل تدبیرون پر چہوڑ دیتی ہے اوس قسم کا خدا نہین ہے جیساکہ دین عیسوی نے اونکو بتلایا تہا ۔ وہ خدا کہان ہے جو ہمارے سر کے بالون کو گنتا ہے اور چڑیون کی موت کا خیال رکہتا ہے اور جو انسانون سے اپنی تمام مخلوق سے زیادہ محبت کرتا ہے جنگ یورپ نے یہہ بہت ہی اہم سوال مذہب کے تعلق مین اوٹہایا ہے

پادری کیمپبل صاحب نے جنہون نے ہفتون انسانون کے سلوک
کی بڑہنے والی لہر کے رد کنے کی کوشش کی ہے کہا ہے کہ لڑائی نے
واقعی کوئی نیا سوال پیدا نہین کیا - وہ فرماتے ہین کہ اونکی سمجھ مین
نہین آتا کہ دیندار لوگ کیون یکبارگی گہبراتے ہین - درحقیقت
کوئی نئی تنقیح جنگ سے پیدا نہین ہوئی - جو کچھ اوسنے کیا وہ یہ ہے
کہ اون سوالات کو جو آدمیون کے دلون مین بہت عرصہ سے
اوٹھتے رہے ہین نافذ کر دیا ہے یعنی اونکو بے حد زور و قوت
کے ساتھ پیش کیا ہے - جیسا مین نے کہا ہے معمولی مرد یا عورت کو
پہاڑون اور ستارون وغیرہ کے خدا مین کم دلچسپی ہے - جس خدا کی
کہ انسان کو ضرورت ہے وہ منتظم یا مدد کرنے والا خدا ہے - ہم
جس بات کے منتظر ہین وہ یہہ ہے کہ اس وسیع سمجھ کو ٹہوکر کہاتے
ہوئے کی مدد کرتے اور زخمی پاؤن والے راہگیر کی حفاظت کرتے
دیکہین - ہم اس شفقت اعلی مین جو جنگلی کوّن کو کہانا کھلاتی ہے
یہہ بات دیکہنا چاہتے ہین کہ وہ انسانی ترتیب مین کچھ عمدگی کی علامت
پیدا کرے یعنی دنیا کے آنسون اور خون کے بہاؤ کو روکنے مین
ہماری لڑکہڑاتی ہوئی عقل کی مدد کرے - بے گناہون کو تکلیف
اور بہوک پیاس سے بچاوے اور عورتون کو اور بچون کو جنگ کے
متوالے وحشی سے پناہ دے یا جو اور بہی زیادہ عمدہ ہے وحشی کی
پیدائش ہی نہ ہونے دے یا اوسکے وحشی پن کو نہ بڑہنے دے -
ٹھیک یہی امور خدا پرست کی پریشانی کا باعث ہمیشہ سے رہے ہین -
وہ ہمکو انسانی ترتیب مین خدا کی مداخلت کی کوئی علامت نہین دکہا

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

## The Unanimity of Religions

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گہڑی ساز کے گہڑی نہین بن سکتی ہے اسیطور پر بغیر کسی دنیا کے بنانے والے کے
دنیا نہین بن سکتی ہے ۔ بس جو کچہہ منطق خالق پرست کی دلیل ہین ہے وہ صرف اسقدر
ہے اور یہہ بہی بہت ہی کمزور قسم کا منطق ہے کیونکہ ہر ایک منطق دان اس امر سے
واقف ہے کہ مشابہت کوئی اصلی دلیل نہین ہے ۔ ہم اپنے دوسرے لکچر مین دیکہہ
چکے ہین کہ دیاپتی (ایک عالمگیر سچے منطقی تعلق) کا وجود منطقی نتیجہ کی صحت کے
لئے ضروری ہے ۔ یہہ قطعی طور سے ایک عالمگیر سچا اصول نہین ہے کہ ہر چیز کا کوئی
بنانے والا ہوتا ہے ۔ آپ اوس غذا و پانی کی بابت کیا فرماتے ہین جو انسان اور
حیوان کے معدہ مین جاکر پیشاب فضلہ اور غلیظ مادہ بن جاتے ہین ۔ کیا یہ کام
کسی خدا کا ہے جسم مین اور قسم کی آلائشین بہی ہوتی ہین ۔ مین کبہی یہہ یقین نہین کرونگا
کہ کوئی خدا انسان اور حیوان کے معدہ اور آنتون مین گہس جاتا ہے اور وہان پر
غلاظت کے بنانے اکٹہا کرنے اور صرف کرنے مین اپنے کو مصروف کرتا ہے ۔
اب اگر یہ گندہ کام کسی خدا یا دیوتا کا نہین ہے بلکہ مختلف قسم کے عنصرون اور
چیزون کے ایک دوسرے کے ساتہہ ملنے اور اپنا اپنا اثر پیدا کرنے کا نتیجہ ہے
یعنی اگر ہاضمہ محض طبعئ اور کیمیائی عمل کا نتیجہ ہے جو معدہ ۔ آنتون وغیرہ مین
جاری ہے تو یہہ کہنا قطعی غلط ہے کہ آئین قدرت کے مطابق ہر چیز کا ایک
بنانے یا گہڑنے والا ہونا چاہیئے ۔ یہہ بحث خالق کے بارہ مین ہی خود
اپنے سے متضاد پڑتی ہے کیونکہ اِس اصول پر کہ ہر چیز کا کوئی بنانے والا ضروری
ہے اِس دنیا کے خالق کا بہی ایک بنانے والا ضروری ہے اور پہر اوس بنانے
والے کے بنانے والے کا ایک بنانے والا اور پہر اسی طرح آگے بہی اِس مشکل سے
رہائی اوسیوقت مل سکتی ہے جب ہم یہہ سمجہین کہ اِس دنیا کا خالق کسی دوسرے
بنانے والے کا محتاج نہین ہے یعنی سوتنتر ہے ۔ لیکن اگر قدرت ایک سوتنتر خالق

چنانچہ اگر سکتی ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ وہ ایک ایسی دنیا کو پیدا کر سکے
جو اپنے وجود مین ہر طور سے پورن ہو اور ترقی کرنے اور آیندہ جاری رہنے کی قابلیت
رکھتی ہو ۔ اسکا صرف یہی مطلب ہے کہ اگر ایک خالق کے بارہ مین ہم یہ خیال کر سکتے ہین
کہ وہ کسی کا بنایا ہوا نہین ہے تو یہ ماننے مین کہ یہہ دنیا دوامی اور اناشی ہے کسی
قسم کی قوانین خیال یا منطقی قواعد کی مخالفت نہین ہوتی ہے ۔ یہہ ثابت ہو چکا ہے
کہ ارواح اور مادہ کے چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑے خواہ اونکو ذرّہ کہین یا کسی اور نام
سے نامزد کرین بغیر جزو کے ہین اور اناشی ہین اور نہ وہ کسی طرح سے گہڑے جا سکتے ہین
کیونکہ اون مین کوئی عنصر نہین ہین جنکے اکٹھا ہونے سے اون کا بننا یا بنانا ممکن ہو
نور ہستی کا معاملہ جسکو ناپاکی کی حالت مین روح کہتے ہین [نور ہستی ( [illegible] )
روح ( [illegible] ) اور جسم ( [illegible] ) کا امتیاز جو پال رسول نے
اتھیسلونیون باب ۵ آیت ۲۳ مین دکھلایا ہے ملاحظہ طلب ہے] اور بھی
زیادہ عجیب ہے کیونکہ اوس کا بنانے والا ہی ایک خالص نور ہستی ہے ۔
نور ہستی ایک موقع پر دوامی اور تمام موقعون پر ایک نیستی سے پیدا کردہ شئے
کیونکر ہو سکتا ہے ۔ میرے خیال مین یہہ فلسفانہ لغویت کی حد ہے ۔ تو پھر
متنفسون کے نیک و بد اعمال کی سزا اور جزا کہان سے ملتی ہین ۔ ہان واقعی
کہان سے مل سکتی ہین اگر اوسی ذریعے سے نہین جو اوس آدمی کو جو ایک درخت کے
تنے پر بیٹھ کر اوسکی جڑ کاٹتا ہے سزا دینے کے لئے ذمہ دار ہے ۔ اگر مین اپنا
ہاتھ آگ پر رکھون تو مین اپنی بیوقوفی کا ٹھیک ٹھیک نتیجہ بتا سکتا ہون قبل اسکے
کہ کوئی آسمانی جج اسکو تجویز کرے ۔ قدرت سرو شکتیمان ہے ۔ اوسکو اپنے
حکمون کے لئے نہ جج کی نہ پولیس کی اور نہ قیدخانون ہی کی ضرورت ہے
اوسکی سزائین فوری ۔ یقینی اور کبھی نہ بدلنے والی ہوتی ہین ۔ اگر ہمکو یہہ

[illegible]

قابلیت ہے اور اوسکی بابت یہہ نہین خیال کیا جاسکتا ہے کہ وہ انسانون
اور حیوانون کے جسمون کو ایسے گندے مقامات پر جیسے کہ بعض بعض بچہ
دانیان ظاہرا ہوتی ہین اپنے ہاتہہ سے بنانے مین محظوظ ہوگا - لیکن
ابہی ایک اور گنجائش کتب مقدسہ کی لفظی تعبیر کرنے والے کے لئے
باقی رہجاتی ہے اور وہ خود روح کے حرکات کی تشبیہہ ہے اب مین
اوسکو یہہ کہتے ہوئے قیاس کرتا ہون کہ جسطور پر روح اپنے مادی
جسم کے عضون کو حرکت دیتی ہے حالانکہ اوسکے ہاتہہ پانون نہین
ہوتے اسی طور پر تمکو خالق کے افعال کو سمجہنا چاہئیے - مگر اس مقام پر
بہی ایک ضروری امر نظر انداز کر دیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مشابہت
کوئی دلیل نہین ہے - لیکن یہہ مشابہت ہی خود ٹہیک نہین ہے کیونکہ یہ
ایک نہایت ہی اہم امتیاز کو نظر انداز کرتی ہے جو خلا اور ایک غیر مکت
چیزین پایا جاتا ہے - وہ امتیاز یہہ ہے کہ ایک غیر مکت جیو بذریعہ
دو اندرونی لطیف اجسام کے بیرونی جسم سے حرکت کی تیلیون اور
پیچون سے کسا ہوا ہے جبکہ خدا بالکل مکت ہے یعنی تمام اقسام کے
بندہون اور جکڑنے والے تارون اور ہر قسم کے لطیف اور کثیف
جسمون سے آزاد ہے روح کے اس طرح پر ناڑیون سے
اور اونکے ذریعہ سے ہاتہہ پاؤن وغیرہ کے پٹہون سے بندہا ہونے کی
وجہہ سے اُس کی ہر قسم کی حرکت فوراً اعضاء جسمانی کے ہلنے جلنے کا
باعث ہوتی ہے - مگر خالص نورمہتی جیسا کہ خالق قیاس کیا جاتا ہے
ایسے یا کسی اور طریقہ پر کسی چیز سے بندہا ہوا نہین ہے اور اسوجہ سے کسیکے
ہاتہہ پاؤن کو حرکت نہین دے سکتا ہے - اسکے علاوہ اگر اسکو تہوڑی

دیر کے لیئے بحث کی غرض کے واسطے مان بہی لیا جاوے کہ خالق دنیا سے
مثل ایک غیر متحرک روح کے بند یا ہوا ہے تاہم ہاتہون کے نہ ہونے کی
وجہ سے اوسکی حرکات ہمیشہ بے سود ہونگی کیونکہ ہاتہون کے نہونیسے
نہ وہ چیزون کو پکڑ سکیگا نہ اون کو ملا سکیگا اور نہ کسی چیز کو گہڑ ہی سکیگا
حتی کہ وہ کچہ بہی نہین بنا پائیگا ۔

ہم دیکہہ چکے ہین کہ خدا کی پاکیزگی کی صفت اوسکی خلقت کرنیوالی
صفت سے جو اوسکو منسوب کیجاتی ہے بالکل متضاد ہے لیکن کیا اوس کا
پورن آنند اوسکے صانع اور خالق کے طور پر ہمیشہ مصروف رہنے کی
صفت سے کچہ کم مخالف ہے ۔ ہم اب جانتے ہین کہ پورن آنند
ویراگیہ مین کمالیت حاصل کرنے سے ہی ممکن ہے اسلیئے وہ شخص
جو کال کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک لمحہ بہی آرام کے
لیئے نہین پاتا خوشی مین پورن نہین خیال کیا جا سکتا ہے ۔

( میرے پاس اس لکچر مین اس مضمون پر اب زیادہ کہنے کا وقت نہین
ہے لیکن بس ایک ہی دلیل اس مسئلہ کو طے کرنے کے لیئے کافی ہوگی
اگر کوئی شخص اوسپر شانتی کے ساتہہ غور کریگا ۔ اور وہ یہ ہے کہ اوصاف
اور گنون کے لحاظ سے ایک نورہستی دوسرے نورہستی کے برابر ہے
اس لئے اگر پیدا کرنا ایک نورہستی کا کرتب ہو تو وہ اور باقی نورہستیون کا
بہی کرتب ہوگا ۔ اس صورت مین ہر روح بمنزلہ خالق کے ہوگی جو کسی
صورت مین خالق پرست کا دعوی نہین ہے ۔

یہہ تمام اور ان سے بہی بڑی مشکلات خالق پرست نے اپنے لیئے
شاسترون کے لفظی معنی لگانے سے جو اون معنون مین کبہی نہ تہے ۔

نہین گئے تھے پیدا کرتی ہین - مین یہا نپر مختلف مقدس کتابون کے
حوالہ دیکر اُن کے بعض مضامین جنسے خدا کے اوصاف ظاہر ہوتے ہین
پیش کرتا ہون -

(۱) "مین ..... بدی پیدا کرتا ہون" (یسعیاہ نبی کی انجیل - باب
۴۵ - آیت ۷) -

(۲) "مین نے اونہین وہ سنتین دین جو بھلی نہ تھین اور وہ تجاویز بتائین
جنسے وہ جیتے نہ رہین" (حزقی ایل نبی کی انجیل باب ۲۰ - آیت ۲۵) -

(۳) "تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت
دلگیر ہوا" (پیدائش کی کتاب باب ۱۱ - آیت ۶) -

(۴) "مین خداوند تیرا خدا غیور خدا ہون جو باپ دادون کی بدکاری
کا بدلہ اونکی اولاد سے تیسری اور چوتھی پشت تک جو مجھہ سے کینہ
رکھنے والے ہین لیتا ہون" (کتاب استثنا باب ۵ - آیت ۹) -

(۵) "کیا کوئی بلا سر پر آوے اور خداوند نے اوسے نہ بھیجا ہو" (عاموس
باب ۳ - آیت ۶) -

(۶) "اُسنے بلا کے فرشتون کو بھیجا اونپر اپنا شدت کا قہر غصہ اور غضب
اور عذاب نازل کیا اوسنے اپنے قہر کے لئے راہ نکالی - اون کی جان کو
موت سے پناہ نہ دی بلکہ اونکی جانین وبا کے حوالہ کین" (زبور ۷۸ - آیات
۴۹ و ۵۰) -

مندرجہ بالا آیات مقدس انجیل کی ہین - قرآن شریف مین بھی ایسا
کہا ہے:-

(۱) "جو کچھہ مصیبت تمپر پڑتی ہے وہ خدا نے بھیجی ہے" (باب ۴۲)

(۲) "ہمنے دوزخ کے لئے بہت سے جنّات اور انسانون کو پیدا کیا ہے"
(آیت ۱۸۰ - باب ۴۵) -
(۳) "وہ شخص جس سے خدا غلطی کرائے گا کوئی رہبری نہ پاوے گا"
(آیت ۳۲ باب ۱۳) -
(۴) "جس کسی کو خدا چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کسی کو وہ چاہتا ہے رہنمائی کرتا ہے" (آیت ۹۵ باب ۱۶) -
(۵) "وہ بات جو ہمنے کہی ہے پوری کیجاویگی کہ مین نے کہا کہ درحقیقت مین دوزخ کو جنّات اور انسانون سے بالکل بہر دونگا" (سورۂ سجدہ)
ہندون کی مقدّس کتاب مین بہی یہ لکہا ہے:-
"وہ اُن لوگون سے اچہے کام کراتا ہے جنکو وہ دنیا سے اوپر لیجانا چاہتا ہے" (کوشتکی اوپنشد ۳ - ۸ = ایس - ایس - بی صفحہ ۲۱۲) -
ہندو پران اپنے ایشور پر چہل کو بہی منسوب کرتے ہین مثلاً سمندر کے متہنے پر اوس کا ایک خوبصورت عورت کے روپ مین نکلنا جبکہ اوسنے اسرون کو امرت پینے سے دہوکہ دیکر صرف روکا ہی نہین جسکے وہ دیوتاؤن کے معاہدہ کے بموجب مستحق تہے بلکہ راہو کا جسنے دہوکہ کو معلوم کرکے ایک گہونٹ امرت کا پی لیا تہا سر بہی کاٹ ڈالا۔
اس قسم کے اوصاف ذات خدا مین اون کتب مقدّس مین جنکا ذکر کیا گیا ہے پائے جاتے ہین۔ مجہے نہین معلوم کہ آپ نے ہکسلی صاحب کے تصنیفات پڑہے ہین یا نہین لیکن اون مین سے ایک مین اوس نے ہمارے مضمون کے متعلق چند زبردست جملے لکہے ہین۔ وہ تحریر فرماتے ہین (ملاحظہ ہو Science and Hebrew Tradition صفحہ ۲۵۸)

"میری راے مین اون اصحاب کی جن پر صفات الٰہی منسوب
کئے جاتے ہین تعداد نہین بلکہ اوصاف ہین جو واقعی قابل
غور ہین - اگر خدا کی طاقت مین کوئی زیادہ اونچے اخلاقی
اوصاف نہین ہین بہ نسبت اونکے جو معمولی آدمیون مین
پائے جاتے ہین - اگر الٰہی سمجھ اسقدر ناقص خیال کی گئی ہے
کہ وہ خود اپنی تدابیر کے انجام کو نہین سوچ سکتی ہے اگر
آسمانی قوتین اپنی ہی بے اندازہ طاقت سے پیدا کردہ مخلوق
سے سخت غضبناک ہو سکتی ہین اور اپنے پاگل پنے کے غصہ مین
بے گناہون کو گنہگارون کے ساتھہ ناش کر دیتی ہین یا وہ اپنے
تئین مثل کسی مشرقی یا مغربی ظالم بادشاہ کے تحایف یا بندگی
خوشامد سے خوش ہو جانے دیتے ہین - غرضکہ اگر وہ فانی انسانون
سے صرف طاقت مین زیادہ ہین اور اخلاقی طور سے بہتر نہین ہین
تب یقیناً ہمارے لئے مناسب ہے کہ اونکی سندون یا چٹھیون
کو ذرا غور سے دیکھین اور اونکے وجود کی صاف صاف شہادت
کے علاوہ اور قسم کی شہادت کو قبول نہ کرین"

مین نہین خیال کرتا کہ اب اس امر کے متعلق زیادہ کہنے سننے کی ضرورت ہو
یہ صاف ظاہر ہے کہ اس موقع پر بھی غلطی کی جڑ کتب مقدس کی غلط تعبیر ہی
ہے جو سب جنکا حوالہ دیا گیا ہے بغیر ایک ہی استثنا کے قصہ کہانیون کے
طور پر لکھے ہوے ہین - مین اسکی تعبیر ابھی ذرا دیر مین کرون گا لیکن مین چاہتا
ہون کہ آپ اس امر کو سمجھہ لین کہ موکش کوئی ایسی چیز نہین ہے جسکو کوئی شخص
باہر سے دے سکے - نفس کشی کے ذریعہ خواہشات کا غارت کرنا نہ کہ کسی

دوسرے کا فضل وکرم آدم اگون کے بندہن سے رہائی کا باعث ہے۔ ۲۔
پولس رسول کی تعلیم ہے:-

"روح خود ہماری روح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے
کہ ہم خدا کے فرزند ہین اور اگر فرزند ہین تو وارث بہی ہین۔
یعنی خدا کے وارث اور در نہ مین مسیح کے ہم میراث بشرطیکہ
ہم اوسکے ساتھ دکہہ اٹھائین تاکہ اوسکے ساتھ جلال بہی پائین"
(رومیون باب ۸ - آیات ۱۷-۱۶) -

پہر ۲ - تموتہی کے دوسرے باب کی گیارہوین و بارہوین آیات مین وہ لکھتا ہے:-

"ایمان کی بات یہ ہے جب ہم اوسکے ساتھ مرینگے تو اوسکے
ساتھ جئینگے بہی اور اگر دکہہ سہینگے تو اوسکے ساتھ بادشاہت
بہی کرین گے"

۲ - کرنتہیون باب ۴ - آیت ۱۰ مین وہ لکھتا ہے:-

"ہم ہر وقت اپنے جسم مین گویا یسوع کی موت لئے پہرتے ہین
تاکہ یسوع کی زندگی بہی ہماری ذات مین ظاہر ہو"

یہان یہ مراد اندرونی مسیح کے فضل سے ہے نہ کسی سفارش کرنے والے بیرونی درباری کی مہربانی سے کیونکہ قرآن شریف مین محمد صاحب نے کیا خوب کہا ہے:-

"اوسدن کا خوف کر جس روز ایک روح دوسری روح کی
باقی نہین چکائیگی اور نہ اونکی کوئی سفارش سنی جائیگی نہ کوئی
تعاوضہ لیا جاوے گا اور نہ اونکی مدد کی جاوے گی"

تشبیہ مین پوشیدہ ہونا زیادہ اغلب ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ ہمہ دانی حیات جاودانی اور آنند آتا ہی کے اصلی صفات ہین اسلیئے اُن کا باہر سے دستیاب ہونا ناممکن ہے۔ روح کی ناپاکی کو دور کرکے اُنکو اپنے اندر ہی سے نکالنا پڑتا ہے اُنکا کسی دوسرے سے خریدنا یا کسی اور ذریعہ سے حاصل کرنا ممکن نہین ہے - وہ قیدین ہی جو ہمارے قدرتی کمالون کے حصول مین حارج ہوتی ہین ہماری ذاتی کوششون کے علاوہ اور کسی طریقہ سے نہین ٹوٹ سکتی ہین - کیونکہ وہ پورے طور پر خواہشات اور جذبون دونون سے آزاد ہونے سے غارت ہوتی ہین - اور ہر روح کو خواہشات اور جذبون سے رہائی خود آپ ہی حاصل کرنی ہوتی ہے مین خیال کرتا ہون کہ مناسب ہوگا کہ مین اس سلسلہ مین یہ ظاہر کردون کہ دو قسمون کی ارواح دنیا مین پائی جاتی ہین یعنی -

(۱) وہ ارواح جو کبھی نہ کبھی مکتی ضرور پا لینگی، جنکو بہوہ (= भव्य) کہتے ہین اور

(۲) وہ ارواح جو کبھی مکتی حاصل نہین کر سکینگی جنکو ابہوہ (= अभव्य) کہتے ہین - ابہوہ اور سب باتون مین بہوہ کی طرح ارواح ہین لیکن بدقسمتی سے اون کے کرم ایسے بڑے ہین کہ اونکو کبھی حقیقت کا علم نہین ہونے دینگے - اس قسم کی دو طرح کی روحین ہوتی ہین ایک وہ جنکو سچی تعلیم ہمیشہ بری معلوم ہوگی اور اسوجہ سے وہ کبھی اوسکی طرف راغب نہین ہونگی اور دوسری وہ جنکو سچی تعلیم ناگوار تو نہین ہوگی مگر اونکو کبھی اوسکے حاصل کرنے کا موقع نہین ملیگا - یہ ابہوہ ارواح کے متعلق ہے جو کہا گیا ہے کہ

"ہمنے دوزخ کے لئے بہت سے جنات اور انسانونکو پیدا کیا ہے"

(القرآن باب ۱۶-آیت ۱۸۰)-

اونکو حیات کی روشنی کبھی نہین ملیگی اور ایسو جہ سے سنسار (آواگون کی حالت) سے نکلنے کا راستہ اونکو نہین ملیگا تسپر بھی کوئی باہری خدا یا خالق اونکے ہمیشہ کے بندہن کا باعث نہین ہے اونکے کرم (افعال) خود اُنکے راستے مین حائل ہوا ہین اور اون پانچ بدھیون (متبرک روحانی تبدیلیون) کو حاصل کرنے سے جنکا ذکر ہمارے تیسرے لکچر مین آچکا ہے اونکو روکتے ہین - بدھیون کے حصول سے ہی فضل کے مسئلہ کا تعلق ہے - کیونکہ وہ مطالعہ یا دلیل یا تعلیم سے نہین حاصل ہو سکتین - وہ خود شناسی اور عقل کی عمدگی کے لئے ضروری ہین جنکے بغیر سچ کا جھوٹ سے امتیاز نہین ہو سکتا اور نہ سچی تعلیم روح کو قبول ہو سکتی ہے - پھر وہ کیسے حاصل ہو سکتی ہین - فضل اور صرف فضل سے ہی - یعنی خود روح مین فضل کے انش کے نمایان ہونے سے - اور کسی کے فضل سے کام نہین چلیگا - ہر ایک روح کو اپنی ہی ہستی مین اس نہایت ترین مبارک اوصاف الٰہی کو ظاہر کرنا چاہئیے - اور اس فضل کے حصول کا صرف ایک ہی طریقہ ہے یعنی عفو اور رحم کے وہ اعلیٰ اصولون پر عمل کرنا - یہان کا اہنسا (کسی جاندار کو ایذا نہ پہونچانے) کے مسئلہ کی قدر ظاہر ہوتی ہے کیونکہ دوسرون کو مار ڈالنے یا لنگڑا کرنے یا ایذا پہونچانے سے باز رہنا عفو اور رحم کا اصلی کام ہے - اسلئے جو اہنسا پر عمل کرتے ہین صرف وہی نزدان کے مستحق ہین کیونکہ وہ آسانی سے الٰہی فضل کو حاصل کرینگے جو اونکی آواگون کا خاتمہ کر دیگا -

فضل کا مسئلہ اسطور پر خود عوام کے مانے ہوئے عقاید کے خلاف ہے - ایشور کی ذات مین نے ہو جانے کے مسئلہ کے بارہ مین بھی سچ یہ ہے کہ وہ

ایک خفیہ تعلیم ہے جسکا مطلب محض اتنا ہے کہ روح خود پرماتما کے مرتبہ اور جلال کو حاصل کرے - کیونکہ دو یا زیادہ اصل ہستیون کا ایک دوسرے مین مل جانا کسی طرح ممکن نہین ہو سکتا - قطرہ کے سمندر مین ملجانے کی تشبیہ بے سود ہے اور واقعی اوس بات کی تردید کرتی ہے جسکے ثبوت مین اسکو پیش کیا جاتا ہے کیونکہ سمندر کا اصل مفہوم مجمع قطرات ہی ہے جسمین ایک مزید قطرہ پڑنے سے موجودہ قطرات کی تعداد قدرتاً بڑھ جائیگی -

بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ وہ ایشور کے درشن کے متلاشی ہین - یہ بھی خفیہ تعلیم والے ہین جنہون نے اپنے متقدمین کے استعارہ کو اوسکے لفظی معنون مین سمجھا ہے - کیونکہ دوسرے کا درشن یا ملاپ لمحہ دو لمحہ کے احساس کو پیدا کر سکتا ہے جو اصل آنند سے اوتنا ہی مختلف ہے جتنی کھڑیا مٹی پنیر سے - فی الواقع اصلی خوشی روح کی صفت ہے اور وہ جون ہی کوئی شخص اوسکو اپنی ہی ذات کے علاوہ باہری چیزون سے حاصل کرنے کا خیال چھوڑ دیتا ہے فوراً محسوس ہونے لگتی ہے - اسلیے جب تک اوسکو ہم اپنی ذات سے باہر والی چیزون مین تلاش کرتے ہین اور جب تک اوسکو کسی ایشور یا ایشور کے درشن سے حاصل کرنا چاہتے ہین تب تک اوسکا ظہور نہین ہو سکتا - اور ہم اوس شخص کے بارہ مین کیا خیال کرین جو لوگون کو بردان دینے کا وعدہ کرکے اون سے اپنی عبادت کراوے - کیا وہ اپنی ذات مین پورن اور کامل ہو سکتا ہے - نہین ہرگز نہین - ورنہ پرستش کی خواہش کیون ؟ وہ اپنے بھگتون کا صادق دوست بھی نہین ہو سکتا کیونکہ تمام بخششین جو روح کو کسی باہری ذریعہ سے حاصل ہو سکتی ہین خواہش نفسانی یعنی لذات حواس کی تعریف مین آتی ہین جو ممنوع پہلے ہے -

مین خیال کرتا ہون کہ یہان بھی یہ ظاہر ہے کہ کل گرو بڑے ہمارے مقدس

کتب کے الفاظ کی غلط تعبیر کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے - اب میں خفیہ تعلیم والے
شاستروں کے خدا کے خیال کو حل کرونگا -

ایشور کے لئے فارسی لفظ خدا ہے جو ایک اسم الذات ہے اور جس کے
معنی سوتنتر (بذات خود قایم رہنے والے) کے ہیں - یہ بے شک نور ہستی یا
زندگی کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اپنا مخزن آپ ہی ہے اور دوامی ہے -
لفظ یہواہ (زیادہ صحیح طور سے جاہوے) کے لفظی معنی زندہ ہستی کے ہیں
(ملاحظہ ہو The Lost Language of Symbolism
جلد ا - صفحہ ۳۰۲) - یہ تعریف یہواہ کی زندگی کی صفت سے بالکل مطابقت
رکہتی ہے جو پورے طور سے پرماتما پن سے متصف ہے جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں -
یہواہ نے خود کہا ہے :-

"تا کہ تو خداوند خدا کو دوست رکہے اور اوسکی آواز کا شنوا ہو
اور تو اوس سے لپٹا رہے کہ وہ ہی تیری زندگی اور تیری عمر کی
درازی ہے" (کتاب استثنا باب ۳۰ آیت ۲۰) -

حضرت عیسیٰ نے بہی کہا ہے :-

"قیامت اور زندگی تو مین ہون" (یوحنا کی انجیل باب ۱۱ -
آیت ۲۵) -

پولس رسول مسیح کا حوالہ ان الفاظ مین "جو حیات ہے" دیتا ہے (کلسیون باب ۳
آیت ۴) - خدا کا سب سے زیادہ بامعنی نام "مین ہون" ہے یہ ہندو
پارسی یہودی اور عیسائی چارون متون مین یکسان پایا جاتا ہے - ایسا
واسیا اپنیشد (منتر ۱۶) سکہاتا ہے کہ

**योऽसावसौ : सोऽहमस्मि।**

جسکے معنی یہ ہین:-

"وہ پُرلُش جو زندگی مین رہتا ہے اہم" مین" (یعنی خدا تعالی) اور اہمی "مین ہون" کے نام سے جانا گیا ہے (جو ہستی کو ظاہر کرتا ہے)" (ایس-بی-ایچ-ایبا واسیا اُپنشد) ادہلا اچاریہ کے مطابق (دیکھو حوالہ سابق دیباچہ) خدا کے ناگفتنی نام کا منتر ہے - سوہم اسمی (مین ہوان جو ہون) ہے-

ہُرمزد یشت مین یہ تحریر ہے:-

"تب زردشت نے کہا اے پاک اہور! مزدہ مجھے اپنا وہ نام بتلا جو تیرا سب سے بڑا - سب سے اچھا - سب سے عمدہ - ہے اور دعا کے لیئے سب سے زیادہ تاثیر بخش ہے"

"اہورامزدہ نے اسطور پر جواب دیا: میرا پہلا نام اہمی (مین ہون) ہے ........ اور میرا بیسوان نام اہمی یداہمی مزداؤ (مین وہ ہون جو مین ہون مزداؤ) ہے"

(صفحہ ۱۹۵ Haugs Essays on the Parsis

جیساکہ ڈاکٹر سپیجل کی رائے ہے (دیکھو دی فاؤن ٹین ہیڈ اوف ریلیجن صفحہ ۳۷) اہورا و یہواہ ایک ہی ہین اور اہورا کے معنی اہو (سنسکرت اسو یعنی زندگی) کا سوامی ہے - یہودیون کے مت کے بارہ مین انجیل مقدس کے پڑھنے والون نے عہد نامہ مین خروج کی کتاب مین یہواہ اور موسی کا ذیل کا مکالمہ درج ہے:-

"اور موسی نے خدا سے کہا کہ دیکھ جب مین بنی اسرائیل کے پاس پہونچون اور اُنہین کہون کہ تمہارے باپ دادون کے خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور وے کہین کہ اوسکا

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] -

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] -

[illegible]

[illegible]

[illegible] -

[illegible]

[illegible] -

[illegible] -

[illegible] -

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یون پڑہا جاویگا:-

"مین ہون ابراہیم کے پہلے تھا"

اور یہ تعبیر اتفاقاً متعلق ہی ہے۔ اب آپ پرماتما کو سمجھیے۔ اس کا نام مین ہون ہے جو کہ نہایت ہی موزون اسم الذات زندگی یا ہستی کا ہے جو واقعی ہے۔ فرض کیجئے کہ آپ نے زندگی کو ایک انسان کی طرح کے کارکن خدا کے طور پر شاعرانہ خیال مین باندہا اور اوس سے استدعا کی کہ وہ اپنے لیئے ایک ایسا نام تجویز کرے جو اسکے فرض ذاتی کا مبین ہو۔ کیا آپ خیال کر سکتے ہین کہ وہ اس سے زیادہ صحیح یا معقول جواب دے سکتا ہے کہ "مین وہ ہون جو ہے" یعنی "مین ہون جو ہون" یا مختصراً محض مین ہون۔ مین نہین خیال کرتا ہون کہ ہستی کے لیئے مین ہون سے زیادہ موزون کوئی اور نام ہو سکتا ہے۔ ہم اسطور پر چکردار راستہ سے پہر پرانے سائنس کے مذہب پر واپس آجاتے ہین جو یہ سکہاتا ہے کہ جہانتک ہستی کے اصلی گنون کا تعلق ہے جیو آتما (معمولی روح) اور پرماتما (خدا) بالکل یکسان ہین۔ مسلمانون کے یہان بہی خدا کے نامون مین سے ہم الحیّ (وہ جو ہستی رکہتا ہے) القیوم (قائم رہنے والا) الصمد (دوامی) الاوّل (اوّل) اور الآخر (آخر) کو پاتے ہین۔ ان مین سے آخری دو نام وہی ہین جو مکاشفہ کی کتاب انجیل (باب ۱۔ آیت ۸) مین دیئے ہین جہان کہا ہے کہ:-

"خداوند نے کہا مین پہلا اور آخری ہون یعنی اوّل اور آخر ہون
جو ہے اور جو تہا اور جو آنے والا ہے قادر مطلق"

یسعیاہ نبی کی کتاب انجیل مین بہی یہی تحریر ہے:-

"مین اوّل ہون اور مین آخر ہون اور میرے سوا کوئی دوسرا
خدا نہین ہے" (باب ۴۴۔ آیت ۶)۔

یہ کئی مقامات پر مکرر سکرر آیا ہے (ملاحظہ ہو آیت ۱۲ - باب ۴۸ یسعیاہ نبی کی کتاب انجیل) - سورۂ ذاریات مین کہا ہے :-

"مین تمہاری ذات مین موجود ہون مگر تم دیکھتے نہین ہو"

وہ کون چیز ہے جو ہماری ذات مین ہے اور خدا کے اوصاف رکھتی ہے اگر وہ حیات خود نہین ہے تو - یوحنا کی انجیل باب ۸ آیت ۵۸ کی اصلی تعبیر جواب بالکل صاف طور سے سمجھ مین آجائیگی یہ ہے کہ ہر روح بذات خود لافانی ہے اور اُسکا وجود برابر ازل کے دوام سے چلا آیا ہے - اسلئے ابراہیم کے زمانہ مین بھی وہ تھی - یہودیون کے جواب مین عیسیٰ بھگوت گیتا کا کلام استعمال کرتے تو بھی بہت موزون ہوتا :-

"نہ کبھی مین نہ تھا نہ تو کبھی نہ تھا نہ یہ انسانون کے راجہ کبھی نیست تھے اور نہ واقعی ہم کبھی معدوم ہونگے (ادھیائے دوسرا شلوک ۱۲)

اس بیان کے متعلق کہ "ابراہیم میرا دن دیکھنے کی امید پر بہت خوش تھا چنانچہ اوسنے دیکھا اور خوش ہوا" یہ ظاہر ہے خاص کر الفاظ "میرا دن" کے سلسلہ مین کہ یہان حوالہ ایک فرزند خدا کے جلال سے ہے نہ کہ یسوع کی ذات سے جسکا دن ابراہیم کے لئے اوس صورت مین دیکھنا ممکن ہو سکتا تھا جب کہ اون دونون کے درمیانی صدیون کا ناش ہو سکتا - جہان پر ہم غلطی کرتے ہین وہ یہ ہے کہ ہم ایک اصلی یا خیالی شخص کی خواہ وہ کرشن ہو یا عیسیٰ یا اور کوئی ہو بت پرستون کے طور پر عبادت کرنے لگتے ہین حالانکہ پرستش کا اصل نشا یہ ہے کہ مسیح کو جو جین مت مین جن (فاتح) کہلاتا ہے آدرش (نمونہ) بنا کر اوسکے قدمون پر چلین - آدرش کی تقلید مین مگر رکھتا ہون مکتی کا راستہ ہے - بت پرستی سے تم پتھرون ہی مین ٹکر کھاتے پھرو گے - پولس رسول نے عیسیٰ کے جی اوٹھنے کے تعلق مین کسی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

([illegible]) -

"[illegible]"

[illegible]:-

[illegible]

([illegible]) -

"[illegible]"

[illegible]

اورتی کی شناخت ہے وہ ہی دہرم (مذہب) کی علامت ہے۔

तस्य भरतस्य पिता ऋषभः हेमाद्रे दक्षिणं वर्षं महद्भारतं
नाम शशास ॥
वराह पुराणम्

ऋषभो मरुदेव्यास्तु ऋषभाद्भरतो भवत् ।
भरताद्भारतं वर्षं भरतात्सुमतिस्त्वभूत् ॥
अग्नि पुराणम् ॥

ان کے معنی یہ ہیں کہ بہرت رشبھ کا لڑکا مرو دیوی سے ہے اوسنے بہت بہارتہ ورش پر جو ہموت کے دکہن ہے راج کیا اور اوسکے نام کے اوپر بہارتہ ورش کا نام پڑا۔ اوسکے لڑکے کا نام سومتی ہے۔ نارد پران میں بہی یہ کہا گیا ہے کہ راجہ بہرت کہنڈ کا پہلے نام بہرت رشبھ کے لڑکے کے نام پر پڑا (بی۔ ایچ۔ بی۔ جلد ۱۔ صفحات ۲۰۵ و ۲۰۷ و ۲۱۰ و ۲۱۳)۔ مسٹر آئیر کی تشریح اسکے بابت حسب ذیل ہے:-

"رشبھ کا نام جو برابر بہرت کے باپ کے طور پر آیا ہے اوس سے مفہوم دہرم سے ہے جس کا پورانوں میں عموماً بیل کے طور پر ذکر آیا ہے" (حوالہ سابق صفحہ ۲۱۳)۔

بہری مد بہاگوت کے مطابق رشبھ دیو نابہہ راجہ کا لڑکا مرو دیوی سے تہا اور بہرت اوسکا لڑکا تہا۔ یہ جین مت کے شاستروں کے مطابق ہے۔
پس یہ سب ہندو شاستر قطعی طور پر یہ ثابت کرتے ہیں کہ اپنے قصے کہانیوں کی ضروریات کے لئے دہرم کو شاعرانہ خیال میں انسانی شکل میں باندھتے وقت ان نازک خیالیوں کے موجد رشی شاعروں کا خیال قدرتاً رشبھ دیو جی کی

طرف ہی جو پہلے ترتہنکر اور دہرم کو بانی ہوگیا - بیل وہ علامت ہے جسکے دیکھنے سے پرماتما رشبھ دیو کی مورتین جین مت کے مندرون مین دیگر ترتہنکرون کی مورتون سے امتیاز کی جاتی ہین - اور اسلئے یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ قصے کہانیون کی تشبیہی زبان مین بہی بیل کا دہرم کے ساتہہ تعلق پایا جاوے -

جیسا کہ پولس رسول کے کلام سے واضح ہے " اگر مُردے جی نہین اوٹہتے تو عیسیٰ بہی نہین جی اوٹہا ہے " (۱- کرنتہیون باب ۱۵- آیت ۱۶) روحین ہمیشہ روحانی مُردے پن کی حالت سے جی اوٹہتی رہی ہین اور نروان حاصل کرتی رہی ہین لیکن ترتہنکر ہر کال مین صرف ۲۴ ہوتے ہین - وہ تمام جاندارون مین برتر ہوتے ہین اور اپنے پچھلے جنم یا جنمون مین ذیل کے شبھہ گنون مین اپنے کو پوران کرنے کی وجہ سے سب سے زیادہ افضل اور اعلیٰ درجہ پاتے ہین:-

(۱) پورا پورا اچہا اعتقاد -
(۲) سچے اعتقاد - سچے علم و سچے عمل والے راستہ کی اور نیز اُسپر چلنے والونکی عبادت
(۳) برتون کا پالن -
(۴) مطالعہ
(۵) دہرم سے اُنس اور دنیا سے قطع تعلق -
(۶) تیاگ یا دنیوی اشیا سے نفرت -
(۷) ریاضت -
(۸) سادہو سمادہی (اپنی آتما کا دہیان)
(۹) سب جاندارون کی سیوا خاص کر سادہون اور صحیح اعتقاد رکہنے والون کی
(۱۰) ترتہنکر کی اُسکو آورش (نمونہ) مانکر بہگتی -
(۱۱) آچاریہ (سادہون کے رہنما) کی تعظیم و تکریم -

[illegible]

اِلتِجا ہوگئے ہون - اوسکے پاون بھٹی مین تپائے ہوئے خالص پیتل کی طرح چکدار ہوئے ہین - اوسکی آنکھین آگ کے شعلہ کی مانند ہوتی ہین (مکاشفہ باب ۱ - آیات ۱۴ ۱۵) - دیا کی سچی مورت وہ دہرم پرمیون کو سچے دہرم کا اوپدیش نروان حاصل کرنے تک دیتا ہے جب کہ اوسکی روح سے مادہ کے علیحدہ ہوجانے سے وہ پرماتما کا خالص نور عیب - موت - تکلیف اور جہالت سے آزاد اور ہمہ دانی - ضائع نہ ہونے والی خوشی - ہمیشہ کی زندگی - اور کبھی کم نہ ہونے والی قوت سے متصف ہوجاتا ہے - ایسی حالت مین مادہ کے نہ ہونے سے جو آواز کے لئے ضروری ہے بہر شُرتی قایم نہین رہتی ہے - تیرتھنکرون اور دیگر پاک پرماتماون کی جنہوا نے نروان حاصل کیا ہے کسی قسم کی خواہش انسانون سے اپنی پرستش کرانیکی نہین ہوتی ہے - اور نہ وہ قربانی و نثار کے عوض مین کسی قسم کی نعمتون کے عطا کرنے کا وعدہ کرتے ہین - وہ خواہش اور حاجت سے بری ہین - انکے کمالات بیان کے باہر ہین - اونکے اوصاف کو الفاظ ادا نہین کر سکتے - اونکی عبادت بُت پرستی نہین ہے بلکہ آدرش (نمونہ) پرستی ہے - وہ ہمارے لیئے کمالیت کا نمونہ ہین تاکہ ہم اونکی تقلید کرین اور اونکے قدمون پر چلین -

یہ تعریف پرماتما کے گنون کی مذہب کے سائنس کی سیدہی سیدہی زبان مین ہے جو کل سائنیسون سے برتر ہے -

مین خیال کرتا ہون کہ اب آپ کے من مین یہ سوال پیدا ہوگا کہ کیا وجہ ہے کہ متعدد خداؤن کے بابت یہ تعلیم دیگر مذاہب مین نہین ہے - لیکن آپ کو تعجب نہین کرنا چاہیئے اگر اِسکے جواب مین مین آپ کو بتاؤن کہ جس مقام پر آپ کو ڈہونڈہنا چاہیئے تہا اوس مقام پر آپ نے اوسکو نہین ڈہونڈہا بلکہ دراصل یہی کل مذاہب کی سچی بنیاد ہے بجز اون متون کے جو بلا

[illegible]

اعتقاد دونوں کے لحاظ سے بالکل جمع کا پہلو لیئے ہوئے ہے۔ پس اوسپر زیادہ تقریر کرنیکی ضرورت نہین ہے۔ باقیماندہ مذاہب کے بارہ مین الٰہ جو اسلام کے بموجب خدا کا نام ہے اور جو دراصل ال الٰہ ہے واقعی جمع کا صیغہ ہے۔ اِس لفظ کی حسب ذیل پر معنی تشریح (از انسکلوپیڈیا اوف ریلیجن اینڈ ایتھکس جلد ۶۔ صفحہ ۲۴۸) مین مندرج ہے:۔

"لفظ الٰہ جو انجیل کی کتاب ایوب مین مستعمل الواہ (Eloah) کے برابر ہے ........ کی صورت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابتدا مین اور درحقیقت پرانی یہودیون کی زبان مین ال (عبرانی ایل = [illegible]) کی جمع تھی ........ انجیل کا الوہم خود الٰہ کی جمع ہے جسکا پتہ عربی زبان کی حالت ندا یعنی اللّٰہم تھا مین چلتا ہے جس کے سمجھانے مین ماہران عربی کو بڑی دقت پیش آتی ہے"

لفظ God (گوڈ) کی وجہ تسمیہ بالکل صاف نہین ہے لیکن امپیریل ڈکشنری (Imperial Dictionary) کے مطابق قدیم نورس یا آئیس لینڈ کی زبان مین جو سکینڈی نیویا کی زبانون مین سب سے پرانی زبان ہے یہ لفظ بُت پرستون کے خداؤن کے لیئے استعمال ہوتا تھا (جو تذکیر و تانیث سے مبرا اور قریب قریب ہمیشہ جمع مین مستعمل تھا) اور بعد مین خدا کے معنی مین گُڈ (Good) مین مبدل ہوگیا۔ لیکن اگر اس لفظ کی وجہ تسمیہ کا پتہ ٹھیک نہین چلتا ہے تاہم خود انجیل مقدس مین خداؤن کے متعدد ہونیکی بابت کوئی شک و شبہہ باقی نہین چھوڑتی ہے۔ ہم اپنے عہد نامہ کی سب سے پہلی کتاب مین خدا کا ذکر جمع کے صیغہ مین آیا ہے۔

"دیکھو انسان ہم مین سے ایک کی مانند ہوگیا ہے"
(انجیل مقدس کی پیدائش کی کتاب باب ٣- آیت ٢٢)-

اس عبارت کے نیچے جو لکیر کھینچی ہے وہ ضرور میری کھینچی ہوئی ہے لیکن الفاظ میرے نہین ہین- بموجب کتاب پیدائش تیسرا باب آیت پنجم سانپ نے حضرت ہوّا کو ان الفاظ سے ورغلایا کہ "تم مثل خداؤن کے ہوجاؤگے"- زبور ٨٢ چھٹی آیت مین یہہ کہا گیا ہے:-

"مین نے تو کہا ہے کہ تم الٰہہ (خدا) ہو اور تم سب حق تعالےٰ کے فرزند ہو"

یوحنا کے دسوین باب کی ٣٤- ٣٥- اور ٣٦- وین آیتون مین عیسیٰ اس مذکورہ بالا کلام کے متعلق کہتا ہے-

"کیا تمہاری شریعت مین یہہ نہین آیا کہ مین نے کہا کہ تم الٰہہ ہو- جبکہ اوس نے اونہین الٰہہ کہا جن کے پاس خدا کا کلام آیا اور مقدس کتاب کا باطل ہونا ممکن نہین تم اوس شخص سے جسکو باپ نے مقدس کرکے دنیا مین بھیجا ہے یہہ کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے کیونکہ اوس نے کہا کہ مین خدا کا بیٹا ہون"

کتاب خروج کے باب ٢٢ آیت ٢٨ مین بت پرستون کی مذمت کرنا معیوب بتایا ہے وہان کہا ہے:-

"تو خداؤن کو گالی نہین دیگا اور نہ اپنی قوم کے سردار کو بددعا دے گا-"

یہہ ایک مشہور بات ہے کہ پرانے یہودیون کے یہان انسان کی شکل کے دیوتا تیرف ( Teraphim ) کہلاتے تھے ہوتے تھے اور جنکا تذکرہ بیبل

ڈکشنری (Imperial Dictionary) مین اسطور آیا ہے:-
"تیرف ایک گہرستی کا دیوتا یا مورت جسکی یہودی لوگ تعظیم کرتے تھے - تیرف معلوم ہوتا ہے کہ کلاً یا جزاً انسانی شکل کے ہوتے تھے - اونکی تعظیم وتکریم گرہستی کے دیوتاؤنکے طور پر کیجاتی تھی - پرانے عہد نامہ مین اون کا کئی مرتبہ ذکر آیا ہے"

یعقوب کے رشتہ دار لابن کے پاس بھی ایسے دیوتاؤن کی مورتین تھین جنکو یعقوب کی عورت راخل نے چرا لیا (دیکھو انجیل مقدس پیدائش کی کتاب باب ۳۱ - آیت ۱۹) اوسکے بعد خدا لابن کے پاس خواب مین آیا (آیت ۲۴) - لابن نے دوسرے دن یعقوب سے پوچھا کسواسطے تو میرے معبودون کو چرا لایا ہے" (آیت ۳۰) ہوسیع نبی کی کتاب (باب ۳ آیت ۴) مین کہا گیا ہے -

"کیونکہ بنی اسرائیل بہت دن تک بغیر بادشاہ اور بغیر حاکم اور بغیر قربانی اور بغیر بت اور بغیر افود اور بغیر ترافیم کے رہینگے"

لیکن اگر پرانے عہد نامہ کی کتابون مین خداؤن کا حوالہ جمع کے صیغہ مین ایک عام طریقہ پر آیا ہے تو انجیل کے جدید عہد نامہ کی آخری کتاب موسومہ مکاشفہ مین تو خود تیرتہنکرون کا حوالہ آیا ہے اور اونکی تعداد بھی ۲۴ ہی دی گئی ہے مکاشفہ کے چوتھے - پانچوین اور چھٹے باب اس مضمون سے تعلق رکھتے ہین اور قریب قریب اسطور پر ہین:-

باب چہارم: (۱) آسمان مین ایک دروازہ کھولا گیا اور مجھ یوحنا عارف نے ایک آواز سنی کہ یہان اوپر آجا - مین تجھے وہ باتین دکھلاؤنگا جو آئندہ ہونے والی ہین -

(۲) یوحنا فوراً روح مین آگیا اور آسمان مین ایک تخت بچھا ہوا دیکھا اور دیکھا کہ " اوس تخت پر کوئی بیٹھا" تھا۔
(۳) اور اس تخت کے گرد ۲۴ تخت ہین اور اون تختون پر ۲۴ بزرگ سفید پوشاک پہنے ہوئے بیٹھے ہین اور اون کے سرون پر سونے کے تاج ہین "
(۴) " اور اوس تخت مین سے بجلیان اور آوازین اور گرجین پیدا ہوتی ہین اور اوس تخت کے سامنے آگ کے سات چراغ جل رہے ہین۔ یہہ خدا کی سات روحین ہین "
(۵) " اور تخت کے بیچ مین اور تخت کے گردا گرد چار جاندار ہین جن کے آگے پیچھے آنکھین ہی آنکھین ہین "
(۶) پہلا جاندار شیر ببر کے مانند تھا اور دوسرا جاندار بچھڑے کے مانند اور تیسرے جاندار کا چہرہ انسان کا سا تھا اور چوتھا جاندار اوڑتے ہوئے عقاب کے مانند تھا۔
(۷) ان جانداروں مین سے ہر ایک جاندار کے چھہ چھہ پر ہین جنمین آنکھین ہی آنکھین ہین۔ اور وہ دن رات کبھی خاموش نہین ہوتے ہین بلکہ برابر یہہ کہتے رہتے ہین " قدوس۔ قدوس۔ قدوس۔ خداوند خدا قادر مطلق جو تھا اور جو ہے اور جو آنے والا ہے "
(۸) " اور جب وہ جاندار اوسکی تمجید اور عزت اور شکر گذاری کرتے ہین جو تخت پر بیٹھا ہے اور جو ابدالآباد زندہ رہےگا "

[illegible]
[illegible] (٥)
[illegible]
[illegible] (٦)
[illegible]
[illegible] (٧)
[illegible]
[illegible]
[illegible] (٨)
[illegible]
[illegible]
[illegible] (٩)

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible] (١٠)
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (١١)

اسکی ساتون مہرون کے کہولنے کے لیے غالب آیا ہے"

(۶) "اور مین نے اوس تخت اور چارون جاندارون اور

اُن بزرگون کے بیچ ایک برّہ کہڑا دیکہا"

(۷) "اوس نے آکر تخت پر بیٹھے ہوئے کے داہنے ہاتہہ سے

اوس کتاب کو لے لیا"

(۸-۱۴) برّے کو اب خوشی اور دعا اور برکت کے ساتہہ

تمام مجمع بشمول ۲۴ بزرگون اور چار جاندارون کے مبارکبادی

دیتا ہے اور ہر جاندار اوسکے لئے برکت اور عزّت اور جلال

اور طاقت کا خواہشمند ہوتا ہے -

## باب ششم

برّا اب اوس کتاب کی مہرین کہولتا ہے جو اندر اور پیچھے کیطرف

لکہی ہوئی ہے اور جسپر سات مہرین لگی ہوئی ہین اور جو اوس نے

اوسکے داہنے ہاتہہ سے لی ہے جو تخت پر بیٹھا ہے -

یہہ مشرّح بیان اون واقعات کا ہے "جو آئیندہ ہونے والے ہین" جنکو

عارف یوحنا نے اپنی کتاب مکاشفہ مین درج کیا ہے - لیکن یہہ نہین خیال کرنا چاہئے

کہ یوحنا بیان ایک آئیندہ آنے والی قیامت کے دن ہونے والے ناٹک کے

کسی سین کا تذکرہ کر رہا ہے - اوسکا ایسا کرنا ہمارے کس کام کا ہوگا -؟ مکاشفہ کی غرض

ہمکو پردہ مین ڈالنے کی نہین تہی بلکہ یہہ تہی کہ اوس پردہ کو جو اُس خفیہ کارروائی پر

پڑا ہوا تہا جسکو مسٹریز ( Mysteries ) یعنے رموز کہتے تہے

قدرے اٹہا دے تاکہ وہ تعلیم جو پوشیدہ طور پر مختلف رموز خانون

( Logos ) مین دیجاتی تہی کچہہ سمجہہ مین آسکے -

یہہ قصہ برتے کے اسرار ہستی مین زندگی کے شاہی دربار مین ۲۴
ترہتھنکرے بہگوانون یا ہمہ دان مرشدون کی موجودگی مین جو سفید جامہ پہنے ہین اور
سر پر سونے کے تاج رکہے ہوے تخت نشین مین داخل ہونے کا احوال ہے۔
تخت پر جو ایک بیٹھا ہے وہ خود حیات ہے جسکے بغیر نہ دربار ممکن ہے نہ
کسی نجات کے متلاشی کا وجود نہ اسرار الہی مین داخل ہونا اور نہ پرماتما پن۔
رعد اور برق زندگی کی بیقراری (یعنی خود اختیاری حرکت) کی علامات ہین چونکہ
بے جان چیزین خود حرکت نہین کرتی ہین۔ وہ چار جانور جن کے دونون طرف آنکہین
ہین وہ چار قسم کے جاندار ہین یعنی وہ جن کے اجسام چار مختلف عناصر کے بنے
ہوئے ہین یعنے ہوا۔ آگ۔ پانی اور مٹی کے جسم والے۔ آنکہین گیان یا مشاہدہ کا
حوالہ دیتی ہین جو حیات کا فعل ہے اور مختلف قسم کے جانور مادہ کے مختلف عناصر
ہین (ملاحظہ ہو The Key of Knowledge ) - ان جانداروں کے
چہہ چہہ پر اَوسرپنی اور اُتسرپنی کالون کے چہہ چہہ حصون کی طرف اشارہ
کرتے ہین جن مین چارون قسم کے جیو آواگون کا دکہہ سکہہ زمانہ کے تغیرات کے
مطابق بہوگتے ہین۔ تخت کے سامنے کے ہفت لیمپ سات قسم
کے تپ ہین جنکی تشبیہ ہندو استعارہ مین اگنی کی سات زبانون سے
دی گئی ہے۔ اور بڑا اعلی حلیمی یا انکساری کی علامت ہے جس کو
روح (افسانہ کی زبان مین عیسی) کو قبل اسکے کہ وہ زندگی کے
ہاتہون سے اندر اور پیچہے کی طرف لکہی ہوئی کتاب پانے کا مستحق
ہوسکے حاصل کرنا ہوتا ہے۔ جو پارٹ ( Tarot )
کر ۲۴ بزرگون کو دیا گیا ہے وہ حیات اور اُسکے اعلی ترین جوہر،
ظہورون یعنی ترہتھنکرون پر محمول ہے۔ تخت نشین ایک کی

[illegible] اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ حیات جو سب آتماؤن مین پائی جاتی ہو
خود اپنی صفات مین پرماتما ہے - پس جبکہ پرماتما پن زندگی کی ہی صفت ہو
تو تھنکر وہ مرشد ہین جنکی تعلیم سے اس پرماتما پن کا اظہار پورے طور سے
ہوتا ہے - کیونکہ انہون نے خود کمالیت کے اعلیٰ ترین درجہ کو حاصل کیا ہے -
اس لیئے تو تھنکر سب سے زیادہ تعظیم کے قابل اور پوجیہ گرو ہے وہ پتا (باپ)
یا آسمانی باپ کہلاتا ہے اسلیئے نہین کہ وہ کسی چیز یا جاندار کا بنانے والا ہے بلکہ
اوسی بنا پر جس پر معمولی پروہت وگرو باپ کہلاتے ہین - بپتسمہ یا دوبارہ جنم کا
مسئلہ جو بہت سے ہندوستانی مذاہب اور عیسائیون کے مت مین پایا جاتا ہے
گرو کے پتا (باپ) کہلانے کی بنیاد ہے جیسے دی کی اوف نولیج (باب ششم)
بیان کیا گیا ہے:-

"حال کے خالق پرستون کو اس امر کے معلوم کرنے سے کچھ کم تعجب
نہ ہوگا کہ انکی خدا کو خالق ماننے کی غلطی انجام کار دوبارہ جنم سے
شروع ہوتی ہے جو ........ بپتسمہ کے اصول پر مبنی ہے یعنے
روح کے اسرار الٰہی مین داخل ہونے پر - اگر خالق پرست اس
معاملہ پر ذرا غور کرین گے تو اونکو فوراً معلوم ہو جائیگا کہ پادریون کا

ط مکاشفہ (باب ۵ آیت ۸) مین کہی ہوئی برے کی پرستش کا مطلب اس طور پر ایک دنیا کے نجات دینے والے مسیح یعنی تو تھنکر کی پرستش سے ہے - پرستش کی غرض کسی خاص دیوتا یا انسان کے پوجنے سے نہین ہے بلکہ روحانی صفات کے کامل ظہور کی پرستش سے ہے - کیونکہ عقلمند آدمی کسی شخص کی پرستش نہین کرتے کہ اوسکے دسترخوان سے نعمتین پاوین بلکہ اوس اعلیٰ ترین حالت یعنی پرماتما پن (خدا) کے اوصاف کی پرستش کرتے ہین جنکو وہ خود اپنی ذات مین نمایان کرنا چاہتے ہین -

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انسان کو موکش دلانے کے لئے سب مذہبی ضروریات کا اختتام ہیں ؟

پس روح کے لئے اصلی خدا خود حیات ہی ہے یعنے خود جوہر روح ہے جو
اسکے پرماتماپن کا مادّی سبب (او پادان کارن) ہے - یہ پرماتماپن ایسے شخص
کی تعلیم سے حاصل ہوتا ہے جس نے اسکو خود حاصل کیا ہو یعنے ترتھنکر کی تعلیم سے
جو باہری رہبر یا خدا ہے - یہ کہنا بمنزلہ اسکے ہے کہ ہر روح کے لئے صرف ایک
اصلی خدا ہے یعنے خود اسکی ذات جو خاصیت مین مثل اور دیگر مکت یا سنساری
(غیر مکت) ارواح کے ہے مگر اپنی ذات مین ان سے بالکل علیٰحدہ ہے - اس خدا کو
اسلئے مناسب ہے کہ وہ اپنی پوری طاقت سے پکڑے - یہی بنیاد ہے جسپر خدا کی
وحدانیت قایم ہے - اور انسان کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ اس خدا کے ساتھ کسی
دوسرے کو شریک نہ کرے - اگر آپ اسپر غور کرین گے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا
کہ پرماتماپن حیات ابدی - آنند اور کمالیت کے دیگر اوصاف کا عطا کرنیوالا
خود روح کے سوا اور کوئی نہین ہے کیونکہ یہ اوصاف روح کے جوہر مین قدرتی
طور سے موجود ہین اور کسی دوسرے سے نہین مل سکتے ہین - اسوجہ سے اصلی
خدا کی وحدانیت پر زور دیا گیا ہے جیسا کہ قرآن شریف (باب ۲۲)
مین بتایا گیا ہے - جو کوئی خدا کے ساتھ دوسرے کو شریک کرتا ہے وہ ایسا ہے
جیسے کوئی آسمان سے گر پڑے - علاوہ اس اصلی خدا کے دو قسم کے اور خدا ہین
جنکی دنیا مین پرستش مروج ہے یعنے ایک تو وہ اصلی مرشد یا ترتھنکر جو ہمارے
لئے کمالیت کا آدرش (نمونہ) ہین جنکے قدمون پر چلکر ہم بھی اونکی طرح پرماتما ہو سکتے
ہین اور دوسرے قصے کہانیون کے قیاسی دیوتا جو حیات کی مختلف صورتون اور
دیگر اقتباسون کے روپک ہین - وہ انسانی خیال سے پیدا ہونے والے دیوی
دیوتاؤن کی عبادت ہے جس کی ممانعت کی گئی ہے اور جو تمام اقسام کی غلطیون

[illegible] اور توہمات کا باعث ہے۔

ہم آئندہ کے لکچر مین عبادت کے مناسب طریق پر غور کرینگے۔ لیکن اس لکچر کو ختم کرنیکے پہلے مین آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلاؤنگا کہ پارسیون کے مذہب مین بھی اہورامزدہ کا خیال جمع کے معنی مین ہے۔ ہوگ ( Haug ) صاحب لفظ اہورا و ہنو ( Ahuraonho ) کے تعلق مین بتاتے ہین کہ

"اس سے ۔۔۔۔۔۔ ہم صاف طور سے دیکھ سکتے ہین کہ اہورا کوئی خطاب خدا کا نہین ہے بلکہ انسان کے لیئے بھی وہ مستعمل ہوتا ہے"

یاسنا ۲۸ (آیت ۹) مین کہا ہے:۔

"اے اہورا ان نعمتون کے ساتھ ہم تمہارے غضب کو کبھی نہ بھڑکائین اور مزدہ اور راست اور اعلیٰ خیال ۔۔۔۔۔۔ تم وہ ہو جو خواہشات کے پورا کرنے اور برکت دینے مین سب سے زبردست ہو"

(Early Zoroastrianism صفحہ ۳۴۴)

یہی خیال یاسنا ۱۵ (آیت ۲۰) مین بھی پایا جاتا ہے جو حسب ذیل ہے:۔

"تم اپنی برکتین ہمکو دوگے۔ تم سب کہ جو مرضی مین ایک ہو جن کے ساتھ سچا اچھا خیال راستبازی و مزدہ ایک ہین وعدہ کے مطابق اپنی مدد دیتے ہو جب تمہاری عبادت تعظیم کے ساتھ کیجائے"

پارسی مت مین یہ بھی تعلیم ہے کہ اُسکے پہلے بھی سچے مذاہب تھے جو قابل پرستش تھے۔ یاسنا ۱۶ (آیت ۳) مین آیا ہے (ایس۔ بی۔ ای جلد ۳۱ صفحات ۲۵۶-۲۵۵):

"اور ہم دنیا کے سابق مذاہب کی پرستش کرتے ہین جو راستبازی سکھاتے ہین"

جو اور بھی زیادہ تعجب خیز بات ہے وہ یہ ہے کہ ایزدادن کی تعداد

ٹھیک ٹھیک ۲۴ بتائی گئی ہے (دیکھو Zaroastrianism
صفحات ۲۰۴ و ز ان بعد) -
بدھ مت کی طرف رجوع ہونے پر سابق بدھاؤں کی تعداد بھی ۲۴ ہی پائی جاتی ہے -
نیز بی لونیا کے کاؤنسلر خداوندوں ( Counseller Gods )
کی تعداد بھی ہمیں روبرٹس صاحب کی دلچسپ کتاب موسومہ بہ بیگنن کرالسٹیر
(دیکھو صفحہ ۱۷۹) سے معلوم ہوتا ہے ۲۴ تھی - لیکن چونکہ ہمکو انکی بابت بہت کم
واقفیت ہے اسلیئے کوئی یقینی نتیجہ ادھر یا ادھر اس تعداد سے نہیں نکالا
جا سکتا ہے -

ع مقابلہ کے لیئے ذیل کا مضمون غور طلب ہے:

"......... تو [آدانسان] وہان بلندی پر پہونچے ........
فرشدہ کے بنائے ہوئے راستہ پر چلکر - ان راستوں پر چلکر جنکو خداؤں نے
بنایا ہے - پانی کے اس راستہ پر جسکو انہوں نے کھولا ہے" (وندیداد
فرگرد ۲۱-۳ ج دایس-بی-ای جلد ۴ صفحہ ۲۲۷) -

یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ لفظ ترتھنکر کے استخراجی معنی سمندر (بھاں سنسار
ساگر = آواگون) کے پار یا باب راستہ بتانے والے کے ہیں -

# آٹھوان لکچر

## عبادت

آج کے لکچر مین ہم عبادت کے مختلف طریقون پر جو انسانون مین مروج ہین غور کرینگے - وہ ذیل کے اقسام کے ہین: -

(۱) دعا -
(۲) قربانی -
(۳) حج -
(۴) تصور
(۵) پاکیزگی -
(۶) تپشیا یا ریاضت -

ان مین سے ہم ہر ایک پر علیحدہ علیحدہ بچار کرینگے تاکہ انکا اصل مطلب معلوم ہو ہم سب سے پہلے دعا پر غور کرینگے جسکی مراد عوام کے عقیدہ کے مطابق کسی خدا یا دیوتا سے بخششون اور نعمتون کے حصول کے لیئے ملتجی ہونا ہے - یہ ظاہر ہے کہ کائنات قدرت مین کہین کوئی دعا کا محکمہ نہین ہو سکتا ہے - حال کی جنگ یورپ کے دلخراش واقعات اس امر کو پورے طور سے ثابت کرتے ہین کہ بہو کے مصیبت زدہ و شکستہ دل انسانون کے رونے و چلانے کا سننے والا کوئی نہ تہا - ہر فرقہ کے لوگون نے جنکے مذاہب مین دعا مانگنا سکہایا گیا ہے روزانہ برسون دعائین مانگین - مگر بے سود - اور آج بہی ہم اس جنگ سے پیدا ہونے والی خوفناک خرابیون سے پریشان ہین -

اگر یہی نتیجہ دعا کا ہے تو یقیناً وہ محض ایک تماشہ ہے۔ لیکن اصلیت یہ ہے کہ دعا کا اصل منشا کبھی ایسا نہ تھا دعا کے حسب ذیل جزو ہیں:۔

(۱) کس سے مانگے۔

(۲) کون مانگے۔

(۳) کس چیز کو مانگے۔

(۴) کیسے مانگے۔

ان میں سے پہلے امر کی بابت ہم یہ دیکھ چکے ہیں کہ تہ تہنکر بھگوان صرف کامل مرشد ہیں وہ نہ نعمتوں کو دیتے ہیں اور نہ دعا کو قبول کرتے ہیں جبکہ بہتوں کی (قصے کہانیوں والے مذاہب) کے دیوتا محض خیالی مخلوق ہیں۔ پس سوائے اندرونی خدا کے اور کوئی دعا کا قبول کرنے والا نہیں ہے۔ اور درا صل یہی اندرونی خدا ہے جو واقعی ہماری دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے کیونکہ حیات کا یہ قاعدہ ہے کہ وہ اپنے عقائد سے موثر ہوتی ہے حتیٰ کہ جیسا وہ یقین کرتی ہے ویسا ہی ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یسوع نے یہ فرمایا ہے:۔

"اس لیئے میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کچھ تم دعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تم کو ملگیا اور تم کو ملیگا" (مرقس کی انجیل باب ۱۱ آیت ۲۴)

اعتقاد کا انش (جزو) جو بیرونی خدا کے تعلق میں بالکل نا مناسب ہے اندرونی پرماتما کے لیئے جو آتم گیان (روح کے علم) سے زندہ نور ہو جاتا ہے پورے طور پر مناسبت رکھتا ہے۔ اسلیئے جسقدر زیادہ انسان اس اندرونی پرماتما کا سہارا پکڑتا ہے اوتنا ہی زیادہ الٰہی صفات کا اظہار اوسکی ذات میں ہوتا ہے اور کشف و کرامات بھی اسیقدر ہونے لگتے ہیں۔ چنانچہ یسوع اپنے معجزون کے بارہ میں کہتا ہے:۔

"مین تم سے سچ سچ کہتا ہون کہ جو شخص مجہپر ایمان رکہتا ہے
یہ کام جو مین کرتا ہون وہ بہی کریگا بلکہ اِنسے بہی بڑے کام وہ کریگا
کیونکہ مین اپنے باپ کے پاس جاتا ہون" یوحنا کی انجیل
باب ۱۴-آیت ۱۲)۔

روزہ اور دعا سے روحانی قوت بڑہتی ہے جیسا یسوع نے اپنے شاگردون کو اونکا اپنی ناکامیابی کا سبب دریافت کرنے پر جب وہ ایک ناپاک روح کو نکالنے مین ناکامیاب ہوئے تہے بتایا۔

"یہ قسم دعا اور روزہ کے سوا کسی اور طرح نہین نکل سکتی"
(مرقس کی انجیل باب ۹ آیت ۲۹)۔

لیکن ان متفرق مضامین مین سب سے زیادہ پرمعنی وہ نتیجے عیسیٰ کی معجزہ کرنیکی قوت اور اس کے وطن کے تعلق مین مرقس کی انجیل کے چہٹے باب کی پانچوین وچہٹی آیات مین درج ہے:۔

"اور وہ کوئی معجزہ وہان نہ دکہا سکا سوا اسکے کہ تہوڑے سے
بیمارون پر ہاتہہ رکہہ کر انہین اچہا کردیا۔
"اور اُسنے اُنکی بداعتقادی پہ تعجب کیا"

بیمارون کو اچہا کرتے وقت یسوع اونسے ضرور پوچہہ لیا کرتا تہا کہ آیا اونکو اعتقاد ہے یا نہین اور اچہا کرنے کے بعد اونکو ہمیشہ یہ بتادیا کرتا تہا کہ اونکے اعتقاد ہی نے اونکو اچہا کیا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ معجزے و کرامات کا ایک قانون یا قاعدہ ہے جو معجزہ کرنے والے کی ذات یا اسکے مرتبہ سے کوئی تعلق نہین رکہتا ہے۔ یہ بلاشک کبہی کبہی ہوجاتا ہے کہ ہم جس چیز کے لیے دعا مانگتے ہین وہ حاصل ہوجاتی ہے لیکن یہ انسانون کے کسی خاص گروہ

[illegible]

دل مین جگہ نہ دی"

پھر بھی کہا ہے (دیکھو حوالہ سابق باب ۱۵ - آیت ۲۹) :-

"خداوند بدون سے دور ہے پر وہ راستبازون کی دعا سنتا ہے"

بد آدمی کی آنکھین باہر خواہشات اور شہوتون کی دنیا کی طرف لگی ہوئی ہین جبکہ حیات کی اقلیم اندر کی طرف واقع ہے - برعکس اسکے راستباز آدمی راستی کے فعل کا کرنے والا ہے اور راستی کا فعل پرماتما کی مرضی ہے یعنے وہ فعل ہے جو حیات کو پسندیدہ ہے - اسلئے خداوند بدکردار سے دور ہے اور راستباز کی دعا کو سنتا ہے - پس ہر وہ شخص جو حیات سے دعا مانگے اوس کے لیئے ضروری ہے وہ صحیح اعتقاد رکھتا ہو یعنے اوسکو حیات کے پرماتما ہونے کا یقین ہو کیونکہ یہ کہا گیا ہے (دیکھو کتاب امثال باب ۲۸ - آیت ۹) :-

"وہ جو اپنے کان کو پھیر لیتا ہے کہ شریعت کو نہ سنے اسکی دعا
بھی نفرت انگیز ہوگی"

دعا مانگنے والے کو ہنسا (جاندارون کے مارنے یا ایذا پہونچانے) سے پاک ہونا چاہیئے کیونکہ انجیل مین لکھا ہے (دیکھو یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۱ آیت ۱۵)

"جب تم اپنے ہاتھ پھیلاؤگے تو مین اپنی آنکھین بند کر لونگا
ہان جب تم دعا پر دعا مانگوگے تو مین نہ سنونگا - تمہارے ہاتھ
تو لہو سے بھرے ہین"

سچا اعتقاد سچا علم و سچا عمل تب دعا کے لیئے ضروری ہین اور لوگونکا دعا مانگنا بیسود ہے

تیسرا امر یہ ہے کہ دعا مین کیا مانگے - اسکا قریب قریب جواب دوسرے امر کے سلسلہ مین دیدیا گیا - کوئی چیز شریعت (دہرم) کے خلاف نہ ہونی چاہیئے اور نہ سچے اعتقاد کی مخالف - سچے اعتقاد والون کو صرف اپنے

"آسمانی باپ" (دیکھو لوقا کی انجیل باب ۲- آیت ۴۹) کے کام کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے - صرف یہی ایک چیز ہے جو ہم حیات سے مانگ سکتے ہین - دولت اولاد - دنیاوی جاہ و جلال یا دشمنون کی تباہی کے لیئے دعا مانگنا منع ہے - ان سے برے کرمون کا بندھن ہوتا ہے اور یہ ہمکو حق سے دور کرنے والے ہین - ذیل کے انجیل کے کلام سے بھی جو یسوع کو منسوب کیا گیا ہے یہی نتیجہ نکلتا ہے -

"کوئی آدمی دو مالکون کی خدمت نہین کرسکتا کیونکہ یا تو وہ ایک سے عداوت رکھیگا اور دوسرے سے محبت - یا ایک سے ملا رہیگا اور دوسرے کو ناچیز جانیگا - تم خدا اور زر دونون کی خدمت نہین کرسکتے "اس لیئے مین تمسے کہتا ہون کہ نہ اپنی جان کے لیئے فکر کرو کہ ہم کیا کھاوین یا کیا پیوین - نہ اپنے بدن کے لیئے کہ ہم کیا پہنین کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بہتر نہین ہے"

(متی کی انجیل باب ۶- آیات ۲۴ و ۲۵) -

یسوع کی سکھلائی ہوئی دعا کا مضمون نہایت پُرمعنی ہے - وہ اسطور سے ہے (دیکھو متی کی انجیل باب ۶- آیات ۹ لغایت ۱۳) :-

"اے ہمارے باپ تو جو آسمان مین ہے - تیرا نام پاک مانا جاوے - تیری بادشاہت آوے - تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو - ہماری روز کی روٹی آج ہمین دے - اور جسطرح ہمنے اپنے قرضدارونکو بخش دیا ہے تو بھی ہمارے قرض ہمین بخش دے - اور ہمین آزمائش مین نہ پڑنے دے بلکہ برائی سے بچا کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ابد تک تیرا ہے - آمین!"

یقیناً یہ دعا نہین ہے بلکہ حسب ذیل امور کا اجتماع ہے (۱) حیات کی ثنا (۲) اوسکی

بادشاہت کے آنے کی امید اور ایک نئی ترتیب کی آرزو جس میں حیات کی ترقی کا زمین پر اسی طرح ہونا مفہوم ہے جیسے کہ وہ آسمان پر ہوتی ہے (۳) روزانہ پیٹ بھرنے کے لیے روٹی کی خواہش یعنی اصل ذاتی دولت و املاک کا دل سے ترک کرنا (۴) گناہوں سے توبہ اور (۵) آئندہ کے لیے گناہوں کا خوف اور برائی سے رہائی کی تمنا۔

یسوع کی بتائی ہوئی دعا کا ایسا مطلب ہے۔ لیکن یہ تو محض جین سامایک کا فوٹو ہے جسکو پرماتما مہابیر نے روزانہ دہیان کے لیئے قریب دو ہزار چھ سو برس ہوئے اپنے سامعین کو سکھایا تھا۔ سامایک کے انگ (اعضاء) بموجب جین شاستروں کے حسب ذیل ہیں۔

(۱) گذشتہ گناہوں کا پچھتاوا۔
(۲) آئندہ گناہوں سے بچنے کا مصمم ارادہ۔
(۳) ذاتی رغبتوں و نفرتوں کا تیاگ۔
(۴) ترتہنکروں کی جو ہمارے لیئے کمالیت کا آدرش (نمونہ) ہیں بلحاظ ان کی الٰہی صفات کے ثناء۔
(۵) کسی مخصوص ترتہنکر کی حمد جسکا جیون چارتر ہمارے جیون کو پوتر بنانے کا ذریعہ ہے کیونکہ وہ خود گنہگاری کی حالت سے پرماتما پن کے اعلیٰ ترین رتبہ کو پہونچا ہے۔
(۶) جسم سے من کو ہٹانا اور اوسکو روح میں لگانا۔

ان میں سے پہلے دو انگ تو گناہ کو کاٹنے والے ہیں۔ تیسرا طبیعت سے جذبہ و جوش کو دور کرتا ہے جو ہمارا دل کے اوپر اس خیال کو نقش کرتا ہے کہ آتما ہی پرماتما ہے اور بلندی ہے اوس اعلیٰ سکھر کو ظاہر کرتا ہے جہاں

[illegible] -

[illegible] -

[illegible] -

[illegible] -

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] -
[illegible]
[illegible]

[illegible] -

- [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] :-

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تیری عظمت بہت بڑی ہے۔
سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے۔
"میں اللہ کی بارگاہ میں شیطان ملعون سے پناہ مانگتا ہون۔
(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحیم ہے۔
تعریف اللہ ہی کو زیبا ہے جو تمام جہان کا رب نہایت
مہربان اور بڑا رحم والا۔
مالک ہے روز جزا کا۔
یا اللہ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہین اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہین۔
دکھا ہمکو سیدھا راستہ۔۔ اون لوگون کا راستہ جنپر تو نے فضل فرمایا ہے۔
جو نہ وہ ہین جنپر تو غصہ ہوا ہے اور نہ بھٹکنے والے ہین۔ آمین۔
" کہدو کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اوس
سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی
اوسکے برابر ہے۔
" اللہ بڑا ہے۔ مین اپنے اعلیٰ رب کی پاکی کی ثنار کرتا ہون
مین اپنے اعلیٰ رب کی پاکی کی ثنار کرتا ہون۔ مین اپنے اعلیٰ
رب کی پاکی کی ثنار کرتا ہون۔
" اللہ اوس کو سنتا ہے جو اسکی تعریف کرتا ہے۔
اے میرے خدا تعریف تیرے لئے ہے۔ اللہ بڑا ہے۔
مین اپنے اعلیٰ رب کی پاکی کی ثناء کرتا ہون۔
مین اپنے اعلیٰ رب کی پاکی کی ثناء کرتا ہون۔ مین اپنے اعلیٰ
رب کی پاکی کی ثناء کرتا ہون۔ اللہ بڑا ہے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
([illegible]) ———
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بدھ مذہب کی دعا بھی اسی طور پر ایک قسم کے اظہار اور ایک قسم کے اندرونی احساس کا مرکب ہے جس میں اظہار اعتقاد کا ہے اور احساس مقصد اور سرگرمی کا ہے۔ اعتقاد کے اظہار کے لحاظ سے بدھ مذہب کی دعا میں بدھ کی بندگی اوسکے پیچھے مارگ اور سنگ کی تعظیم زیادہ تر عبادت اور عظمت دینے کے طور پر ہوتی ہے جو عقائد ایمان کو بھی ساتھ ہی ساتھ ظاہر کرتی ہے۔ اور مقصد اصلی کے احساس کے معنی میں وہ اخلاقی کمزوریوں کے دور کرنیکے لیئے کوشش کے مصمم ارادہ یا عہد کی شکل کو اختیار کرتی ہے (دیکھو ای۔ آر۔ ای جلد ۱۔ صفحہ ۱۶۷)۔

اس کے مقابلہ میں ہندو گائیتری ایک بہت سادہ چیز ہے:۔

"ہم دھیان کرتے ہیں اوس آسمانی زندہ کرنے والے (سورج) کے جلال پر۔ وہ ہماری سمجھ کو کھولے"

یہ دعا سورج سے روشنی اور علم کے لیئے مانگی جاتی ہے۔ اور سورج کی عبادت کا مفہوم اپنی ہی آتما (روح) کی عبادت کا ہے کیونکہ میترایَن اُپنشد میں ایسا لکھا ہے کہ

"سورج بیرونی آتما ہے اور پران (حیات) اندرونی آتما ہے۔ ایک کے کام کی دوسرے کے کام سے مطابقت مانی گئی ہے۔ اس لیئے سورج پرش اوم ([illegible]) کے بچار کر اور اوسکو آتما سے منسوب کرے" (بی۔ ایچ۔ بی جلد ۱ صفحہ ۳۷۴)۔

پارسیوں کی دعا کا ذکر پہلے لکچر میں آچکا ہے۔ اوسکا ترجمہ حسب ذیل ہے:

"چونکہ اہو (آسمانی رب) کا انتخاب ہونا ہے۔ اس لیئے رتو (دنیاوی [illegible]) [illegible] کی [illegible] لیاقت سے

کی طرح ہمیشہ ایسے بنے رہین گویا وہ وہان نقش ہو گئے ہون یا جوڑ دیئے گئے ہون قائم ہو گئے ہون کیل دیئے گئے ہون یا جڑ دیئے گئے ہون۔!

۵ - ہے ناتھ - اگر ادہر ادہر پھرتے ہین مین نے کسی ایک یا زیادہ اندریون والے ذی روح کو چوٹ پہونچائی ہو کاٹ ڈالا ہو یا کچل دیا ہو یا الگ یا ہو تو وہ برا کام میرا جھوٹا کیا جاوے۔!

۶ - ہے پربھو - اگر موکش کا مارگ چھوڑ کر مین نے کام کے بس مین ہو کر بے اپنے چارتر کو بھنگ کیا ہو تو ایسی میری خطائین باطل ہون۔!

۷ - من سے بچن سے یا شریر سے یا کام کے بس کیئے ہوئے اوس پاپ کو جس سے سنسار کی سب برائیان پیدا ہوتی ہین مین آتم گیان پشیمانی اور اپنے کو لعنت ملامت کرنے سے اسی طرح ناش کرتا ہون جس طرح کوئی عقلمند آدمی منتر دن کے زور سے سانپ کا زہر اوتارتا ہے۔!

۸ - ہے جن - جہالت مین پڑ کر جو کچھ مین نے اتی کرم - ویتی کرم - اتی چار یا اناچار کیا ہے اوس سے مین پاکیزگی کے ذریعہ آزاد ہوتا ہون۔!

۹ - [redacted] کو اتی کرم کہتے ہین شیل برتون کے توڑنے کو ویتی کرم کہتے ہین - لذات دنیا مین پھنسنے کو اتی چار کہتے ہین اور اون مین بالکل لپٹ ہو جانے کو اناچار کہتے ہین۔

۱۰ - ہے سرسوتی دیبی - اگر مین نے کوئی ایسی بات کہی ہو جس مین مطلب ماترا لفظ یا کلام کا نقص ہو تو مجھے معاف کر اور مجھے پورا گیان دے۔

۱۱ - ہے [جن بانی] دیوی ستم چنتامنی کی طرح خواہشات کو پورا کرنے والی ہو اس مین تمہاری پوجا کر کے دانش من بہ قابو خیال کی پاکیزگی - آتم سر دشٹی کی پراپتی اور ہمیشہ کی کامل خوشی حاصل کرون۔!

۱۲-جسکی یادسب ساد ہون کے گروکرتے ہین -جسکی بہگتی سب راجہ مہاراجہ کیا
کرتے ہین -وید پوران اور شاستر جس کے گن گایا کرتے ہین وہ دیون کا دیو میری دل مین باس کرے!

۱۳-جس کا سوبہاؤ گیان اور سکہہ ہے -جو دنیا کے سب دوشون سے دور ہے - جو
سمادہی مین جانا جاتا ہے اور جو پرماتما کہلاتا ہے ایسا دیون کا دیو میری دل مین باس کرے!

۱۴-جو دنیا کے سب دکہون کو دور کرتا ہے -جو سب باطنی احوال کو جانتا ہے اور جس کو
یوگی تپسوی دیکہہ سکتے ہین ایسا دیون کا دیو میرے دل مین باس کرے -!

۱۵-جسنے مکتی کا مارگ دکہلایا ہے -جو جنم مرن سے جو گناہ سے ہوتے ہین آزاد ہے -
جو تینون لوکون کو دیکہتا ہے اور جو بے جسم اور بے عیب ہے ایسا دیون کا دیو میری دل مین
باس کرے -!

۱۶-جس مین رغبت و نفرت وغیرہ نہین ہین جن مین سب مجسم ہستیان ہنسی ہوئی ہین
جس کے گیان کا اندازہ نہین ہو سکتا ہے او جو بغیر اندریون کے ہے -ایسا دیون کا دیو
میرے دل مین باس کرے -!

۱۷-جو تمام جیون فائدہ کا کارن ہونیکے باعث سب جگہہ موجود ہے -جو کامل ہے -
ہمہ دان ہے -جس نے سب کرمون کو ناش کر ڈالا ہے اور جس کا دہیان کرنے سے
سب آفات ٹل جاتے ہین -ایسا دیون کا دیو میرے دل مین باس کرے -!

۱۸-مین اوس پرم دیو کی پناہ لیتا ہون جسکو کرمون کا میل کسی طور سے چہو نہین سکتا ہے
جیسے تاریکی کا جہنڈ آفتاب کو نہین چہو سکتا ہے -جو بے عیب ہے امر ہے اور ایک ہے
اور اٹیک ہے!

۱۹-مین اوس پرم دیو کی پناہ لیتا ہون جو اپنی آتما مین قائم ہوا گیان کا پرکاش کرتا ہے
اور عالم کو اسطور پہ روشن کرتا ہے کہ آفتاب نہین کر سکتا -!

۲۰-مین اوس پرم دیو کی پناہ لیتا ہون جسکے دیکہنے سے سارا سنسار صاف طور سے دکہائی

دینے لگتا ہے - جو پوتر - مبارک - شانت اور بغیر ابتدا اور انتہا کے ہے -

۲۱ - مین اوس پرم دیو کی پناہ لیتا ہون جسنے خواہش - غرور - غفلت - تکلیف - خود بینی -
غم اور فکر کو ایسے جلا دیا ہے جیسے کوئی جنگل آگ سے جلجاوے - !

۲۲ - دہیان کرنیکے لیئے بہتر - گہاس - یا لکڑی یا مٹی کی چوکی ضروری نہین ہے عقلمند وہی ہے جو
آتما خود پوتر آسن ہے جسنے اپنے دشمنون یعنے خواہشات و جذبون کو مغلوب کر لیا ہے - !

۲۳ - اے دوست آتم دہیان کے لیئے نہ کسی آسن کی نہ لوک پوجا کی اور نہ مجموعہ
عبادات کی ضرورت ہے - اپنے دل سے باہری چیزون کی خواہشات کو نکال دے
اور ہمہ وقت اپنے ہی تصور مین مشغول رہ - !

۲۴ - کوئی بیرونی شئے میری نہین ہے - مین کبھی اونکا نہ ہون گا ایسا بچار کر اور بیرونی
چیزون سے قطع تعلق کر - اور اے دوست اگر تو نجات کا متلاشی ہے تو اپنے
آپ ہی مین قایم رہ - !

۲۵ - تو جو اپنے کو اپنی آتما مین دیکھتا ہے پاک ہے اور درشن اور گیان مجسم ہے -
جو سادہو من کو ایکسو کرتا ہے وہ سمادہی کو پراپت ہوتا ہے خواہ وہ کہین ہو - !

۲۶ - میری آتما ہمیشہ سوبہاؤ سے ایک - نیتہ - پاک اور ہمہ دان ہے - باقی سب
چیزین میرے باہر ہین - فانی ہین اور کرمون سے پیدا ہوئی ہین - !

۲۷ - جو خود اپنے جسم ہی سے یگانہ نہین ہے اوسکا رشتہ لڑکے بیوی یا دوستون سے
کیسے ہو سکتا ہے - اگر جسم کی کہال اتار لیجاوے تو اوسکے ساتہہ لگے ہوئے
سوراخ جسم مین کیسے رہ سکتے ہین - !

۲۸ - جسم کے تعلق کی وجہ سے آتما کو بہت طرح کے دکہہ اٹھانے پڑتے ہین -
اسلیئے جو کوئی موکش کو حاصل کرنا چاہتا ہے اوسکو من سے بچن سے اور فعل سے
جسم کے تعلق کو توڑ دینا چاہیئے - !

۲۹ - اپنے تئین شبہون سے جنکے باعث تو جنگل روپی سنسار مین بھٹک رہا ہے دور کر -

اپنے تئین علیحدہ اور پرماتما کے دہیان مین لین جان -!

۳۰- انسان جو کچھ نیک و بد کام اپنے گذشتہ جنم مین کرتا ہے اونہین کا پہل اس جنم مین پاتا ہے - اگر یہ مانا جائے کہ اس جنم مین یہ سب کسی دوسرے کا دیا ہوا ہے تو بلاشک اپنے کیئے ہوئے کرم بے اثر ٹہیرے -!

۳۱- "اپنے کرمون کے علاوہ اور کوئی کسی کو کچھ نہین دیتا ہے" اس کا نتیجہ من سے بچار کر اور اس خیال کو چھوڑ دے کہ کوئی اور دینے والا ہے -!

۳۲- جو لوگ پرماتما کا سدا دہیان کرتے ہین جسکی بندگی امت گتی کرتا ہے - جو ہر چیز سے علیحدہ ہے اور جو پورے طور سے حمد کا مستحق ہے وہ اوس اعلیٰ خوشی کو حاصل کرتے ہین جو نجات مین ملتی ہے -!

اب مین قربانی کے مسئلہ کی طرف متوجہ ہوتا ہون جو اب بہی بہت سے مذاہب مین رایج ہے - اس موقع پر اتنا وقت میرے پاس نہین ہے کہ مین اس بے دردی کی رسم کی ابتدا کا پتہ لگاؤن لیکن ہم یہ بات دیکہینگے کہ اُن - مسائل مین سے ہے جنکے سمجہنے مین انسانون نے سخت غلطی کہائی ہے - اس امر پر زیادہ تقریر کرنیکی ضرورت نہین اونہین لوگون کی مقدس کتب کے چند حوالہ جو قربانی کرتے ہین غلط فہمی کے دور کرنے کے لیئے کافی ہونگے -

پرانے عہد نامہ انجیل کی ذیل کی آیات قربانی کے احکام کی تعمیر مین بڑی مدد دیتی ہین -

(۱) "کیا خداوند سوختنی قربانیون اور ذبیحون سے خوش ہوتا ہے یا اس سے کہ اوس کا حکم مانا جاوے - دیکھو کہ حکم ماننا قربانی چڑہانے اور شنوا ہونا مینڈہون کی چربی سے بہتر ہے" (۱- سیموئیل - باب ۱۵ آیت ۲۲) -

[illegible]

"جب تم اپنے ہاتھ پہیلاؤگے تو مین تم سے اپنی آنکہین چہپاؤنگا۔ ہان
جب تم دعائین مانگوگے تو مین نہ سنونگا۔ تمہارے ہاتھ لہو سے بہرے ہوے ہین"

——— یسعیاہ نبی۔ باب ۱۔ آیات ۱۵۔ ۱۱)۔

(۵) "وہ جو بیل کو ذبح کرتا ہے ایسا ہے جیسے اُسنے ایک آدمی کو
مارڈالا۔ اور وہ جو ایک برّہ قربان کرتا ہے ایسا ہے جیسے اسنے ایک
کتّے کی گردن کاٹ ڈالی ہو۔ جو قربانی چڑہاتا ہے ایسا ہے جیسے اوسنے
سور کا خون چڑہایا ہو۔ وہ جو لوبان جلاتا ہے ایسا ہے جیسے اُسنے ایک
بُت کو مبارک کہا ہو۔ ہان اونہون نے اپنی اپنی راہین چُن لین ہین اور
اونکے دل اونکی نفرت آمیز بداعمالیون مین مسرور ہین"

——— یسعیاہ نبی۔ باب ۶۶۔ آیت ۳)۔

(۶) "مین نے رحم کی خواہش کی تہی نہ قربانی کی۔ اور خداشناسی کا طالب
ہوا تہا بہ نسبت سوختنی قربانیون کے۔

——— (ہوسیع نبی باب ۶۔ آیت ۶)۔

(۷) "کس فایدہ کے لیئے سبا سے لوبان اور ایک دور ملک سے
خوشبودار اوکہہ میرے لیئے آتے ہین۔ تمہاری سوختنی قربانیان مجہے
پسند نہین ہین اور تمہارے ذبیحے خوش نہین آتے"

——— (یرمیاہ نبی۔ باب ۶۔ آیت ۲۰)۔

(۸) "وے میرے ہدیون کی قربانیون کے لیئے گوشت چڑہاتے ہین اور
کہاتے ہین۔ خداوند اونکو قبول نہین کرتا۔ اب وہ اونکی برائی یاد کریگا
اور اونکے گناہون کی اونکو سزا دیگا۔ وے مصر [قید] کو پہر جاوینگے"

——— ہوسیع نبی۔ باب ۸۔ آیت ۱۳)۔

[illegible]
[illegible]
[illegible] (11)
- ([illegible]) ———

[illegible]
[illegible] (11)
- ([illegible]) ———

[illegible]
[illegible]
[illegible]
- [illegible]

[illegible]
[illegible]
- [illegible]
[illegible] (01)
- ([illegible]) ———

[illegible]
[illegible]
[illegible]
- [illegible]
[illegible] (6)

زیادہ خوش ہو گا۔"

——(زبور ۶۹ - آیات ۳۱-۳۰)۔

(۱۳) "خدا کے (اصلی) ذبیحے غرور کی شکستگی ہین۔ اے خدا تو
ایک خاکسار اور تائب دل کو نفرت کی نظر سے نہین دیکھیگا۔"

——(زبور ۵۱ - آیت ۱۷)۔

(۱۴) "مین کیا لیکر خداوند کے حضور مین آؤن اور خدا تعالی کے آگے
کیونکر سجدہ کرون۔ کیا سوختنی قربانیون اور ایک سالہ بچھڑون کو لیکر
اوسکے آگے آؤن۔

"کیا خداوند ہزارون مینڈھون سے یا تیل کے دس ہزار دریاؤن سے
خوش ہوگا۔ کیا مین اپنے پہلوٹھے لڑکے کو اپنے گناہ کے عوض اپنے
جسم کے پھل کو اپنی روح کے گناہ کے کفارہ مین دیدون۔
"اے انسان اوسنے تجھے وہ دکھلایا ہے جو کچھ کہ بھلا ہے اور خداوند
تجھ سے اور کیا چاہتا ہے سوائے اسکے کہ تو انصاف کرے اور رحمدلی
سے الفت رکھے اور اپنے خدا کے ساتھ فروتنی سے چلے۔"

——(میکاہ نبی - باب ۶ - آیات ۶ تا ۸)۔

یہ خود انجیل مقدس کے پرانے عہد نامہ کی آیات ہین اور انکے پڑھنے کے بعد مین اس امر کا شبہہ نہین رہتا ہے کہ قربانی کے احکام کے بارہ مین شاسترون کے لفظی معنی لگانے مین سخت غلطی سرزد ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ احکام کبھی لفظی مفہوم مین نہین لکھے گئے تھے نئے عہد نامہ مین اس بدقسمت غلطی کو رفع کیا گیا ہے "مین رحم کا طالب ہون نہ کہ قربانی کا" (دیکھو متی کی انجیل باب ۹ - آیت ۱۳) - یہ نئی انجیل کا پیغام الفت ہے
پارسیون کے مذہب مین بھی گوشت کے ہدیہ ممنوع ہین - شایست لا شایست

(دیکھو باب ۱۱ - آیت ۵) مین لکہا ہے کہ

"ایسے بہی لوگ ہوئے ہین جنہون نے حفاظت کا ذکر کیا ہے اور ایسے بہی کہ جنہون نے گوشت کی قربانیون کا - جس کسی نے حفاظت کا ذکر کیا ہے وہ ایسا ہے کہ جسنے خوب کہا ہے اور جس کسی نے گوشت کی قربانیون کا ذکر کیا ہے وہ ایسا ہے جس نے ہر بات قابل تعریف نہین کہی ہے"

——————(ایس - بی - ای - جلد ۵ - صفحات ۳۳۸ - ۳۳۷)

اسی کتاب مین یہ بہی کہا ہے (دیکھو باب ۱ - آیت - ۳۴ - اور ایس - بی - ای - جلد ۵ - صفحہ ۲۳۲) -

"قاعدہ یہ ہے کہ گوشت کے اوپر جبکہ اوس مین سے بدبو یا سڑاند نہ بہی نکل رہی ہو دعا نہین مانگی جاتی ہے"

جب ہم اسلام کی طرف متوجہ ہوتے ہین تو اس مین شبہہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ محمد قربانی کے مسئلہ کی حقیقت سے واقف تھا مگر وہ اپنے ہمقوم لوگون کے غضب کو نہین بہڑکانا چاہتا تھا - اس لیئے اوسنے قربانی کے مسئلہ کے اصلی مفہوم کو کنایہ مین بتانے پر قناعت کی اور اس طور سے علانیہ اوسکے خلاف نہین کہا جیسا کہ انجیل کے نئے عہد نامہ مین کہا گیا ہے - قرآن شریف کے بائیسوین باب مین لکہا ہے کہ

"اونٹون کی قربانی ہمنے تمہارے لیئے تمہاری اطاعت کی علامت بنائی ہے........ اون کا گوشت خدا کو قبول نہین ہے اور نہ اونکا خون - بلکہ تمہاری نیکی اسکو قبول ہے"

زبان کے لیئے اس سے زیادہ صاف اور بہتر ہونا نا ممکن ہے - لیکن افسوس ہے کہ اہل عرب کے اوپر اس کا کچہہ اثر نہ ہوا - اور جیسے کہ انجیل کے پرانے

عہدنامہ کے پیغمبرون کا کلام یہودیون کے دلون پر موثر نہین ہوا تہا ایسے ہی حضرت محمد کا
کلام عربون کے دلون کو نہ بدل سکا - انسان اپنی جہالت مین ہی او کہاہی ہے - وہ خیال
کرتا ہے کہ پاک سے پاک ذات بہی ذبحہ کئے گئے جانورون کا گوشت کہانے اور اونکا
خون پینے ا، خواہشمند ہے - ! اسلام کے گاؤکشی کے مسئلہ کا تذکرہ ہم آگے کرینگے ہندو مت
مین بہی بلدان کے احکام کی ویسی ہی گوڑھ تعبیر ملتی ہے جیسے اور مذاہب مین پائی گئی ہے - تحت کی
چند حوالہ غور طلب ہین -

(۱) " بلدان کرنے والا ہی قربانی کا جانور ہے - خود بلدان چڑہانے
والے کو بلدان سورگ پہونچاتا ہے " (دیکہو تیتریہ برہمن ۳-۲-۱۲-۹)
(۲) " بلدان چڑہانے والا ہی جانور ہے " (دیکہو شتپتہ برہمن ۱۱-۱-۸)
(۳) " بالآخر جانور خود بلدان چڑہانے والا ہے " (دیکہو تیتریہ برہمن ۳-۲-۸)
(۴) " بلدان چڑہانے والا فی الواقع خود بلدان کا جانور ہے " (حوالہ
سابق ۱-۲۸) -

ہندو مذہب کی خفیہ زبان مین

" دس اندریان بلدان چڑہانے والے ہین - اونکے لذات قربانی
کی اشیا رہین اور اونکے لذات کا جلا ڈالنا قربانی کرنا ہے -
دس اندریان یا دیوتا دس قسم کی آگ ہین - جیت (من) بلدان
کی کرچھی ہے اور روحانی علم وہ دولت ہے جو قربانی کے
کام مین صرف کیجاوے ...... تمس (مادی پن) اس کا
دہوان ہے اور رجس (حرکت) اسکی راکہہ ہے -
" جوگ کے جگ کا راز یہ ہے - چار قسم کے بلدان چڑہانے
والے مانے گئے ہین - پانچ اندریان اور من اور بدہی ساتکارن

یا کرم ہین - اونکے افعال کرم ہین - اونکے پیچھے روح ہے جو فاعل
یا کرتا ہے - جب کوئی متنفس ان ساتون سے تعلق رکہتا ہے تو
نیکی اور بدی اوسپر اپنا اثر جاتی ہین ورنہ وہ موکش یا رہائی کے
لیئے واقعی کارن بنجاتی ہین"

——— دیکھو پی - ایچ - بی - جلد ۲ صفحات ۶۲۹ - ۶۳۸ اور
نیز ۶۳۶ - ۶۳۴) -

چہندوگیہ اپنشد کے بموجب (دیکھو باب ۳ - آیت ۱۷) :-

"سختی کا برداشت کرنا - خیرات - انکساری - اہنسا (کسی کو
ایذا نہ پہونچانا) اور راستگفتاری اسکی دچہنا ہے (یعنے موکش
کے طالب کو ان چیزون کو نفس امارہ کو مارکر حاصل کرنا چاہیئے)"

تب تو وہ خواہشات کی قربانی تہی جو جگ کا اصلی مطلب تہا نہ کہ بیچارے بے کس
و بیزبان جانورونکا بے رحمی سے مارنا کہ جن کا خون مارنے والے کی روح کے
اوپر نیز سے کرسون کے ایک سخت غلیظ لیپ کی طرح بنجاتا ہے اور اوسکو انجام کار
ایسی درگتیون مین کہینچ لے جاتا ہے کہ جسکا خیال کرنے ہی سے رونگٹے کہڑے
ہوتے ہین - اون بیشمار گہوڑون - گایون - بہینسون - بیلون - اور بکرون کے
خیال کرنے سے کہ جنکی جانین انسان کی جہالت کی بدولت مفت ضایع گئین دل
کانپ اوٹہتا ہے - گہوڑا جسکی قربانی کرنی تہی وہ ہمارا من ہے - گائے خواہشات
نفسانی یا نفس - بہینسہ کفر - بیل جہالت یا غرور اور بکرا ز ناکاری ہے - انمین
سے گائے کے اوپر زمانہ حال مین ہندوستان کے ہندو مسلمانون مین خوب
خون ریزیان ہوئی ہین - تاہم گائے محض ایک علامت اندریون کی ہے یعنے
خواہشات کی جنکو اسلام مین مجموعی طور پر نفس کہا ہے - اسلامی بندش خیال مین

نفس کو کتے سے بہی تشبیہ دی ہے جو سب سے زیادہ ناپاک جانور ہے - کیونکہ کتا ہر چیز کو خواہ وہ پاک ہو یا ناپاک کہاتا ہے اور ہر چیز مین مونہہ ڈالدیتا ہے اور نفس کی بہی ایسی ہی حالت ہے - درویش لوگ دنیادارون کو انکی نفس پرستی کے باعث سگ دنیا کے لقب سے نامزد کرتے ہین - اس ہی نفس امارہ کو قربانی کی خفیہ تعلیم کی اغراض کے لیئے گائے سے تشبیہ دی گئی ہے - قرآن شریف مین اس قربانی کا موقع اس طور پر بیان کیا گیا ہے ..

"ادر جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ حکم دیتا ہے کہ تم ایک
١ گائے ذبح کرو تو انہون نے جواب دیا کہ کیا تم ہمسے مذاق کرتے ہو -
" موسیٰ نے کہا کہ خدا کی پناہ کہ مین جاہل بن جاؤن -
" انہون نے کہا کہ ہماری خاطر اپنے رب سے دریافت کر کہ وہ ہمارے
٢ لیئے بیان کرے کہ وہ کیا (شے) ہے -
٣ " موسیٰ نے کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے جو نہ بوڑہی ہے
نہ بچہیا ہے - ان دونون مین بیچ کی عمر کی ہے - پس کرو جس کا تم
کو حکم دیا جاتا ہے -
" اُنہون نے کہا کہ تو اپنے رب سے ہمارے لیئے دریافت کر کہ وہ
٤ بیان کرے کہ اوسکا رنگ کیسا ہے -
" موسیٰ نے کہا کہ وہ فرماتا ہے کہ
٥ " اوسکا رنگ سرخ (لفظی معنی مین زرد) ہے بہت گہرا سرخ ہے -
دیکہنے والے کو اُس کا رنگ بہلا لگتا ہے -
٦ " وہ بولے کہ دریافت کرو ہماری خاطر اپنے رب سے کہ وہ ہمارے لیئے بیان کرے کہ وہ کیا (شے) ہے
کیونکہ گائین ہمارے لیئے سب ایکسان ہین اور ہم اگر خدا نے چاہا تو

ضرور رہبری پاوینگے۔

۷ "موسیٰ نے جواب دیا کہ وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے جو نہ زمین جوتنے کے لیئے نکالی گئی ہے نہ کھیت سینچنے کے لیئے۔ صحیح سالم ہے۔ اوس مین کوئی نقص نہین ہے۔

۸ "انہون نے کہا اب تم ٹھیک پتہ لائے۔ تب اونہون نے اوسکو قربان کیا۔

۹ تاہم وہ ایسا نہ کرنے کے قریب تھے۔

۱۰ "اور جب تمنے ایک شخص (نفس = روح) کو قتل کیا۔

۱۱ اور اسکی بابت آپس مین بحث مباحثہ کیا۔

۱۲ اللہ نے اوسکو ظاہر کیا جس کو تمنے چھپایا تہا۔ کیونکہ ہمنے کہا کہ (ذ) جسم کو قربان شدہ گائے کے حصّہ سے چھواؤ

۱۳ ایسے خدا نے مردہ کو زندہ کیا۔

۱۴ اور اپنی علامات دکہاتا ہے۔

۱۵ تاکہ شائید تم سمجھ جاؤ"۔

سرخ بچھیا کی قربانی کی یہ روائیت ہے۔ اور یہ واقعی ایک عجیب داستان ہے جو غائیت درجہ کی نازک خیالی وفکر کی رسائی کو ظاہر کرتی ہے اور پُر اسرار ہے۔ مین نے اسکے ضروری حصّون کے نیچے خط کھینچ دیئے ہین اور مقابل مین حاشیہ پر اون نمبر ڈال دیئے ہین جن کی تشریح حسب ذیل ہے۔

(۱) نمبر ایک مین تعجب کا اظہار ہے۔ یہودیون کا قدیم خدا کہ جس سے وہ اچھی طرح واقف ہین ایک گائے کی قربانی چاہتا ہے مگر تاہم اُس کا حکم ہنسی اور تعجب کے ساتھ سنا جاتا ہے "کیا تم مذاق کرتے ہو"۔

مگر اس مخول بازی پر نہ تو خدا اور نہ موسیٰ ہی ناخوش ہوتے ہیں۔ موسیٰ مخول نہیں کرتا ہے۔
خدا کی پناہ۔ کیا یہ معاملہ مذاق کا ہے؟

(۲) یہودی لوگ اب پوچھتے ہیں کہ وہ کیا (شئے) ہے یہ سوال خود ہی بہت پر معنی ہے گائے کی قربانی سے تمہارا کیا مطلب ہے؟ خدا تو جانداروں کا نگہبان ہے اور تم کہتے ہو کہ وہ قربانی کا طالب ہے۔ اگر یہ مذاق نہیں تو اور کیا ہے۔

(۳) "وہ ایک گائے ہے جو نہ بڑھی ہے نہ جوان ہے بلکہ دونوں کے درمیان کی عمر کی ہے؟"

(۴) یہودی لوگ پھر پوچھتے ہیں "ہمکو اوس کا رنگ بتاؤ؟"

(۵) "شرح (زرد) خوب گہرا سرخ جو دیکھنے والے کو بھلا معلوم ہوتا ہے" موسےٰ جواب دیتا ہے۔

(۶) پھر بھی یہودی پوچھتے ہیں کہ وہ کیا ہے؟ ہمارے لیے گائیں سب برابر ہیں؟

(۷) "وہ گائے مقصود ہے جو زمین جوتنے یا کھیت کے سینچنے میں نہیں نکالی گئی ہو۔ جو صحیح سالم و بے عیب ہو" موسیٰ کا جواب ہے۔

(۸) انجام کار اب لوگوں کا اطمینان ہوتا ہے۔ "اب تمکو ٹھیک پتہ لگا" موسیٰ امتحان میں پاس ہوتا ہے۔!

(۹) اب گائے کی قربانی ہوتی ہے تاہم لوگ اوسکے نہ کرنے کے قریب (برابر) ہیں۔

(۱۰) موسیٰ کے زمانہ کے "وے" اب "تم" اور "تم نے" سے بدل جاتے ہیں۔!

(۱۱) تمنے ایک شخص (لفظی معنی ہیں نفس یا روح) کو مار ڈالا۔ اور آپس میں بحث مباحثہ کیا (کہ آیا وہ سب وہم و گمان ہی تو نہ تھا یعنے روح کوئی واقعی چیز بھی ہے کہ جس کو کوئی مارے)۔

(۱۲) اب مردہ جسم سے ذبیحہ چھوایا جاتا ہے۔

(۱۳) مردہ زندہ ہوتا ہے۔!!!

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ١٢٠١

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہ ہونے پر خدا نے حکم دیا کہ خاص علامتون والی ایک گائے ذبح کیجائے ۔ لیکن سوائے یتیم کی گائے کے اور کسی گائے مین وہ علامتین نہین پائی گئین اور لوگون کو اوسکو اتنی اشرفیان دیکر جتنی اوسکی کھال مین آسکین خریدنا پڑا ۔ بعض کا قول ہے کہ اسکے برابر تول کر سونا دیا گیا اور بعض ایسا کہتے ہین کہ اوس سے دس گنے دام دیئے گئے ۔ اوس گائے کی اونہون نے قربانی کی اور خدا کے حکم سے مردہ کو اُس کے ایک عضو سے چہوایا جبکہ وہ جی اوٹھا ۔ اور اوسنے اپنے مارنے والے کا نام بتایا ۔ اسکے بعد وہ پہر فوراً مردہ ہوکر گر پڑا ۔

یہ حکایت گائے کی قربانی کی ہے جو سیل صاحب کی رائے مین اوس سرخ بچھیا کی روایت سے لی گئی ہے جسکے جلانے کا یہودیون کی شریعت مین حکم تہا اور جسکی راکہ اون لوگون کی پاکیزگی کے لیئے رکہی جاتی تہی جو کسی مردہ نعش کو چہو لیتے تھے یا اوس بچھیا کی روایت سے لی گئی ہے جو ایک لاپتہ قتل کے لیئے ذبح کی گئی تہی (دیکہو سیل صاحب کی قرآن صفحہ ۹) مغربی مصنفونکا عام خیال انجیل اور قرآن کے اختلاف کے بارہ مین یہ ہے کہ محمد کو یہودیون کی تاریخ اور روایات سے بہت کم واقفیت تہی اور یہ کہ قرآن مین یہودیون کے مذہب کے بغیر سمجھے ہوئے عقائد رد و بدل کرکے بہر دئے گئے ہین ۔ بے شک یہ بات سچ ہے کہ قرآن ایک نئی یا نوایجاد کتاب نہین ہے اور اوسکے مضامین کا بیشتر حصہ پہلے کے مذاہب سے لیا گیا ہے جیسا کہ مسٹر ڈیل صاحب نے بخوبی ثابت کر دیا ہے ۔ لیکن قرآن شریف نے اس بات کو کبھی نہین چھپایا بلکہ علانیہ کہا کہ

"ہر زمانہ مین ایک مقدس کتاب ہوئی ہے" [باب ۱۳] .....

"قرآن ایک نوایجاد کہانی نہین ہے بلکہ اپنے سے پیشتر کے

شاستروں کی تائید کرتی ہے" [باب ۱۲] ......" کوئی قوم ایسی نہین ہوئی ہے کہ جس مین ایک مرشد رازدان نہ ہوا ہو" [باب ۳۔ آئیت ۳۵] ........

"مین نصیحت کرنے والی قرآن کی قسم کہا تا ہون کہ تو خدا کا ایک پیغمبر ہے جو راہ راست بتانیکو بہیجا گیا ہے" [باب ۴۔ آئیت ۳۶]۔

حال کے نکتہ چین بدقسمتی سے مذہب سے بالکل ناواقف ہین اور لفظی تعبیر کرنے والون کی طرح شاسترون کی خفیہ بہید والی زبان کے سمجھنے مین سخت جہالت کا اظہار کرتے ہین۔ شیخ بچہیا کی روایت کوئی تاریخی داستان نہین ہے جو چُرائی یا بدلی جاسکے۔ وہ ہماری کل قوم کا ورثہ ہے اور تمہاری اور میری بہی اتنی ہی مِلک ہے جتنی کہ محمد یا بنی اسرائیل کی۔ ہمکو اوسکی مزید زیب وزینش کرنے سے روکنے کا حق کسی کو حاصل نہین ہے بشرطیکہ ہم مین ایسا کرنے کی قابلیت ہو۔ ورنہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اوسکو اپنی اولاد تک بغیر ردّ و بدل کے پہونچادین۔

گائے کی حکایت کے بقیہ امور کے تعلق مین وہ شخص[۱] جسنے مرتے وقت ایک بچہ اور ایک بچہیا چہوڑی وہ خالص نور روح ہے جسکی موت سے مراد اوسکے اصلی پرماتماپن کے اوصاف کے زائل ہوجانیسے ہے

[۱] یہ خیال مین رکہنے کے قابل بات ہے کہ سانکہیہ درشن مین روح کو پورش (पुरुष) کہا ہے جسکے معنی مرد کے ہین۔ [۲] روح کی نسبت موت کا خیال اوسکے ذاتی صفات کے زائل ہوجانیکو ظاہر کرتا ہے جو بوجہ مادہ کے اختلاط کے ہوتا ہے۔ اسی معنی مین یسوع کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اسنے ایک شاگرد کو جو اپنے مردہ باپ کو دفن کرنیکے لیئے اجازت چاہتا تہا سرزنش کرکے یون کہا تہا تو میرے پیچہے چل اور مردونکو اپنے مردے گاڑ دینے دے (متی کی انجیل باب ۸ آئیت ۲۲) اسکا مطلب یقیناً یہ تہا کہ مردونکا دفن کرنا اونکے لیئے چہوڑنا چاہیئے جو جسمانی لحاظ سے تو زندہ ہین مگر روحانی لحاظ سے بالکل مردہ۔ یعنی دوسرے الفاظ مین جو اپنے کو روح نہین جانتے ہین مردونکے جِلا دینے یا جی اوٹھنے کا ہی اب ہمکو معلوم ہے یہی مطلب ہے کہ موت پر فتح پادین نہ کہ الفاظ کے لفظی معنی مین مردون کا زندہ کرنا۔

ناپاک روح خالص روح کا پسر اور نفس امارّہ کا مالک ہے - یہان فرزندی کا مسئلہ
پہر نئی شکل مین چہپکر آیا ہے - محمدؐ کے پہلے انجیل کے نئے عہد نامہ مین اسکا ذکر آیا ہو
اور اس سے بہی پہلے ہوسیا بنی نے کہا تہا:-

"تم زندہ خدا کے فرزند ہو" (دیکہو ہوسیا باب ۱ - آیت ۱۰) -

اور ہوسیا کے دماغ مین خدا کی فرزندی کے بارہ مین کسی قسم کی خام خیالیان نہ تہین
کیونکہ اوسکے کلام مین یہ بہی آیا ہے کہ

"تاہم مین خداوند تیرا خدا مصر کی زمین سے ہون - اور تو سوائے
میرے کسی دوسرے خدا کو نہ جانیگا - کیونکہ سوا میرے اور
کوئی رہبر نہین ہے" (ہوسیا باب ۱۳ - آیت ۴) -

ہندو مت مین بہی یہ آیا ہے کہ سوتری دیبی نے اندر (حیات) کو سراپ دیا
تہا کہ اُسکا شہر اور مقام چہن جائیگا اور وہ زنجیرون سے باندہا جائیگا - اسکی ترمیم
گائیتری دیبی نے کی تہی اور کہا تہا کہ اندر کو اوسکا فرزند چہڑائیگا - پس یہ ظاہر ہے
کہ خدا کی فرزندی کا مسئلہ یسوع سے شروع نہین ہوا جسنے اپنے کو یوحنا کی انجیل
کے آٹہوین باب کی چالیسوین آیت مین صاف طور سے انسان کہا ہے - لوقا
(دیکہو باب ۳ - آیت ۲۳) ہمکو بتاتا ہے:-

"اور یسوع خود تیسوین سال مین پہونچا جو کہ یوسف ابن ہیلی کا لڑکا
تہا (جیسا کہ خیال کیا جاتا تہا)"

اس آیت مین بریکیٹس ( Brackets ) میرے نہین ہین
بلکہ خود آیت ہی مین پائے جاتے ہین - جو کچہہ گڑبڑ یا نافہمی اس مسئلہ کے متعلق آج
کل لوگون کے خیال مین پائی جاتی ہے وہ سب نے واد (नयवाद = لحاظ نسبتی)
کی عدم واقفیت کا نتیجہ ہے - جسم کے لحاظ سے تو انسان ایک خاص شخص کا لڑکا ہے

لیکن روح کے لحاظ سے وہ خود حیات (خدا) ہی کا فرزند ہے۔ یہی سبب ہے کہ
گیانی (عارف کامل) اہل راز کی معمہ والی زبان مین کبھی انسان اور کبھی فرزند خدا کہلاتا
اب باپ اور بیٹے کی ہمیشگی کا معمہ بھی جو تثلیث کی تعلیم مین پایا جاتا ہے آسانی سے
صاف ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بہ لحاظ اسکے کہ شدھ آتما کرمون سے نجات پانے پر حیات
کے پر ماتماپن کو ظاہر کرتا ہے وہ فرزند حیات ہے لیکن بلحاظ اس امر کے۔۔ بیدھ
آتما خود جوہر روح ہی ہے جو پہلے ناپاکی کی حالت مین بھی موجود تھا اور در اصل ہمیشہ
کا ہے وہ خود حیات کا مظہر ہے۔ اسلیئے فرزند اور باپ دوامی ہی ہوئے۔

اب ہم ہیرگاٹے کی روائت کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔ صحرا جس مین بچہ یا معصوم
بچہ کے بلوغ کو پہونچنے تک آوارہ پہرا کی وہ آواگون کی نیچے کے درجے کی (ایکند
ر اندری دو اندری۔ تین اندری وغیرہ کی) جونون کو اظہار کرتا ہے جن مین
نفس کی بچیا (قابو مین لانے والی عقل کے نہونیکی وجہ سے) خود مختاری کی آوارگی
مین سرگردان پائی جاتی ہے۔ یہان مطلب انسانی جون کی فضیلت سے ہے جس سے
نروان کا حاصل ہونا ممکن ہے۔ یہان پہونچکر پہلی مرتبہ روح کو اس آوارہ بچیا کو
گیان اور تپ کے ذریعہ قابو مین لانے کا موقع ملتا ہے۔

صحرا کا مقابلہ باغ عدن سے کرنا چاہیئے کہ جہان پر آدم ابتدا مین رکہا گیا تہا۔
بچہ کی تیمی روح کی بیکسی کو ظاہر کرتی ہے جس کا کوئی بیرونی مربی یا محافظ نہین ہے
انجیل مقدس نے زبور کی کتاب مین لکہا ہے (زبور ۴۹۔ آئیت ۷):-

"ان مین سے کوئی بھی اپنے بہائی کو نہین چہڑا سکتا ہے اور نہ خدا
کو اوس کے لیئے جزیہ دے سکتا ہے"

اور خود پیغمبر صاحب نے کہا ہے:-

"اُس دن کا خوف کہ جب ایک روح دوسری روح کے لیئے

ادا نیگی نہ کرے گی نہ اونکے لیئے کوئی سفارش سنی جائیگی - نہ بدلہ
لیا جاوے گا - نہ اونکی مدد کیجاوے گی ۔" (سورہ البقر)

اور جین ست مین سنساری جیو کی بیکسی ایک خاص مضمون بچار کرنیکے لیئے قائم
کیا گیا ہے جو اسطرح پر ہے -

"اس جیو کو اسکی مصیبتون سے کوئی نہین چھڑا سکتا ہے - اسکو تنہا ہی
سب دکھ درد برداشت کرنا پڑتا ہے - یار لوگ - عزیز و اقارب
بیوی اور بچے تکلیف اور بیماری کو روک نہین سکتے ہین - دہرم ہی
بیکسون کا مددگار ہے" (دیکھو دی پریکٹیکل پاتھ صفحہ ۵۳) -

اسی محافظ کے نہ ہونیکی حالت کی یتیمی سے تشبیہہ دی گئی ہے - مان سے مراد عقل سے ہے جو ابتدا مین نفس کی قیمت کا بہت کم اندازہ کرتی ہے - بازار وہ بازار دنیا ہے جہان پر انسان اپنا "مال" بیچنے کو لاتے ہین تاکہ ضروریات و آسائش زندگی وغیرہ کا سامان مہیا کرین - یہان پر دینار دادا اپنی روح (نفس) کو تین مہر طلائی کے عوض جنکی تشریح ابھی ذرہ دیر بعد کیجائیگی بیچنے کے لیئے لاتا ہے - انسانی شکل والا فرشتہ گذشتہ جنمون کے نیک اعمال کا ثمرہ ہے جو نیک صلاح کی صورت مین ظاہر ہوتا ہے - مان (عقل) کے مشورہ سے مراد فہم کی خوبی سے ہے جو جلدی مین کوئی کام نہین کرنا چاہتی ہے - دوگنے دام کا نہ لینا دل پر قابو ہونے کی دلیل ہے -
اسرائیلی (= خداشناس) روح (انتر آتما) ہے جو اپنے عزیز باہر آتما کے ہاتھ سے ماری جاتی ہے - دیکھو انجیل مقدس کا یسوع کا کلام کہ جو اپنی ہستی کو پاوے گا وہ اوسکو کہووے گا اور جو اوسکو میرے نام کی خاطر کہودیگا وہ اوسکو پاویگا (متی کی انجیل باب ۱۰ آیت ۳۹) - روح کی ہستی سے انکار کرنا اسکو قتل کرنا ہے [کیونکہ روح صرف اوسی حالت مین موت کے چنگل یعنے آواگون کے بار بار کے مرنے جینے سے خلاصی پاسکتی ہے

[illegible]

[illegible]

اور پرماتما پن کا کبھی نہ کم ہونے والا سکھہ حاصل کرنا - ان تینون کے لحاظ سے بالکل
ٹھیک ٹھیک اندازہ کیا گیا ہے - اس نفس کو تھوڑا سا مارنے سے یعنی محنت مشقت
وغیرہ کرنے سے انسان اِس زندگی کے اغراض کے لیئے سرمایا بہم پہونچاتا ہے -
(یہ تین طلائی مہرین ہوئین) - اسکے برتون اور نیمون کے طریق پر باقاعدہ قابو مین
لانے سے آئیندہ جنم مین سورگ (بہشت) کے سکھہ ملتے ہین (یہ چھہ مہرین ہوئین)
لیکن اگر اسکو بالکل جڑ سے نیست و نابود کر دیا جاوے (مار ڈالا جاوے) تو یہ
فوراً ہمکو پرماتما پن کے امرپن - پرم سکھہ اور حیات ابدی کو دلاتا ہے (یہ اپنے
ہموزن سونے مین قیمت ہوئی) -

انگریزی لفظ sacrifice (قربانی بلدان) کا
استخراجی مفہوم مجھکو اِس امر کے ظاہر کرنے مین خوشی ہوتی ہے نہایت صحیح ہے
اور قربانی کے اصلی مطلب کو سیدھے سیدھے طور سے ظاہر کرتا ہے - یہ لفظ
لاطینی sacrificium (سیکریفیشیم) سے لیا گیا ہے۔ sacer
(کامل یا پاک) اور facere (بنانا) سے ملکر بنا ہے سیکریفائیس
(قربانی) کا اصلی مفہوم بس ایسے فعل سے ہے جو ہمکو کامل یا پاک بنا سکتا ہے -
ایک معصوم جاندار کا خون ہرگز ایسا نہین کر سکتا کیونکہ خون جذبات اور شہوتون کی
ناپاکیون کو نہین دھو سکتا ہے بلکہ واقعیٔ انسانی رحمدلی کو جو نجات پانے کے لیئے نہایت
ضروری صفت ہے بیرحمی اور کٹھورپن سے بدل دیتا ہے - اور اگر یہ کہنا ہی ممکن
ہوتا جو ہمارے موجودہ علم کے ہوتے ہوئے ناممکن ہے کہ کوئی آسمانی قوت خون سے
خوش ہو کر کسی ریاکار کے گناہون کو معاف کر سکتی ہے یا اونکی عیب پوشی کر سکتی ہے
تاہم یہ ظاہر ہے اسکے ایسا کرنے سے کوئی گنہگار سادھو نہین بن سکتا ہے - پاک یا
کامل بننے کے لیئے یہ ضروری ہے کہ گنہگار خود اپنی کوشش سے اپنی طبیعت کو بدل ڈالا

انگریزی لفظ ہولی ( holy ) کے اشتقاقی معنی بھی نہایت ہی صحت کے
ساتھ اوسکے اصلی مطلب کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ اینگلو سیکسن ہال ( hal
و قدیم جرمن اور آئس لینڈ کی زبان کے ہیل ( [illegible] h ) اور گوتھک
ہیلز ( haila ) سے لیا گیا ہے جس کا مطلب پورا ( पूरा )
صحیح سالم یا تندرست (بادیا رہت) ہے۔ یہاں یہ سوال نہیں ہے
کہ کسی کی عیب پوشی کیجائے یا اوسکے گناہ معاف کیئے جاوین بلکہ غیر کامل
( अपूर्ण ) کو کامل ( पूर्ण ) غیر سالم (ٹوٹے ہوئے) کو سالم اور روگی کو
تندرست کرنے کا ہے۔ وہ صرف باسر آتما کا بلدان (قدیم ہندون کی صنعتی
تحریرین پورش میدھ) ہے جو ہمکو ہولی ( holy = पूर्ण ) بنا
سکتا ہے۔ جیسے جیسے بری عادات اور برے اطوار جنسے بدی کی یہ بدبخت صورت
بنی ہے غارت ہوتے ہین تیسے تیسے روحانی قوت رہائی پاکر اوس شخص کی زندگی مین
جو اونکو غارت کرتا ہے ظاہر ہوتی ہے اور بالآخر گناہ اور بدی کی قوتون کے
پورے طور سے نالش ہو جانے پر روح جو اب ان گندہ اور غلیظ کرنے والے
اسباب سے رہائی پانیکی وجہ سے پورن ( whole ) اور کامل ( holy )
ہو گئی ہے ساکشات پرماتما ہو جاتی ہے۔

اب مین نجات کے ذرائع کی فہرست کے تیسرے ذریعہ یعنے حج کا ذکر کرونگا۔
کسی مقام کی جاترا یا حج اس غرض سے کیجاتی ہے کہ آتما مین روحانیت کا انش
(جزو) بڑھے اور اوسکی پہل دینے کی شکتی جاتری کے من کی شانتی اور ویراگیہ
پر جو دنیاوی بیوپار و گھرستی کے دائرہ کے باہر نکلنے پر اچھے طور سے حاصل ہوسکتے
ہین موقوف ہے۔ جنید نے جو ایک مسلمان درویش گذرا ہے ایک حاجی سے
گفتگو کرتے وقت حج کے فوائد کو بڑی خوبی سے ظاہر کیا ہے۔ وہ گفتگو

[illegible] یہی درج ہے

"اوس وقت سے جبسے تم اپنے [illegible] سفر کو چلے کیا تم کل
گناہون کی سمت [illegible] سفر کرتے رہے"
اسنے جواب دیا "نہین" - تب [illegible] نہین کیا۔ کیا جب تمنے
رات کو کسی منزل پر مقام کیا تو ایک منزل خدا کے راستے
پر بہی بڑہے" - اسنے کہا "نہین" - [illegible] نے فرمایا کہ تب تمنے
منزلین نہین طے کین اور لباس [illegible] کے مقام پر جب تمنے
جاتری کا جامہ پہنا تو کیا اپنے برا [illegible] لباس کے ساتہہ انسانی
خاصیتون کو بہی الگ پہینکدیا" "نہین" تب تمنے جاتری کا
جامہ ہی نہین پہنا - جب تم عرفات کے مقام پر کہڑے ہوئے
توکیا تمنے ایک لمحہ خدا کا دہیان کیا" "نہین" - تب تم عرفات
مین نہین کہڑے ہوئے - جب تم مزدلفا کو گئے اور منت مانی
تب کیا تمنے اپنی خواہشات نفسانی کو ترک کیا" "نہین" -
تب تم مزدلیفا کو نہین گئے - جب تمنے کعبہ کا طواف کیا تب کیا
تمنے خدا کے نورانی جمال کا پاک مقام پر تصور کیا" "نہین" -
تب تمنے کعبہ کا طواف نہین کیا - جب تم صفا اور مروا کے
درمیان دوڑے تو کیا تمنے پاکیزگی (صفا) اور نیکی (مروت)
کو اپنی ذات مین نمایان کیا" "نہین" - تب تم دوڑے ہی نہین -
جب تم منا کو پہونچے تو کیا تمہاری [illegible] خواہشات (منا) تم سے
علیحدہ ہوگئین" "نہین" - تب تمنے ابہی تک منا نہین دیکہا ہے -
جب تم قربانی گاہ پہونچے اور وہان قربانی کی تب کیا تمنے دنیا کی

لذات کی قربانی کی؟ نہین۔ تب تمنے قربانی ہی نہین کی۔
جب تمنے کنکریان پھینکی تو کیا تمنے اپنے نفسانی خیالات کو اپنے
من سے دور پھینکدیا؟ نہین۔ تب تمنے ابھی تک کنکریان نہین
پھینکی ہین اور ابھی تک تمنے حج نہین کیا ہے"۔

بلا شبہہ سب سے عمدہ مقام جاترا کا وہ ہو سکتا ہے کہ جہان کے تعلقات من کو پاکیزگی اور عالی حوصلگی کی طرف راغب کرنے مین سب سے زیادہ مؤثر ہون یعنے وہ مقام جو تیرتھنکر بھگوانون کے تپ یا دہرم اپدیش وغیرہ کی وجہ سے مشہور و قابل تعظیم ہو گئے ہین۔ وہان پر راستبازون کو اعتقاد و ویراگیہ اور من کی ترقی کے لیئے جانا چاہیئے۔ ایسے مقامات پر جانے سے جہان انسان کے بنائے ہوئے دیبی دیوتاؤن کا تسلط ہو کوئی فائدہ نہین ہے۔

اب مین دہیان کے بارہ مین کچھ کہونگا جس سے مراد من کو دنیا کیطرف سے موڑ کر آتما مین لگانے سے ہے۔ اصلی مقصد یہ نہین ہے کہ من کو ہمیشہ فلسفہ کی قیل قال مین مصروف رکہا جاوے بلکہ یہ ہے کہ آتما اپنی ہستی کے راز کو حیات کی حرکات مین انکشافات محسوس کرے۔ اس لیئے یہ ضروری ہے کہ اس اسرار دانی ہستی کی ہر یک حرکت ہر یک جنبش اور ہر یک تحریک کو ہم مشاہدہ مین لاوین اور اسکو پورے طور سے سمجھین۔ لیکن من کے ساتھ یہ دقت لگی ہوئی ہے کہ اگر اسکو موقع ملجاوے تو یہ اور سب چیزون کو مخاطب ہوگا مگر روح کو نہین۔ اور جب ہم ارادہ کرکے اسکو تھوڑا بہت قابو مین لاتے ہین تب بھی یہ موقع پاکر ہی فوراً بھاگ جاتا ہے۔ ذرہ سی جسمانی تکلیف یا نفسانی تحریک ہوئی کہ من بیقابو ہوا اور توجہ کو لے بھاگا۔ اسلیئے جذبات اور خواہشات کی بیخ کنی اور جسمانی شہوتون کا مارڈالنا دہیان کے قیام کے لیئے نہایت ضروری ہے۔ پس نجات کے مارگ پر چلنے کے لیئے

قاعدہ کے مطابق زندگی بسر کرنا اور عمدہ پوتر بھوجن کرنا چاہیئے - گوشت اور شراب
استعمال منع ہے کیونکہ اُنکے استعمال سے من کی شانتی جاتی رہتی ہے جذبات تند
ہو جاتے ہیں اور وہ نازک اور لطیف دہاگے اور نالڑیاں جنسے روح من سے جڑی ہوئی ہے
کثیف اور گندے ہو جاتے ہیں جسکی وجہ سے توجہ پرماتما کی طرف نہیں لگ ہو
پاتی ہے - انجیل مقدس میں یسعیاہ نبی نے کیا خوب کہا ہے (دیکہو باب ۲۸ آیات ۷-۸)

"یہ بہی شراب کے سبب سے خطا کرتے ہیں - وے نشہ سے
ڈگمگاتے ہیں - پجاری اور نبی نشہ سے خطا کرتے ہیں - وہ مے سے
مغلوب نشہ سے لڑکہڑاتے ہیں - اونکے رویہ غلط ہوتے ہیں انکی عقل
ٹہوکر کہاتی ہے"

"کیونکہ سب دسترخوان قے کے مادہ سے لدے ہوئے ہیں اور گندگی
سے بہرے ہوئے ہیں حتیٰ کہ کوئی جگہ بہی صاف نہیں ہے"

یہ تذکرہ دہیان کے بیرونی ذرائع کا ہوا - اوسکے اندرونی ذریعوں میں بعض خیالی
اشکال ہیں جنکا تصور آتما کے انوبہو (محسوس کرنے) کے لیئے نہایت کارآمد ثابت ہوا ہے
ایک بہت آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنے جسم کے اندر ایک خالص نور مجسم پرماتما کا جسکی
ذات اعلیٰ فہم اعلیٰ سُکھ اور اعلیٰ شانتی کا خزانہ ہے تصور کرے - اس کا تصور آنکہوں کو
قدرے بند کر کے اندر توجہ کو اندر کی طرف لگا کر کرے - اگر اسکے ساتھ یا اسکے قیام
کے لیئے الفاظ کی ضرورت پڑے تو صرف وہی الفاظ استعمال کیئے جاویں جو روح
کی اصلی صفات کو ظاہر کرتے ہیں مثلاً اوم - سوہم - ارہن - سدھ - پرماتما نرنجن
وغیرہ وغیرہ - ذیل کا شلوک خاص کر کے دہیان کے لیئے موزون ہے -
ایکو ہم نرملا شدہ ہو گیان درشن لکشنا + شیشا مے باہرا بہاوا سروے سنجوگ لکشنا
اس کا مطلب یہ ہے کہ میں ایک ہوں میں (میل سے) پاک ہوں - میں پرماتما ہوں

بن شدہ ہوں - بن گیان اور روشن کے نور والا ہوں - باقی تمام اسیامیری بہ رحمت
یہ میری ذات سے علیحدہ ہین - اور گرمون سے اوتپن (پیدا) ہوتی ہین - اس طرح پر
بھگوانی آتما کا تصور کرنا چاہیے - تصور کے قایم ہونے پر ایک وقت ایسا آوے گا جب
دہیان کرنے والا خود دہیان کی وحدت مین سے ہو جاوے گا یعنے جب عارضی ذات دوامی
اصلیت مین جذب ہو جاویگی - یہان پر طالب و مطلوب ایک ہو جاتے ہین - بہگت خود
اپنا اشٹ دیو بن جاتا ہے (دیکھو آتم دہرم صفحات ۲۹-۲۷) - مطلب یہ ہے
کہ حقیقت اور آورش کی ایکتا ہو جاتی ہے یعنے شدہ آتم در بیہ (جوہر روح)
پرماتما کی مورتی کے سانچہ پڑکر ویسا ہی ہو جاتا ہے - صاف الفاظ مین جیو آتما اب
پرماتما ہو جاتا ہے - اس ہی کو انجیل مقدس کی زبان مین حیات مین داخل ہونا کہا ہے اور
اس مین زندگی اور خوشی کی اتنی افراط ہوتی ہے کہ جنہون نے اسکو ایک لمحہ بہر کے لیئے بہی
محسوس کیا ہے وہ اس سے ہمیشہ کے لیئے مستغنی ہو گئے ہین -

یہ بیان مختصر طور سے دہیان کا ہے جو پرماتماپن کے حصول کا ایک ہی ذریعہ ہے -
باقی دو ذرایعۂ نجات یعنے پاکیزگی اور تپ کا تذکرہ ان لکچرون مین کافی طور سے
اس سے پہلے ہو چکا ہے - لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ پاکیزگی اور تپ کا اصلی مطلب
کلیتاً اندرونی ناپاکی کے دور کرنے سے ہے نہ کہ بیرونی نعش (جسم) کے دہونے سے
یا طرح طرح کے آسن لگانے سے - آسن لگانا فاقہ کشی وغیرہ سب بلاشبہ روحانی ترقی
کے لیئے ضروری امور ہین - لیکن یہ سب خالص تصور کے لیئے مددگار ذرایعہ ہین جو فی الواقع نجات
کا اصلی سبب ہے - کیونکہ بغیر من بچن اور کاے (جسم) کے قابو مین لانے کے تصور کا قیام
نا ممکن ہے - لیکن جہان تصور ہی نہین ہے وہان جسم کو ایذا اور روح کو تکلیف دینے سے
کیا فائدہ - نہ تو راج یوگ (صرف من کے ذریعۂ دہیان کرنا) اور نہ ہٹ یوگ (بعض
جسمانی تپشیا) ہی اس لیئے سود مند ہو سکتے ہین - اور نہ صرف گیان یوگ (حصول علم الٰہی)

کا ادا سنہ ہو سکتا ہے ۔ اصلی پارک سچا اعتقاد سچا گیان اور سچا چال چلن (یا عمل)
کے ملنے سے جیسا کہ ہم ایک جینی شر کے لکچر میں دیکھ چکے ہیں ۔ بھگتی لوگ ہی ضرور بہت
مددگار ہوتا ہے اگر اوسکا ٹھیک طریق پر استعمال کیا جاوے ۔ بھگتی کا " مطلب "
کوئی خیالی دیوی یا دیوتا نہیں ہے بلکہ خود بھگت کی ہی آتما ہے گو کہ جب تک اس میں
کامیابی نہ ہو اوس وقت تک تر تھنکر بھگوان کو ہی جینے اور کوئی گرو بڑا نہیں ہو سکتا ہے
آورش مانکر انکی بھگتی کرنا ضروری ہے ۔ جیسا کہ قرآن شریف زور کے ساتھ بتاتا ہے
(سورہ بقر) :-

" خدا کا بپتسمہ ۔ اور خدا سے زیادہ قابل کون بپتسمہ دینے والا
ہو سکتا ہے ۔ اور ہم اوسکے خادم ہیں "

یسوع کی سوانح عمری تر تھنکر بھگوان کے جیون کا اعلیٰ درجہ کے الفاظ میں خلاصہ کے
وہ یہودیوں کی زبان میں اور یہودیوں کی کوتاہیوں کو لیئے ہوئے فتح مند حیات کا پر مشہور
کی فرزندی کا اور پرماتماپن کے روح انسان میں آشکارا ہونیکا اعلیٰ آورش ہے ۔ یقیناً

" ...... میں تجھے کہتا ہوں کہ یہاں وہ ہے جو ہیکل سے بھی بڑا ہے
لیکن اگر تم اس کے معنی جانتے کہ میں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں
تو بے قصوروں کو قصوروار نہ ٹھیراتے " (دیکھو متی کی انجیل باب ١٢
آیات ٧ و ٦) ۔

چنانچہ پرماتماؤں کے فتح کے جھنڈوں پر لکھا ہوا سچ کا اعلان حیات اور
خوشی کا مژدہ ہے جو اہنسا پرمو دھرما (کسی کو ایذا نہ پہنچانا ہی سب سے اعلیٰ
دھرم ہے) کے تین نہایت ہی خوشگوار اور شیریں الفاظ میں ہر جاندار کو زندگی کا
خوشخبری دیتا ہے اور اوسکے اوپر عمل کرنے والے کو پرماتما کی ابدی زندگی ۔

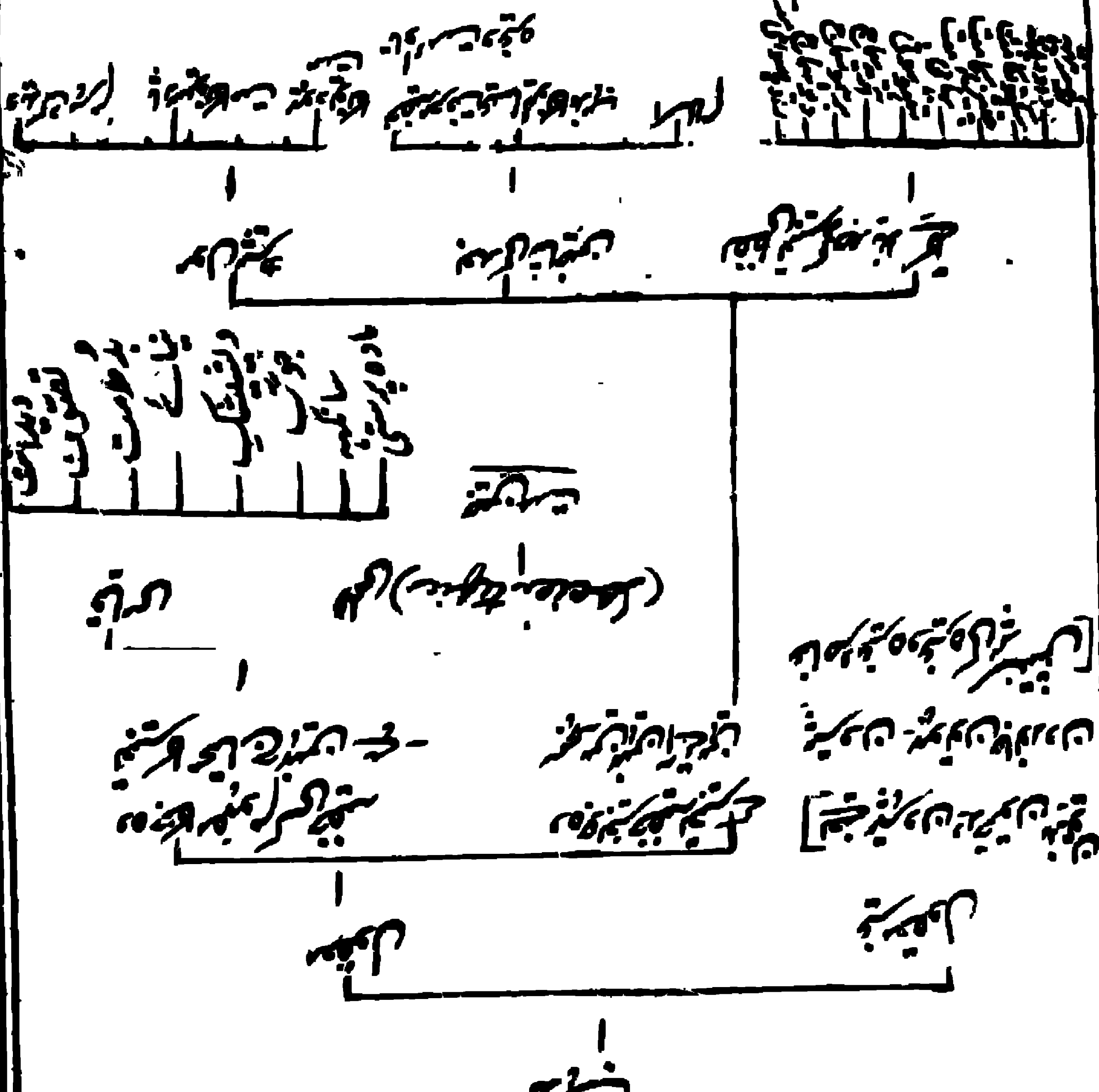
# نوان لکچر

## نتائج و خلاصہ

ہماری محنت اب ختم ہونے کو ہے - یہہ آخری لکچر ہے جو مجھے آپ کے سامنے دینا ہے - ہمنے دیکھا ہے کہ مذہب عوام کے خیال سے کسقدر مختلف ثابت ہوا ہے اور یہہ بھی کہ وہ کیسے ایک ہی تعلیم ایک ہی اصول ایک ہی عقیدہ ایک ہی مسئلہ مختلف ناموں اور شکلوں اور جلووں مین فی الواقع ہے - مذاہب ایسے مخالف جیسے ہندو مت کہ جسنے گائے کی وقعت کو مذہبی تعظیم کے درجہ تک پہونچا دیا اور اسلام جو اوسکی قربانی چاہتا ہے طریقے ایسے ناموافق جیسے عیسائیون کا دہرم جو عیسی کو خدا کا لڑکا ماننے پر اصرار کرتا ہے اور یہودیون اور اور لوگون کے مذاہب جو خدا کے عورت یا لڑکے کسی کا وجود ہی نہین مانتے ہین ایک ہی مورث یعنی سائنس مذہب کی اولاد آپس مین بھائی بھائی پائے گئے ہین گو کہ وہ اب بوجہ اپنی بیرونی پوشاک و مصنوعی چہرون کے اور نیز اپنے پارٹ کے جنکو وہ افسانہ سازی کی اسٹیج پر زمانہ قدیم سے پلے کرتے و کھیلتے رہے ہین اپنی اس قریب کی رشتہ داری سے بے خبر ہین - کیونکہ خواہ اسکے برخلاف آپ کچھہ ہی کیون نہ کہین سچ امر یہہ ہے کہ مذہب کے سائنس کا سدہانت دنیا مین اوس وقت سے پہلے جبکہ لوگ اوسکے اصولون کو افسانہ سازی کے سانچہ مین ڈہالنے بیٹھے ضرور موجود ہوگا - افسانہ و تمثیل اصلی امر سے پہلے نہین ممکن ہوسکتے ہین - البتہ اصل امر افسانہ و تمثیل سے پیشتر ہوتا ہے - وہ انگریزی مصنف تہامس کارلائل جو اپنی ذہانت اور باریک بینی کے لئے مشہور ہے کہتا ہے "یقینا ہم کوشش لغو ہوگی اگر ہم اوس دور دراز گذشتہ دیوی دیوتاؤن کی گڑبڑ جہالا کو جنکی تشبیہ

بادلون کی نامستقل حالت سے بہ نسبت ٹھوس سرزمین کے زیادہ موزون ہیں تو کیا ہم
انسان کے ابتدا کے نیم پخت خیال کا نتیجہ قرار دین - اب اسکو کوئی اصلیت نہیں ہے
گوکہ ایک زمانہ مین وہ اصلیت تہی - ہمکو یہ بات جان لینی چاہیئے کہ ایک وقت تہا جبکہ
وہ ظاہرا بادلون کا مقام ایک واقعی چیز تہی - یہہ جان لینا چاہیئے کہ نہ شاعری کی
بلند پروازی اور نہ چہل و فریب ہی اسکے پیدا کرنے والے تھے - انسانون مین دعو
کرتا ہون کبہی جہوٹی گپون کو ایمان نہین بنایا - اونہون نے کبہی بے بنیاد فسانون
کے لیئے اپنی جانون کو خطرہ مین نہین ڈالا - انسان ہر زمانہ مین اور خاص کر کے
شروع کے قدیم زمانہ مین جبکہ مخول و ٹہٹھے بازی نہ تہی دہوکہ باز کو پہچانتے
رہے ہین اور دہوکہ باز سے نفرت کرتے رہے ہین - ہمکو دیکہنا چاہیئے کہ آیا ہم
دہوکہ بازی اور شاعرانہ بلند پروازی کے سوالات کو چہوڑ کر اس دور دراز بت پرستی
کے زمانہ کی آسانی سے سمجہ مین نہ آنے والی آوازون کو محبت کی توجہ سے ساتہہ
سنکر کم سے کم اتنا نہین سمجہہ سکتے ہین کہ اونکے اندر ایک قسم کا واقعہ ضرور تہا اور
یہہ کہ وہ بالکل جہوٹے اور خبطیون کا کلام نہ تہین بلکہ اپنے سادے ڈہنگ مین
سچ اور قرین قیاس تہین ": (Heroes and Hero-Worship)
کارلائیل کو ادن لوگون کے عقاید کی جنکو وہ بت پرست کہتا ہے اصل تعبیر تو معلوم نہ تہی لیکن
اوسکی ہمارے کی وقعت اس امر سے کچہہ کم نہین ہوتی ہے - کیونکہ گو وہ مذہبی افسانون کی
زبان کو نہین سمجہہ سکا تاہم اوسکو اس امر کا پورا یقین تہا کہ ان دیوی دیوتاؤن کی روایات
کی بنیاد واقعی دانش تہی - مگر آپ شاید یہہ پوچہین کہ وہ واقعی دانش وہ علمی ذخیرہ جسکی
اوپر مذہبی افسانون کی بنیاد قایم کیگئی تہی اب کہان ہے - ؟ اس کا کیا سبب ہے
کہ ہمارے پاس صرف افسانے ہی افسانے رہ گئے ہین اور علمی ذخیرہ جاتا رہا - سیدہا
جواب یہ ہے کہ افسانہ ہمارا خود موجد نہ تہے بلکہ صرف اعلیٰ درجہ

[illegible]



[illegible]

آپس مین ملاپ کرانیکا سچا ذریعہ ثابت ہوا ہے ظاہر ہے - درحقیقت تو [illegible]
مذہب ہی وہ دربار ہے جہان اور سب مذاہب ملکر ایک دوسرے سے ہاتھہ ملاکر
مصافحہ کرسکتے ہین - یہ آپس کا ملاپ جسکو اتحاد المخالفین کے نام سے مین نے نامزد کیا
ہے کسی دوسرے دربار مین ممکن نہین ہے - اور یہ اسوجہ سے نہین ہے کہ اور
مذاہب مین مردمان کے فراہم ہونے کے لیئے جگہ نہین ہے - نہ اسوجہ سے ہے
کہ وہ سب کے سب ایک دوسرے سے بغض و عناد رکھتے ہین نہ اسوجہ سے کہ انکی
خواہش آپس مین لڑتے جھگڑتے رہنے کی ہے بلکہ اسوجہ سے ہے کہ وہ سب
ایکانت واد کے ماننے والے ہین جو انیکانت واد کا ہمیشہ کا دشمن جانی ہے
ان دونون طریقون کا فرق اسطور پر ہے کہ جب کہ وہ لوگ جو جین مت کے مرید نہین
ہین اپنے مت کی سچائی اور دوسرے مذہب کی قطعی و کلّی تکذیب پر اصرار کرتے
ہین جین مت کا پیرو جو انیکانت کا مدّاح ہے اپنے کو اس امر کی تلاش مین مصروف
کرتا ہے کہ دیکھین مخالفین کی رائے کسی پہلو سے ٹھیک تو نہین بیٹھی ہے - آپکے
سامنے ان لکچرون مین جین مت کی تفتیش کا خلاصہ موجود ہے - مجھے یہ کہنے
کی ضرورت نہین ہے کہ اوس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے - تمام مذاہب کا جین
سدّہانت کے اصولون پر خوش کن اتفاق ہے گویا ہر قدیم مذہب اس دہرم کو
سدّہانت کی تعظیم کرنے مین دوسرون پر سبقت لیجانا چاہتا ہے - مجھے یقین ہے
کہ خالی یہہ امر ہی دوسرون کے پہلو خیال کے سمجھنے مین پیش آنیوالی دقتون کا
کافی صلہ ہے - اور ہمارے ذاتی اطمینان کے بارہ مین بھی ہمارے لیئے
کافی گارنٹی صحت کی (۱) سائنس (۲) منطق اور (۳) معتبر شہادت کے
متفق ہونے مین ملتی ہے اور جیسا کہ دوسرے لکچر مین کہا گیا ہے جس امر پر
ان تینون کا اتفاق ہو جاتا ہے وہان شبہہ و بحث کے لیئے قطعی گنجائش نہین

"........ جب آسمان تین برس اور چھہ مہینہ بند رہا تھا اور جب
زمین پر سخت کال تھا ........" (دیکھو لوقا کی انجیل باب ۴ آیت ۲۵)

ساڑھے تین سال کے ۴۲ ماہ ہوتے ہین جنکو ایک ایک ہزار سال ماننے پر سب ۴۲۰۰... سال ہوتے ہین - اِس کا مفہوم خواہ کچھہ ہی کیون نہ ہو لیکن یہ ظاہر ہے کہ گذشتہ دو ہزار پانچسو برسون مین انسانون کی حالت امور ذیل کے بارہ مین بہت خراب ہوگئی ہے -

(۱) مذہب کے بارہ مین جو قریب قریب بالکل ہی معدوم ہوگیا ہے اور جسکی جگہہ روح سے منکر مادّہ پرستی کا فلسفہ یا افسانون کے پیرائے مین لکھے ہوئے شاسترون کے دیوی دیوتاؤن کی جاہلانہ عبادت قایم ہوگئی ہے -

(۲) راستبازی کے بارہ مین جو روز بروز کم ہوتی جاتی ہے اور جسکے بجائے چھل و دغا انسانون مین بڑھتے جاتے ہین -

(۳) مہلت اور آسودگی کے بارہ مین جو صرفہ کے بڑھنے سے نہایت تیز رفتاری کے ساتھہ روانہ ہوتی جاتی ہین -

(۴) عقل کے بارہ مین جسکے سب سے زیادہ مشہور و معروف نمونہ نے حال ہی مین اس امر پر اپنا اطمینان کرلیا ہے کہ دنیا کے مذاہب کے بانی شروع قوم کے نیم وحشی انسان تھے جو علم اور تہذیب کے بارہ مین محض طفل شیر خوار تھے -

(۵) سائنس کے بارہ مین جو بالآخر اس خیال سے اپنے دل کو تسکین دیتا ہے کہ قبر مین پہونچکر راحت کا دوامی انجام ملیگا اور روح کوئی چیز ہی نہین ہے جسکی آئندہ کی بہبودی کے لیئے کوئی شخص اپنے کو پریشان کرے -

(۶) جسمانی طاقت کے بارہ مین جو بعض بعض مقامات پر نمایان طور سے بہت کم ہوگئی ہے اور جو فاقہ کشی وبا ؤن اور رات دن کی لڑائیون کی وجہ سے اور بھی

کہوگی - اور
(۷) من کی شانتی کے بارہ مین جو بغیر مذہب کے قریب قریب ناممکن ہے اور
جو بہرحال آجکل کی زبردست تیز رفتار تہذیب سے گھٹ گھٹ کر فنا ہو رہی ہے -
یہہ نقایص ہندوستان اور بعض بعض اور ممالک مین بہت صاف طور سے دکہائی
پڑتے ہین - لیکن باقی ملکون کی باری بہی آیا ہی چاہتی ہے - دکہہ اور پریشانی کی بنیاد
تو یورپین مہابہارت مغرب مین رکہہ ہی چکی ہے اور بربادی کے کام کو پورا کرنے کے لیئے
موڈرن تہذیب کی روش اور اوسکے مادّی پولیٹکس اور مقاصد جو کسی کو عرصہ تک
آرام سے رہنے نہین دیتے ہین کافی ہین - مذہب کی ایک یہہ بہی پیشین گوئی ہے کہ
کہ آج سے قریب ۱۸۵۰۰ برس کے بعد آگ اس دنیا سے معدوم ہو جاوے گی
اور یہہ امر پُر معنی ہے کہ کوئلہ بہت جلد ختم ہو جارہا ہے - اسکی اصلیت خواہ کچہہ ہی
کیون نہ ہو مگر مین یہان پر آپ کا دل پیشین گوئیون سے بہلانے کو نہین کہڑا ہون -
یہہ بُرا وقت ہے اور اس سے بہی بُرا آگے آنے والا ہے گو کہ یہہ ضروری ہے
کہ وقتاً فوقتاً ہمارا نیچے کی طرف کا گرنا رُکتا رہے - یہہ ہی وجہہ ہے کہ آجکل ہمارے
درمیان مین کوئی ترتہنکر نہین ہین اور نہ کچہہ عرصہ تک ہونگے - جین شاسترون کے
بموجب اب آئندہ اول ترتہنکر بہگوان آج سے قریب ۱۸۵۰۰ برس کے بعد
اس گہٹتی کے بہیرے کے بدلجانے پر ہونگے -

ایک ایسی دنیا مین جسکی ابتدا اور انتہا نہین ہین مذہب کی ابتدا کا
خیال بے معنی ہے - جب کوئی روح ترتہنکر کے درجہ کو پہونچتا ہے تب وہ حیات
(روح) کے صفات کے متعلق سچّے علمی اصولون کو از سرِ نو لوگون کو سمجہاتا ہے
اور ان علمی اصولون کا ہی نام انکی مجموعی حیثیت مین مذہب ہے - ترتہنکر
بہگوان کا کلام شُرتی کہلاتا ہے جبکہ سمرتی (حافظہ یا حافظہ کی مدد سے حاصل کیا

ہو علم) سے امتیاز کرنا چاہیئے - آپت بچن (ترتہنکر بھگوان کا بچن) چیزون کا اصلی سروپ کو سائنس کے طریق پر بیان کرتا ہے مگر وہ دلیل کی قیل و قال سے مبترا ہوتا ہے - اصلی شرتی کی سچّی علامات کا تذکرہ مین پہلے کرچکا ہون وہ سب اُسکے ایک واقعی سائنس ہونیکی تصدیق کرتے ہین - آجکل کے لوگون کے الہام کے بارہ مین عجیب و غریب خیالات ہین - بعض کہتے ہین کہ سرشٹی رچنے (ابتداء آفرینش) سے پہلے ایک مرتبہ الہام ہوتا ہے - بعض کہتے ہین کہ وہ ایک آسمانی حکمران ایشور کا کلام ہے - بعض کی رائے ہے کہ وہ قدرتی طور سے انسان کی سمجھ کے باہر ہونا چاہیئے کیونکہ محدود عقل والے کی سمجھ مین غیر محدود علم والے کی بات کیسے آوے - لیکن یہ سب محض قیاسی باتین ہین - دی پرمینینٹ ہسٹری اوف بھارت ورش نامی کتاب مین جس سے آپ پہلے ہی واقف ہوچکے ہین اصلی شرتی کی علامات اس طور پر درج ہین -

"شرتی پرمان سنسکرت منطق کے چھہ قسم کے پرمانون مین سے مثلاً مشاہدہ ........ ایک قسم کا ثبوت ہے - آپت یعنی کسی علمی طور سے سچّے علم کے پروفیسر کی اوس علم کی تعلیم جس سے وہ علمی طور سے واقفیت رکہتا ہے شبد (شہادت) یا شرتی پرمان کہلاتی ہے - آپت کی تعلیم صرفی علمی تعلیم ہوتی ہے جس پر علمی تجربہ یا عمل کرنے سے علمی یقین آپت کے درجہ کا ہوتا ہے ... لفظ رشی اسے مراد اوس شخص سے ہے جس نے واقعی علم کو ذاتی تجربہ سے حاصل کیا ہو اور اوسکے ایسے تجربہ کا بیان پہلے اوسکے چیلے شرتی یا سننے سے حاصل کرتے ہین اور بعد کو اُسپر عمل کرنے سے ویسے ہی رشی یا پیغمبر ہو جاتے ہین جیسے اونکا مرشد" (دیکھو جلد اصفحات ---

بے شک سب سے بڑا پروفیسر یا مرشد دہرم کا ترتہنکر ہی ہوتا ہے جو برا تما بن
اور ہمہ دانی کو حاصل کرتا ہے جس سے نہ تو کوئی درجہ برتر ہے اور نہ علم زیادہ مکمل۔
مرشد کا کلام لوگ دور دراز تک پہونچاتے ہین اور اوسکو شاستروں کے ذریعے
محفوظ رکہتے ہین جنکو اونکے لکہنے والے اپنی قابلیت اور مرضی کے مطابق مختلف
طریقون پر لکہتے ہین۔ موجودہ کال مین جو کچھہ ہوا ہے وہ ایسا معلوم پڑتا ہے کہ شاعرونکی
ایک جماعت کلام الٰہی کی زینت مین مشغول ہوگئی اور اوسکے اوپر اونہون نے دلچسپ
افسانے تصنیف کئے۔ یہہ بہت مرغوب ہوئے اور لوگون کو ایسے پسند آئے کہ ہر فرقہ
اور ملک کے لوگون نے اعلیٰ ترین کمال حاصل کرنے کے لیئے ایک دوسرے پر سبقت
لیجانا چاہا جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ دہرم کی اصلی تعلیم انسانی خیال اور شاعرانہ بندش کی
بالافراط اولاد کے نیچے دب گئی اور کچھہ عرصہ کے بعد لوگ اوسکو بالکل بہول گئے۔
وقت کے گذرنے اور انسانی تقدیر کے انقلاب سے جابجا بت خانہ اور مندر جنمین
ان انسانی خیال سے پیدا ہوئے دیوی دیوتاؤن کی مورتین ستہاپن کی گئین بن گئے۔
یہان پر ناواقف عوام کا بہی گذر ہوا جنکو انجام کار ان انسان کے بنائے ہوئے
دیوتاؤن کی پرستش کی ترغیب دی گئی۔ پہر ناواقف عوام کی باری آئی۔ کیونکہ ایسی
کفر پرستی کی عبادت کے انسانون کے دل مین رسوخ کر لینے سے جو پجاریون کی آمدنی
کا ذریعہ ہوگئی تہی ایک تیز تفریق اون مین جو راز سے واقف تہے (یعنی اصل مطلب کے
سمجھنے والون مین) اور جہالت مین پڑے ہوئے عوام مین (خیالی روپکون کو واقعی
دیوتا ماننے والون مین) جو بتخانون کے پجاریون کو رزق پہونچانے والے بہی تہے
پیدا ہوگئی۔ طمع کے اتش نے بہی جسپر گرد اور چیلے کا رشتہ قایم ہوا اپنا اثر دکہلایا۔
کچھہ عرصہ مین غلطی کا سلسلہ بانت سب لوگون مین پہیل گیا جنکو حقیقت کا علم نہ تہا اور
مخالف دانشے کے لیئے لوگون کے دلون مین تحمل نہ رہا جسکے باعث برے برے

جھگڑے اور سخت دشمنی آپس مین پڑ گئین ساتھہ ہی ساتھہ راز دان لوگون کی تعداد
کم ہوتی گئی اور بالآخر نوبت یہانتک پہونچی کہ پہر کسی راز دان کی عوام کے سامنے
اصلیت حال بتانیکی جرأت نہین رہی - اوسوقت سے عارفون نے خفیہ تعلیم کو
فایدہ مند سمجھا اور اسکے لیئے ہر جگہہ درس گاہ اور عمارتین قایم ہو گئین - یہ مختلف
ملکون مین مختلف نامون سے نامزد ہوئین مگر مطلب سب کا ایک ہی تہا کہ حیات
یعنی فرزند یا خدا کے فرزند کو مردہ حالت سے زندہ کرین - ایسوقت تک
ترتہنکر بہگوانون کی صاف صاف علمی تعلیم کے ماننے والون اور دیوی دیوتاؤن کے
شاسترون کے راز دان لوگون کا تفاوت بہی بہت بڑھ گیا تھا جس کے بڑھانے
پر آخر الذکر لوگ جنکو اپنے موکلون کے سامنے اپنی بات کی برتیت رکہنی ضروری
تہی مجبور تھے - پس یہ باتین یون ہی ہوتی رہین بالآخر شاخ درخت سے اپنے
تہین علیحدہ سمجھنے لگی اور اب اپنے مخرج سے اپنے تعلق کو چلّا چلّا کر انکار کرنے
مین مصروف ہے اور کبھی اسکو ناستک اور کبھی غیر مقرّر اور کبھی خلاف دہرم کہتی ہے
جدید کلیے ہماری کہینچی ہوئی مذاہب کی بنیادی ہین وہ ہین کہ جو یا تو بطور ریفارم
موجودہ عقاید کے ہین اور یا ایسے ہین کہ جنمیں قدیم مذاہب کی بہت ہی کم مشابہت
پائی جاتی ہے - انکی ابتدا الہام سے نہین ہے اور انکا علم بیشتر حصہ کسی قدیم
شاستر کی غلط تعبیر سے جس سے انہون نے اپنے کو وابستہ کر لیا ہے پیدا ہوا ہے
قصہ مختصر انکی وہ حالت ہے کہ جیسے یہ ابہی جلدی مین کتب مقدسہ کی لفظی
تعبیر کے زینہ دو زانہ ہیر سے راستہ مین ہو کر مناظرہ مین داخل ہوئے ہون
اور اب لسانی کے ساتھہ اُن مصنوعی دہوکہ کی صورتون کے بارہ مین جنکو انہون نے
راہ مین دیکہا اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہین - بلا شبہہ کہین کہین ہمکو انکی تقریر مین
واقعی دانشمندی کی جہلک بہی نظر آتی ہے لیکن یہ اوسی ہی موقع پر ہے کہ جہان

جو کہ تہا نہ رہتہ تہا یون جیسے مقام سے جلد ہی ہم گذر نے وقت کسی خاص
جگہ کی صورت کی طرف عموعی غور سے ذرا زیادہ متوجہ ہوگیا ہے -
اب مختلف مذاہب سے آپس سے تعلق پر غور کرتے وقت یون کہنا انسب
معلوم ہوتا ہے کہ مذہب مثل ایک صدر کے مندر رکہتے ہے جو ایک خوشنما شہر مین
واقع ہو اور جہان دانشمندی اپنی دوام کے جاہ و جلال کے ساتہہ صدر نشین ہے -
یہہ متبرک جگہ بانی (شرقی) سے ہوکر شہر سے پیدا ہوتی ہے جسکی پوجنے قابل
مورتی مندر کی بیدی مین لوگون کی ہمت بڑہانے اور راستی کی طرف رہبری کرنیکے
لیے براجمان ہے - یہان پر عقل کا پرکاش اتنا تیز ہے کہ بہت کم لوگ اس جگہ تک
بغیر چندہیا نے کے پہونچ سکتے ہین - لیکن شہر کے مختلف مقامات سے متعدد ڈہکے
ہوئے راستہ ہین جو ایک زمین دوز درگاہون کے سلسلہ کو جاتے ہین ان درگاہونکی
دیوارون پر بہت سے دیوتاؤن اور انسانون کی تصویرین ایسی کاریگری کے
ساتہہ کہینچی گئی ہین کہ گویا زندہ ہی ہون - اس جگہ ہر قوم کی درگاہ علیحدہ ہے
یہان پر ویدک مت کی - یہودیون کی - پارسیون کی - عربون کی اور بہت سی
درگاہین ہین جنکو مختلف قومون نے بنایا تہا جن مین بعض کا تو اب
نام و نشان بہی باقی نہین ہے - یہہ سب درگاہین بیدی کے نیچے کے حصہ کے
اردگرد بنی ہوئی ہین کہ جہان حق کی مورتی برجن بانی دیوی صدر نشین ہے
اور ان درگاہون کی دیوارون کے اوپر جو دیوی دیوتاؤن کی تصویرین بنی ہوئی
ہین انکو ایسی عمدگی سے پرانے مصورون اور سنگتراشون نے دیوار کو کہود کہود
کر بنایا ہے کہ اُن مین سے ہر ایک اپنے مقام پر بالکل ٹہیک ٹہیک بیٹہہ جاتی ہے - اور
انکی کاریگری اسقدر عمدہ اور اُنکے مصورون کا کمال اسقدر اعلیٰ درجہ کا ہے کہ
جب کو وہ انسان کی بنائی ہوئی تصویرین نہین معلوم پڑتی ہین بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ

زندہ دیوتا اور انسان اور جانور اعراوگون کے کہیل کود مین مصروف ہین
یہان پر آپ گنیش جی کو ہندو درگاہ کے دروازہ پر صدر نشین پائینگے جو
آپ اندر کو اب بہی اپنے گرد کا منکوحہ سے ہم بغل دیکہہ سکتے ہین جسکی وجہ
اوسکے جسم پر بہدنا داغ پہوٹ نکلے ہین جو برہما جی سے پیار رکہنا کرنیکی وجہ سے
آنکہون مین مبدّل ہوتے جاتے ہین - یہودیون کی درگاہ مین آپ باغ عدن
ہے اوسکے دونون مشہور و معروف درختون کے دیکہینگے اور آدم کے ممنوع پہل
کہانیکا ڈراما ہوتا ہوا پائینگے - سامنے عیسائی مت کی درگاہ مین یردن ندی
کے کنارہ جس مین نہانا تک بہی منع تہا آپ یوحنا کو بپتسما دیتے ہوئے پائینگے
اور ایک مہاتما کو مُردون کو زندہ کرتے ہوئے اور کہوپڑی کی ہڈی کے مقام
پر جسمانی یا سر آتما کو ویراگ کی رُوپک صلیب پر چڑہاتے ہوئے دیکہینگے
اور عرب مین آپ کو مسلمان اور یہودی لوگ گائے کی قربانی کا جشن کرتے ہوئے
ملینگے - مگر ان درگاہون مین سے بیدی والے مقام پر جانیکا کوئی راستہ نہین ہے
بجز بعض پوشیدہ دروازون کے جنکو اونکے کاریگرون نے ایسا چہپایا ہے کہ
سوائے سوکشم درشٹی (باریک بصارت) والے کے وہ اور کسی کو قطعی نظر
نہین آتے ہین - یہ درگاہون کی زمین دوز بہول بہلیان کُل کی کُل تاریکی
مین ہے اور یہان جو کچہہ روشنی ہے وہ صرف وہی رنگین کمزور جہلک
بیدی کے اندر والے پرکاش کی ہے جو ان عجیب و غریب تصویرون اور
روپکون ( personifications ) کو روشن کر رہی ہے

اور ان مین سے [illegible] ہے - بیدی مین جانے کے لئے ایک [illegible]
نہی جو سابق مین [illegible] کو معلوم نہی لیکن وہ [illegible]
ہوئی جا چکی تہی کیونکہ وہ از سر نو اوسوقت [illegible]

گئے جب پھر ایک مرتبہ اس کنجی کو چند قفلوں میں لگا یا گیا تھا لیکن اس امر میں بہت شبہہ ہے کہ اسوقت سے کسی نے آج تک اس کنجی کو پایا ہو یا اس سے کوئی قفل کہولے گئے ہوں - آج وہ کنجی آپ کے ہاتھ میں دیدی گئی ہے - جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں وہ کنجی لوہے یا پیتل کی نہیں ہے - نہ وہ کسی قیمتی دہات کی بنی ہے لیکن وہ معرفت کی کنجی The Key of Knowledge ہے جو خود روشن ہے اور اپنے گردنواح کی چیزوں کو روشن کرتی ہے - اسکی نورانی چمک سے وہ دروازے اور قفل جو ابدی کی حیات اور نور کی درگاہ میں جانے سے مانع ہوتے ہیں صاف نظر آجاتے ہیں - یہی معرفت کی کنجی ہے کہ جسکے گم کردینے پر یسوع نے شرع کے عالموں کو ڈانٹا تھا جیسا کہ لوقا کی انجیل میں (دیکھو باب ۱۱ آیت ۵۲) لکھا ہے:-

"اے شرع کے عالمو تم پر افسوس ہے کہ تمنے معرفت کی کنجی کو کہو دیا ہے - تم آپ بہی داخل نہ ہوئے اور داخل ہونے والوں کو بہی تمنے روکا"

یہی وہ معرفت کی کنجی ہے جو از سر نو ساخت کر کے تمہارے ہاتھ میں دیدی گئی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اب تمکو اسکو پھر گم نہیں ہونے دوگے - اور اس کے دوبارہ ساخت ہونیکے متعلق عجیب بات یہ ہے کہ اسکو ابتدا میں Doctor of Law (ماہران قانون یا شریعت) نے کہو یا تہا اور اب اسکو پھر ایک lawyer (ماہر قانون یعنے بیرسٹر) نے از سر نو بنایا ہے!

میں امید کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے سامنے معابد اتحاد و اتفاق کی سچی تصویر کہینچی ہے جیسا وہ واقعی ہے اور جیسا اسکو ہونا چاہیئے کیونکہ مجھکو ایسی باتیں کہنے سے جس سے کسی کا دل دکھے افسوس ہوگا - لیکن ہم محض سطری پن کے

ہونی چاہیے جس میں مداخلت کی اجازت نہیں جو سے ....
پس اگر کوئی صاحب میرے نتائج سے رنجیدہ خاطر ہوں تو میں مریدوں کو
اسکا اطمینان دلا سکتا ہوں کہ میری نیت کسی کے دل دکھانے کی نہیں ہے
مزید گفتگو ہمارے مضمون ہی سے جو تلاش حق ہے ممنوع ہے۔ اس خیال سے
کہ یہہ مذہب کے سائنس کا سر رشتہ صرف آج کل کے جینیوں کی ملکیت نہیں
بلکہ ایک وقت پر گذشتہ زمانہ میں تمام بنی نوع انسان کو معلوم تہا اصلی شیرازہ
بلکہ یہ ناممکن نہیں ہے کہ آجکل کے جینی ان لوگوں کی اولاد ہوں جنہوں نے
معرفت کی شعل کو حال کے تاریخی زمانہ میں ہی اوٹہایا ہے اور جو بد قسمتی سے
اوسکو ابھی تک دنیا کے گرد نہیں پہونچا سکے ہیں۔ تب تو سلف کے زمانہ میں
آپ کے بزرگوں کا رموز حقیقت کا محافظ ہونا اتنا ہی قرین قیاس ہے
جتنا میرے بزرگوں کا یعنی آپ اور اسرار حقیقت اجنبی نہیں کہے جا سکتے ہیں
اور اسلئیں کچھ الفاظ حیات کے اصلی مقصد کے واقعی عملی حصول کے لحاظ سے
کہوں گا۔ بلا شک مذہب سے کچھ فائدہ نہیں ہے اگر اوسپر عمل نہ کیا جاوے
محض بحث مباحثہ سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے حالانکہ یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ
جب اعتقاد ایک مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے تو وہ بغیر کوشش دلائے نہیں رہتا کیونکہ
انسان کے دل کے متعلق یہہ ایک قانون ہے کہ اعتقاد کبھی نہ کبھی اپنے کو افعال

کی صورت میں ضرور بالضرور ظاہر کرتا ہے۔

اب اگر آپ اپنے چاروں طرف نگاہ اوٹہا کر دیکھینگے تو یہہ پاوینگے کہ دنیا بد
وقتوں اور بےچینی سے بھرپور بہری ہوئی ہے۔ ہر جگہ بربادی موجود ہے اور
انسانوں کے دل رنج سے زخمی اور تکلیف سے دردمند ہیں۔ یہہ آفات کسی
دیوی دیوتا کی بھیجی ہوئی نہیں ہیں خود حضرت انسان کا ہی ....

ہی کبھی نہ مطمئن ہونے والی حکومت کی خواہش اور زر کی طمع ہمارے تمام
مصائب اور دکھ کے باعث ہیں - ہم اپنے فرائض کو انجام نہیں دیتے ہیں -
ہم اپنے وعدوں کو ایفا نہیں کرتے ہیں اور اپنے عہدناموں کو جب وہ ہمارے
مفید نہیں ہوتے ہیں پاؤں میں روند ڈالتے ہیں - تسپر بھی ہم قانون اور انصاف
کا ہی ہمیشہ راگ گایا کرتے ہیں - اور کبھی اپنی مذہب پرستی اور راستبازی کا
چلا چلا کر اعلان کرنے سے نہیں شرماتے ہیں - بیچارہ بدقسمت اندھا انسان -
یہہ حضرت تو اپنی نخوت سے اپنے اور اپنے پڑوسی کو ہی دہوکا دینے کا ارادہ
نہیں رکھتے ہیں بلکہ قوانین قدرت کی بھی آنکھہ میں دہول ڈالنے والے ہیں
بشرطیکہ انکو ایسا کرنیکا کوئی طریقہ معلوم ہو - سب سے پہلی چیز جو انسان کو
کرنی چاہیئے وہ یہہ ہے کہ وہ اپنے سے دیانت داری کا برتاؤ کرے -
چالبازی کے مسائل اور لوٹ کھسوٹ و طمع کے خیالات دل سے نکال کر
حیات کے اصلی مقاصد کو اونکی جگہہ قایم کرنا واجب ہے - کیونکہ جیسا کہ
انجیل مقدس میں لکھا ہے (دیکھو متی کی انجیل باب ۱۶ - آئیت ۲۶) -

" اگر آدمی ساری دنیا حاصل کرے اور اپنی جان (روح)
کا نقصان اٹھائے تو اوسے کیا فائدہ ہوگا - ؟ "

" اپنے آپ جی اور دوسروں کو جینے دے " - یہہ ایک واقعی ایماندار
روح کا سچا اصول زندگی ہے جس میں بھی زور آخری حصہ پر ہے - کیونکہ اگر
دوسرے کی زندگی کی حفاظت کرنے میں تمہاری زندگی ختم ہو جاوے تو
تمہارا صلہ دوسرے جنم میں حیات کثیر وافر ہوگا - لیکن اگر کہیں تم ایسے بدقسمت
نکلے کہ محض اس دنیا میں اپنی مدت کے دنوں کو بڑہانیکی غرض سے کسی جاندار کا
بلیدان کر ڈالا تو تمہارے آگے سوائے دکھہ اور درد کے اور کچھہ نہیں ہے -

لیا تھے انجیل مین یہ نہین پڑھا ہے:-

"مگر تم جا کر اِس کے معنی دریافت کرو کہ مین قربانی نہین بلکہ رحم پسند کرتا ہون" (دیکھو متی کی انجیل باب ۱۰ - آیت ۱۳)۔

اسکو پہر متی کے بارہوین باب کی ساتوین آیت مین دہرایا ہے۔

"لیکن اگر تم اِسکے معنی جانتے کہ مین قربانی نہین بلکہ رحم پسند کرتا ہون"

کیا آپ اِسکو نہین سمجھ سکتے کہ اگر جان کا لینا کسی خدا یا دیوی دیوتا کے نام سے بیرحمی کا فعل مانا گیا ہے اور رحم کا خواستگار ہوتا ہے تو کیا آپ کی زبان یا ذائقہ کے نام سے مباح ہوگا جیسا ٹولسٹوائی کے صاحب فرماتے ہین:-

"اگر انسان کے مذہبی جذبے سچے ہین تو اُسکا پہلا پرہیزگاری کا فعل گوشت کہانے سے پرہیز کرنا ہوگا۔ کیونکہ علاوہ اسکے کہ اس قسم کی غذا سے غصہ وغیرہ برے جذبات اور بہڑکتے ہین اسکا استعمال صاف طور سے ایمانداری کے خلاف ہے کیونکہ وہ قتل کرنے پر جو ایمان کسی حالت مین روا نہین رکہتا ہے مبنی ہے اور طمع کے باعث ہوتا ہے"

جو آدمی اپنے کو گوشت خوری کے بارے مین دہوکہ دیتا ہے وہ اور سب باتون مین بہی اپنے کو دہوکا دیگا۔ جان ہر متنفس کو پیاری اور خوشگوار ہے اور جو شخص اُسکو ایک لحہ بہر کے زبان کے ذائقہ کی خاطر غارت کرتا ہے وہ رحم اور محبت کے دربارہ مین جو یہ ماتماؤن کے دو اصلی صفات مین داخل نہین ہو سکتا بیرحمی کے میلان خاطر کے طبیعت مین موجود رہتے ہوئے روح اور مادہ کا اختلاط بدترین صورتون مین ہوتا ہے اور روح کو دوسرے جسم مین نہایت بری اور ناگوار حالتون مین کہینچ لیجاتا ہے۔ اِسوقت جبکہ ہمارے پاس عقل

دوسری ہے یہہ ممکن ہے کہ ہم اپنی اصلاح کرین لیکن اگر ہم آئندہ جنم مین نیچے
درجہ کی جونون مین گر جائین تو یہہ ہمیشہ ہمارے لیے ممکن نہین ہوگا۔

گوشت کی عادت کے چہوٹ جانے پر ہمکو پولیٹکس کے سچے اصول ہی جان پڑینگے
اور اوسوقت مین قومون اور فرقون اور بادشاہتون کے تعلقات ہی محبت
اور رحم کے اصولون پر قایم ہوسکینگے۔

یہہ جاننے قابل بات ہے کہ زندگی کے چار قسم کے مقاصد ہوتے ہین جو
(۱) دہرم یعنی مذہب۔
(۲) ارتہہ یعنی دولت بہبودی وغیرہ۔
(۳) کام یعنی عیش وعشرت۔ اور
(۴) موکش یعنی نجات
کہلاتے ہین۔ ان مین سے اول کے تین تو گہرست کے مقاصد ہین اور چوتہا سادہو
کا جس نے دنیا سے قطع تعلق کرلیا ہے۔ ان گہرست کے مقاصد کے متعلق شہنشاہ کا
قاعدہ یہ ہے کہ کام یعنی عیش وعشرت سب سے نیچے درجہ کا مقصد ہے اور ارتہہ
یعنی حصول دولت کو اوسپر اور دہرم کو ارتہہ پر مقدم ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر آپ
اوس قیمتی وقت کو جو حصول دولت مین صرف ہونا چاہیئے بدتمیزی کے ساتہہ شرابخوری
عیش وعشرت مین ضایع کردین تو بہت جلد آپ افلاس کو پہونچ جاوینگے۔ اور دہرم
کے خلاف اگر حصول دولت ہوا بہی تو وہ انجام مین باعث بربادی کا ہی ہوگا۔ اسلیئے
"........ تم پہلے خدا کی بادشاہت اور اسکی راستبازی کی
تلاش کرو تو یہہ سب چیزین ہی تمہین ملجائینگی" (متی کی انجیل
باب ۶۔ آئیت ۳۳)۔
بیشک سادہو کا جسنے دنیا کو ترک کردیا ہے سوائے نجات کے اور کوئی مقصد

[illegible]

[illegible] نیکی کے [illegible] ہی کر [illegible]

ایسی ہی آتما کے خالص دہیان مین مصروف رہتا [illegible]

نیکی اور بدی دونون ہی کرمون کے بندہن اور آواگون کے قیام کے [illegible]

ہین۔ صرف فرق اتنا ہے کہ نیکی کا بندہن خوشگوار (اونچے خاندان مین پیدا ہونا

عمدہ تعلقات وغیرہ) ہوتا ہے اور بدی سے ناگوار حالات اور تعلقات

ملتے ہین۔ اسلیئے ساد ہو نیکی و بدی دونون کو چہوڑ کر خالص آتما کے دہیان

مین جو آواگون اور کرم بندہن کی جڑ ہے اگ ویش کو بہت جلد اوکہاڑ ڈالتا ہے

مصروف ہوتا ہے۔

مین خیال کرتا ہون کہ اب مجھے اس مضمون کو ختم کرنا چاہیئے مین نے جتنا

کہا ہے وہ سچی ترقی کے لیئے اور اون ٹہو کر کہلانے والی اشیا رے جو قصہ

کہانیون کے بیہدہ ہاتہون کے نیم روشن راستہ مین پہیلی پڑی ہین بچنے کے لئے

کافی ہے۔ اب تمکو پہاوڑا اپنے ہاتہہ مین لینا چاہیئے اور تلاش کو دیگر مقامات پر

اور اون حدود کے باہر جہانتک مین پہونچ پایا ہون جاری رکہنا چاہیئے۔

مسٹر آئیر کی کتاب دی پرمننٹ ہسٹری اوف بہارت ورش

جسکا حوالہ ان لکچرون مین کئی بار دیا جا چکا ہے ہندو دیومالا اور ون کی

تشریح مین کوئی بات باقی نہین چہوڑتی ہے گو کہ مین اُمید کرتا ہون کہ اسکو آیندہ

زیادہ عمدہ ترتیب اور صفائی کے ساتھہ مرتب کیا جاویگا۔ باقی سب ندا ہب تک

ایک مزید کتاب کی ضرورت ہے بجز اسکے کہ ایک امریکن محقق ہے۔ ایم۔ پرائس [illegible]

صاحب نے کتاب مکاشفہ انجیل پر ایک بہت عمدہ اور قابل دید تشریح چہاپی ہے جسکا [illegible]

[illegible] اور اعتقاد کی سرگرمی کیسا ہی کہا جاوے کم ہی کہا [illegible]

مین بہت غلطیان نہین پائی جاتی ہین اور جو چند پائی جاتی ہین وہ ایسی ہین کہ جنکو
ایک ایسا یورپین یا امریکین محقق جسنے حقیقت کی اوس دیوی اور سرپرست مربی
کو جو مِن بانی یا خدا (تر تہنکر) کی دختر کہلاتی ہے پورے اعتقاد کے ساتھہ سجدہ
نہین کیا ہے بچا نہین سکتا ہے - تمثیل کے طور پر ایک مثال کافی ہوگی مسٹر بُرالکین کو
تر تہنکر بہگوانون کے اوصاف تعداد مرتبہ اور فرائض سے واقفیت نہ تہی اور اسلیئے
جب وہ اوس مقام پر پہونچے جہان مکاشفہ کے چہ اسرار کا ذکر ہے اور ما بین ۲۴ روحانی
بزرگون کا تذکرہ کیا گیا ہے تو وہ اوسکے بہید کو نہ سمجہ سکے اور جلدی مین ۲۴ بزرگونکو
۲۴ پندرہواڑونکا دو یک مان بیٹھے اور پہر انکا تذکرہ فوراً ہی بند کرکے بغیر ان ۲۴
پندرہواڑون کا کچہہ اور مفہوم بتائے ہوئے دوسرے مضمون پر رجوع ہو گیے
یہہ اونکے خیال مین نہین آیا کہ دیکہین موکش کا چوبیس پندرہواڑون سے کیا تعلّق
ہو سکتا ہے - آپکو خیال ہے کہ یہہ چوبیس روحانی بزرگ ایک موکش کی خواہشمند
آتما کے اسرار الٰہی مین پروَیش کرائے جانے کے وقت چوبیس تختون پر حیات کی مسند کے
اردگرد بیٹھے ہوئے ہین - تر تہنکر بہگوانون کے طور پر تو واقعی اونکا ایسے دربار مین اوسوقت
تخت نشین ہونا بالکل مناسب ہے کیونکہ وہ سچے رہبر یا مرشد کامل ہین اور اسرار معرفت مین پروَیش
کرانیکے لیئے ایسے ہی مرشد کامل کی ضرورت ہوتی ہے یقیناً تر تہنکر بہگوانون سے بڑہکر کوئی مرشد
نہین ہو سکتا ہے کیونکہ وہ تو خود خدا ہے اور جیسا کہ قرآن شریف کی ایک آیت مین جسکا حوالہ
پہلے دیا جا چکا ہے لکہا ہے :-

"خدا کا بپتسمہ اور خدا سے بڑہکر بپتسمہ [روحانی تعلیم] دینے مین اور کون
کامل ہو سکتا ہے"

مین آپکو یاد دلاتا ہون کہ یہہ مکاشفہ کا ڈراما روحانیت کا ہے (دیکہو کتاب مکاشفہ باب ۴
[illegible]) جو حیات کے دربار مین ہوتا ہے - ایک موکش کے خواہشمند اور شاید ایک آتما

ہونیوالے ترتہنکر کو علم معرفت مین عملی تعلیم ملنے والی ہے۔ اور وہ اسرار جو اوسے
سکہایا جاتا ہے وہ اوس کتاب سے تعلق رکہتا ہے جو اندر اور پیچھے کیطرف لکہی ہوئی
ہے اور جسپر سات مہرین لگی ہوئی ہین جسکا صاف طور سے مفہوم اسرار مجسم ہستی ہے
کیونکہ وہ بہید والی کتاب ریڑھ کی نلی اور اوس سے تعلق رکہنے والے ناڑیون کے
سات چکرون کی تشبیہہ ہے۔ وہ جو ایک تخت نشین درمیان مین ہے وہ حیات کا اون
خیالی اقتباس کے طور پر ہے کیونکہ اوسکی نہ کوئی پوشاک دکہائی ہے اور نہ اوسکی جسمانیت
کا تذکرہ کیا ہے۔ ایسے دربار مین ایسے مجمع مین اور ان حالات مین آپکو ۲۴ بند رہوا تہونگا
۲۴ تختون پر جنکی سوا کسی اور کے بیٹھنے کیلئے اور کوئی تخت وہان پر نہین ہین بیٹھے ہوئے خیال
کرنا ہے۔ اصلی تعبیر ہم پہلے دیکھ چکے ہین وہ جو درمیان مین تخت پر بیٹھا ہے جسمین سے رعد گرج دبرق
نکل رہی ہین وہ حیات ہے جونکہ گرج وغیرہ حیات کی خود اختیاری حرکت کی علامات ہین
۲۴ روحانی بزرگ ۲۴ ترتہنکر ہین جو ہر کال مین ہوتے ہین۔ اونکے سفید جامہ انکی متنفس
ہن کی علامت ہین جس سے وہ محض حیات سے جو خیالی اقتباس کے طور پر مانی جاوے
امتیاز کئے جاسکین۔ اس طور پر وہ خالص نور مجسم ہین۔ اونکی جامون کی سفیدی اونکا سب قسم
کے میلون اور مادی ناپاکی سے پاک ہونا ظاہر کرتی ہے۔ صاف الفاظ مین وہ اپنے ذاتی نور کا
کا جامہ پہنے ہوئے ہین اور اسونے کے تاج جنہین اس مجمع مین اور کوئی نہین پہنے ہے
اونکی اعلیٰ ترین مرتبہ کی نشانی ہین۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس امر پر مجھسے متفق ہونگے کہ
اس مجمع مین ہفتون یا بند رہوا تہو نکیلئے کہین گنجائش نہین ہے۔ جیسا پہلے کہا جا چکا ہے
مسٹر پرائیس جین مت سے بالکل ناواقف تھے جو کسی حالت مین انکا قصور نہین ہے
موجودہ مصنف بہی جو پیدایشی جین ہے ۱۹۱۳ء تک جین مت کے اصولون سے بالکل
ناواقف تہا۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ جین مت کی کتابین انگریزی اور ہندی مین ابہی حال مین چہپنے
لگی ہین اسلیئے جو اشخاص انہین دو زبانون سے واقف تھے اونکو جین مت کی کتابون کا جو

ہوئے کسی زبان مین بہی نہین چہپی ہین مطالعہ قریب قریب ناممکن تہا۔ اس کمی کی بے
شک جینی لوگ پورے طور سے قصوروار ہین چونکہ دوسرے مذاہب مین تیرتہنکرون کا
تذکرہ صرف خفیہ حوالون کی طرح پر آیا ہی اور چونکہ اونکی سوانح عمری صرف جین مت ہی مین
پائی جاتی ہین اسلیئے اسمین کوئی تعجب کی بات نہین ہی اگر دور دراز امریکہ کی بر اعظم کا ایک
متلاشی جینیون کی خاموشی کی وجہ سے دہوکا مین پڑ جاوے۔ ہم سب ہی ویسی ہی غلطیان کر سکتے ہین
اور پہر متہولوجی (دیوی دیوتاؤنکی افسانونکے ذریعہ اپنے اصول مذہب کو پیش کرنا) وہ
علم نہین ہی کہ جسکو تقویت یا ترقی دیجاوے گو اُسکے افسانونکے مطلب کو ڈہونڈہنا اسوقت
نہایت ضروری ہی تاکہ مختلف مذاہب کا اتحاد و اتفاق ہو۔ اوس شخص کیلئے جو موکش کا
طالب ہے سائنس کا راستہ ہی بتلایا گیا ہی اسکے لیئے ان دیوی دیوتاؤنکی افسانون سے مناسب
فاصلہ پر ہی رہنا مناسب ہی تاکہ وہ اونکی ٹیڑہی گلیون پیچیدہ راستون اور نیم روشن
بہول بہلیون مین نہ پہنس جائے۔ قصہ مختصر یہ ہی کہ متہولوجی کو محقق کی نگاہ سے پڑہنا روا ہے
مگر بہگتی کی نگاہ سے کبہی نہین۔ اور محقق کی کامیابی کیلئے حیات کی سائنس کی واقفیت
جیسکے مختلف اصول پتہر کی مورتیونکی طور پر دنیا کی شکستہ بت خانون مین پڑے ملتے ہین
اتنی ہی ضروری ہی جتنی ہمدردی اس صانع مصور کی خیال سے ہی جسکا ہاتہہ ان صورتون کو عالم
نیستی سے ہستی مین لایا۔

اور اب آپ موجودہ زمانہ کے اوس خیال خطر پر متوجہ ہونگا جیسکے بموجب انسان نیچے کے جانورون مین
سے ترقی کر کے بنا ہی اور اُسنے آہستہ آہستہ نیم وحشی پن کی حالت سے عقل اور مذہب کو حاصل
کیا ہی۔ اسکے متعلق مجہے صرف اتنا ہی کہنا ہی کہ آپنے خود دیکہا ہے کہ کہانتک ہم لوگ اونسے زیادہ
عقلمند ہین جنکے نیم وحشی پن کی سادگی کی وقت بیوقت کہلی اڑانیکا فیشن آجکل کے عالم لوگون مین
مروج ہے۔ آپ خود ہی اس امر کا فیصلہ کیجیئے کہ آپ حقیقت سے واقف نکلے یا زمانہ سلف کے
لوگ۔ اور اگر آپ اس نتیجہ کو نکالین کہ زمانہ سلف کے لوگونکی لیاقت اور قابلیت کے بارہ مین آپکی

[illegible]

محض وحشیانہ ابتدا کی معلوم ہوتی ہین لیکن یہہ ممکن ہے کہ وہ کسی علامتی اصل کی بگڑی
نقول ہون - ساتہہ ہی مین یہہ بالکل ٹھیک ہے کہ وحشی پن بہی کم از کم اتنا ہی پرانا ہے جتنا
کہ علم معرفت - اور قربانی کی رسوم کو خفیہ رموز معرفت کے معنی پہنانا ہی وحشیون اور جاہلونکو
انسان بنانیکی کوشش کا حوالہ دیتا ہے کیونکہ انسان اور جانورونکی قربانیون والی رواجونکے
مصنف ہرگز سچے دیندار یا نباتات کے کہانے والے انسان نہین ہوسکتے تھے جنکے
پاکیزہ جذبات اور رحمدلی کے خیالات گوشت اور خون کا اس طور پر ذکر کرنیکے کبہی
روادار نہین ہوسکتے تھے - ہندو دہرم کی ابتداء و ترقی کا حال پریکٹیکل پاتہہ کے ضمیمہ
مین دکہلایا گیا ہے اور غالباً دیگر مذاہب کی تفتیش بہی اُسی طریقہ پر کرنی پڑیگی - تاہم
ہر مذہب کو اسکے خاص واقعات کے لحاظ سے دیکہنا ہوگا کیونکہ کوئی ایسے امثلہ
ہر جگہہ پر سادہ آمد ہونیوالے قاعدے نہین قایم کیے جاسکتے ہین جو بلا امتیاز ہر جگہہ کام مین لائے
جاسکین - مین سمجہتا ہون کہ میرے یہہ چند الفاظ اس مضمون پر کافی ہونگے -

اب مین مذہب کا خلاصہ جسکو ہم چند گذشتہ ہفتون سے سمجہہ رہے ہین ایک جملہ مین
آپکے سامنے پیش کرونگا - یہہ جملہ کوئی نیا نہین ہے گو کہ شاید آپ مین سے بعض اس سے ناواقف
ہون - کیونکہ یہ خلاصہ میرا نہین ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ خود حیات کا ہے جسکو اوسنے بہت
عرصہ گذرا ایک موقع پر فرمایا تہا: -

"مین آج کے دن آسمان اور زمین کو تمہارے اوپر گواہ لاتا ہون کہ مینے
زندگی اور موت اور برکت اور لعنت تمہارے سامنے رکہی ہین پس
تم زندگی کو پسند کرو تاکہ تو اور تیری اولاد دونون زندہ رہین" (کتاب
استثنا انجیل مقدس باب ۳۰ - آیت ۱۹) -

دوسرے الفاظ مین "حیات خدا ہے اور وہ مین ہی ہون" یہہ مذہب کا واحد درد
(پہچان) ہے اور آپ یقیناً گمراہ نہین ہونگے اگر آپ ہر طرح سے اپنی ہی حیات مین اپنا

پھر بنانے کی کوشش کرین جو آپ کا اصلی کام ہے- اور اب قبل اسکے کہ ہم ایکدوسرے سے وداع ہون ہمکو حیات سے اسکی محبت و رحم و دیرآئیہ کی لمبانی برکتون کیلئے ملکر دعا مانگنی چاہیئے اور ہر جاندار کو خواہ وہ آج ہستی کے درجہ مین کتنا ہی حقیر کیون نہ ہو امن و خوشی کا مژدہ سنانا چاہیئے- ذیل کی نظم جو بابو جوگل کشور صاحب مختار مصنف جین ہتیشی کی طبع رواں کا نتیجہ ہے اس موقع کے لیئے نہایت موزون ہے اور اُنکی اجازت سے یہان پر درج کیجاتی ہے-

اُوم

(۱)

جس نے راگ[۱] دویش کا مادِک جیتے- سب جگ جان لیا
سب جیوؤن کو موکش مارگ[۲] کا نسپرہ[۳] ہو اپدیش دیا
بدّھ- ویر[۴] جن- ہری- ہر- برہما یا اوس کو سوادھین[۵] کہو
بھگتی بھاؤ سے پریرت[۶] ہو یہ چت اوسی مین لین[۷] رہو

(۲)

وِشیون کی آشا نہین جن کے ساتمیہ بھاو دھن رکھتے ہین
نج پر[۸] کے ہت سادھن مین جو نِشدن[۹] تتپر[۱۰] رہتے ہین
سوارتھ[۱۱] تیاگ کی کٹھن تپسیا بنا[۱۲] کھید جو کرتے ہین
ایسے گیانی سادھو جگت کے دُکھ سموہ کو ہرتے ہین

نوٹ- [۱] محبت نفرت شہوت غصہ تکبر وغیرہ [۲] ذریعۂ حصول نجات ابدی [۳] بلا کسی غرض یا خواہش کے- [۴] مہاویر بھگوان [۵] اپنے آپ مین آزاد و خود مختار [۶] متحرک [۷] محو [۸] خواہش [۹] [illegible] [۱۰] اپنے اور دوسرون کے [۱۱] رات دن [۱۲] کربستہ مشغول [۱۳] ترک خود غرضی [۱۴] خوشی سے بلا تکلیف مانے ۱۲

[illegible]

(٤)

[illegible]

(٥)

[illegible]

(٦)

[illegible]

(٧)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(٥)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(٦)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(٧)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(٨)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(10)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(11)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[redacted] نامہ

| صفحہ | سطر | اوپر یا نیچے سے | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|
| [redacted] | ۱۱ | اوپر سے | اپنے تئیں | خود |
| [redacted] | [redacted] | 〃 | مشکوک | لوگ |
| 〃 | ۹ | نیچے سے | حملہ | جملہ |
| 〃 | ۷ | 〃 | جس | حس |
| ۱۴ | ۲و۳ | 〃 | خفیہ تعلیم دینوالے تو آدر لوگون | خفیہ تعلیم والے تو آواگون |
| ۱۸ | ۱۳ | 〃 | تمس | لس |
| ۲۰ | ۴ | 〃 | بنھانا | ہونا |
| 〃 | ۳ | 〃 | سماہی لوگ کے اگنون | سماہی لوگ کے انگون |
| ۲۱ | ۴ | 〃 | ساکثات | ساکشات |
| 〃 | 〃 | 〃 | خوش ہوکر | خوشی حاصل ہوتی ہے اور |
| ۲۳ | ۹ | 〃 | زندہ ہونا | نہ زندہ ہونا |
| ۳۲ | آخری | 〃 | اختیار | امتیاز |
| ۵۴ | ۶ | 〃 | نے | سے |
| ۶۰ | ۶ | اوپر سے | چیتن یعنے صاحب من ہونے | چیتن پن یعنے علم |
| ۱۰۳ | ۳ | نیچے سے | بیٹری بیر | بیڑی یہ |
| ۱۱۴ | ۸ | 〃 | اکھنڈ | اکھنڈ |
| ۱۱۹ | ۲ | اوپر سے | کاار | کار |
| ۱۲۳ | ۹ | 〃 | شریک | شریر |
| ۱۳۲ | ۱۰ | 〃 | بیشک | ولیشک |

| صفحہ | سطر | اوپر یا نیچے سے | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|
| ۱۸۷ | ۲ | اوپر سے | پاپا ہے | پاتا ہے |
| ۲۵۰ | ۸ | 〃 | مشکوک | یعنے |
| ۲۶۵ | ۹ | 〃 | مدی | ابدی |
| ۲۶۶ | ۴ | 〃 | وہ | وہ جو |
| 〃 | ۱۰ | 〃 | جب لی | جب کوئی |
| ۲۷۰ | ۳ | نیچے سے | تہین | ہین |
| ۲۷۱ | ۱۴ | 〃 | مُردون | مُردون |
| 〃 | ۱ | 〃 | سانپ | سانپ کی |
| ۲۸۷ | ۹ | 〃 | راور | اور اور |
| ۳۱۹ | ۴ | 〃 | پیدکی | پیدا کی |
| ۳۳۰ | ۴ | اوپر سے | محو | محولہ |
| ۳۳۳ | ۱۰ | نیچے سے | اندرو | اندر |
| ۳۳۷ | ۹ | 〃 | جیون | جیون کے |
| ۳۵۶ | ۵ | اوپر سے | امرکے | امر کے کر |
| ۳۷۹ | ۹ | 〃 | مشکوک | یسوع نے شرع کے |
| ۳۸۱ | ۵ | 〃 | مشکوک | دینداری |
| ۳۸۲ | ۶ | نیچے سے | دہوکا کہاوایگا | دیکھا جایگا |
| ۳۸۴ | ۷ | اوپر سے | مشکوک | سادہو |

اسکے علاوہ چند غلطیان معمولی اور بھی ہین جو پڑھنے والا آسانی سے درست کریگا ـ وہ یہان نہین دکہائی گئیں